

او کیو ہوا

”ارے ارے! یہ کیا...“ ایسے میں اپنے کامران مرزا کے منہ سے نکلا اور وہ اچھل کر دو گرتے نظر آئے... ساتھی اُبھوں نے ہر بندگ کے پہنچ کی آوازی... وہ بالکل سیدھا کھڑا نظر آ رہا تھا۔

” یہ کیا مسٹر ہر بندگ! آپ نفس رہے ہیں۔“ فاروق کے لہجے میں جیرت تھی۔

” تو اور کیا میں روؤں۔“

” لیکن آپ کیوں نفس رہے ہیں۔“

” اپنے کامران مرزا کو میں نے اس طرح اچھال دیا جیسے کوئی کسی کھلونے کو اچھال پہنچتا ہے... اگر یقین نہیں تو اپنے کامران مرزا کے چہرے کی طرف دیکھ لو۔“

اُبھوں نے چونکہ کر ان کے چہرے کی طرف دیکھا... وہاں جیرت تھی جیرت نظر آئی... ساتھ میں خوف بھی نظر آیا۔

” یہ کیا کہہ رہا ہے انکل۔“

اژدھ کی پیٹ



جائے گا۔ ” پر ویسرا داد نے براسانتہ بنا یا۔

” کون جم جائے گا... کیا جم جائے گا۔ ”

” سپس برف کی اس وادی میں ہر چیز جم جاتی ہے تو سپس کیوں نہیں جتے گا۔ ” انہوں نے کہا۔

” بات معقول ہے۔ ” لکھن نے ان کی تائید کی۔

” او کے... مجھے کیا ہے... کہ تباوں... اوپر ویکھیں... یعنی کاپڑ کی طرف۔ ”

اب انہوں نے نظریں اوپر اٹھائیں... میں ان لئے ہر بندگ اچھا اور اسکے جمیش سے نکلا گیا... لیکن وہ بے خبر نہیں تھے... اور وہ اوپر دیکھنے والوں میں شامل تھے... انہیں پہلے ہی اندازہ تھا، ہر بندگ ان پر چھلانگ لگانے کا... نتیجہ یہ کہ وہ اپنی جھوک میں آگئے نکل گیا... اور لکھن کلات منور علی خان سے جا نکلایا... منور علی خان بری طرح اچھے، وہ بالکل بے خبر اوپر کی طرف دیکھ رہے تھے... لہذا بہت دور جا کر گرے اور انہوں نے اور ان کے جسم میں حرکت تک محسوسی نہ کی... اب تو ان کی شیاں گم ہوتی نظر آئیں... اس لیے کہ منور علی خان تو ہاتھیوں سے زور آزمائی کرنے والے انسان تھے، شیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والے آدمی تھے... تو پھر یہ کیا بات ہوئی کہ ادھر ہر بندگ ان سے نکلا یا، ادھر وہ ساکت... اب تو ان کے دل مارے خوف کے دھڑکنے لگے... ”

” ہوشیار... خبردار... کسی غلط فہمی میں نہ رہتا... یہ انوکھا ماہر ہے۔ ” ان کے منہ سے نکلا۔

” یہ... یہ تو کسی تاول کا نام ہو سکتا ہے۔ ” فاروق ہکلایا۔

” چپ۔ ” اسکے بعد جمیش نے براسانتہ بنا یا۔

” جی... اچھا... اب میں حالات کے مطابق بات کروں گا۔ ”

” اسی میں بہتری ہے... ہم اس وقت انجمنی خطرناک صورت حال سے دوچار ہیں... یہ بات میں اسکے کامران مرزا کے گرتے کی بیانیہ پر کہہ رہا ہوں... اگر مسٹر ہر بندگ انہیں اس طرح اچھاں سکتے ہیں تو یہ بات ہمارے خوش آیندگیں۔ ”

” آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ ” فاروق نے فوراً کہا۔

” اوہو... یہ... میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ ” ایسے میں انہوں نے شوکی کی خوف میں ڈوبی آواز سنی۔

” کیا ہوا۔ ”

” میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ ”

” جو نظر آ رہا ہے۔ ” آفتاب نے فوراً کہا۔

شوکی اس کو گھوڑ کر رہ گیا... پھر اسی لمحے میں اس نے کہا:

” اوہو! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ ”

” بلدی سے بتا دو شوکی... زیادہ سپس نہ پھیلاو... جم ”

جم کر رہ جائیں گے... حالات تو اسی وقت سے خراب ہوتا شروع ہو گئے تھے... جب ہم اس وادی میں اترے تھے۔"

"لیکن..." انہوں نے ہر بیگن کی چیخنی آوازی۔

"یہ آپ ایک عدد لیکن کہاں سے لے آئے۔"

"جہاں سے تم لے آتے ہو... میں یہ کہہ رہا تھا کہ برف کی وادی مجھے پکھنیں کہے گی... مسٹر دڈی کو پکھنیں کہے گی... وہ تو یوں ہی لیکن کا پڑپر بیٹھے ہیں۔"

"پروگرام کیا ہے۔" آفتاب بولا۔

"تم لوگوں کو برف کی اس وادی میں سلاڈیں گے... اور بس۔"

"یہ کیا پروگرام ہوا... اس سے آپ کا کون مسئلہ حل ہو جائے گا... کیا اس طرح آپ کو کیش مل جائیں گی۔"

"جب پھر تاؤ... کیش کہاں ہیں۔" ردوفی چینا۔

"اوہ! اب سمجھے... آپ ہمیں موت کے ساتھ ہی پوچھنا چاہتے ہیں... خیر ہم بتا دیتے ہیں... کیش بھی آپ کو دے دیتے ہیں... ہمارا کیا جاتا ہے۔" انپکڑ جمیش نے ہر اسامنہ بنا کر کہا۔

"یہ... یہم نے کیا کہا جشید... ہمارا کیا جاتا ہے۔" پروفسر داؤڈ گبر اکر یوں۔

"تو پھر! میں ان حالات میں کیا کہوں... بس چھوڑیں..."

"ہوشیار... خیردار۔" انپکڑ جمیش نے ہاکہ لگائی۔

میں اس لمحے اوپر سے ردوفی کی چیخنی آواز سنائی وی:

"شاپاٹ ہر بیگن... تم میری طرف سے بہت بڑے افاعم کے حق دار ہو۔"

"چیخ یوسر۔" ہر بیگن مسکرا یا۔

"تو یہ صاحب بھی ساتھ آئے تھے اور شوکی نے انہیں دیکھ کر ہی حرث کا انقلہار کیا تھا۔" سب انپکڑ اکرم کی آواز اجری۔

"اوہ! ہم تو بھول ہی گئے... اس بار اس مہم میں سب انپکڑ اکرم بھی ہمارے ساتھ ہیں۔" انپکڑ جمیش مسکرا یا۔

"ہاں! میں تم لوگوں کے ساتھ آیا تھا... لیکن میک اپ میں، تم مجھے پانک کا استھن سمجھے تھے... اس لیے کہ میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔"

"لیکن آپ دیکھ رہے ہیں... یہ مسٹر ہر بیگن کیا کرتے پھر رہے ہیں۔"

"یہ وہی کر رہے ہیں... جس کی میں نے انہیں ہدایات دی تھیں... یہ تھیں اس وادی میں تھی کائنات نچائیں گے۔"

"اس کی ضرورت بھی ہے۔" شوکی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس کی؟" آفتاب نے اسے گھورا۔

"بھگنی کے ناج کی... خون کو جو گرماتا ہے... ورنہ ہم تو یہاں

کیش ان کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ”انہوں نے ایسے انداز میں کہا،
جیسے مالیوں ہو گئے ہوں۔

”جیسے تمہاری مرضی... میں کیا کہہ سکتا ہوں۔“
”بس یہی مناسب ہے...“ انہوں نے کہا۔
”جب پھر بتاؤ۔“

”پہلے ہمیں یہی کا پڑھ پر سوار کر لیں... ہمارا خون جنم رہا
ہے۔“

”جنیں... پہلے بتانا ہوگا۔“ روڈی چینا۔

”جی تھیں... یہ تو خیر تھیں ہو سکتا... ہاں! یہ ہمارا مطالبہ ہے
کہ یہی کا پڑھ پر سوار کر لیں تو ہم ضرور بتاؤں گے۔“

”اچھی بات ہے... یہ لوگ اور آ جائیں... ہر بندگ آپ
پہلے آئیں۔“

”یہ... یہ آپ کیا کر رہے ہیں، انہیں کیش کے بارے میں
ہمارے ہیں۔“ آصف چینا۔

”ہاں! اور کیا کر سکتا ہوں... مجبوری ہے۔“ انہوں نے من
بنایا۔

”حیرت ہے، کمال ہے، افسوس ہے۔“ شوکی نے بڑیدا نے
کے انداز میں کہا۔

”ہو گا... ہو گا...“ انہوں نے بد اسامتہ بتا کر کہا۔

اور پھر وہ اوپر چڑھتے چلے گئے... منور علی خان کو سپاٹن
اکرام نے اور اسپکٹر کامران مرزا کو اسپکٹر جسید نے کندھے پر انعامیا،
اس طرح سب اوپر پہنچے... یہی کا پڑھ کا دروازہ بند کر لیا گیا... جب ان
کی جانب میں جان میں آئی... گرم ہوانے ان کا خون گرم کرنا شروع
کر دیا... یہی کا پڑھاب اور پاٹھر ہا تھا۔

”اب بتائیں... کہاں ہیں کیش۔“

”پہلے آپ ایک سوال کا جواب دیں... آخر اس پانکٹ کو
ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔“ اسپکٹر جسید نے کہا۔

”آپ لوگوں کو تمدن و تکانے کے لیے ایسا کیا گیا... ہر بندگ
نے یہ بھی میرے مرضی سے کیا تھا...“

”خوب خوب! اب آپ جانتا چاہتے ہیں کہ کیش کہاں
ہیں۔“

”تو اور کیا... یہ ساری کوشش ہنسی مذاق میں ہو رہی ہے۔“
روڈی نے من بنایا۔

”ٹکری ٹکری... اگر کیش چاہتے ہیں تو آپ کو ہمارے
ملک چلنا ہو گا۔“

”کیا کہا... پھر وہی بات... طوٹھ کی وہی ایک رٹ۔“

”میں نے نہ لٹانیں کہا... کیش آپ کو دیں ملیں گی۔“

”آخر یہ کیسے ممکن ہے۔“

”بس تھکن ہے... اگر ہم آپ کو کیسہں دہاں نہ دیں... تب کہیے گا... ہمارے ملک کے صدر پہلے ہی ذمے داری لے چکے ہیں... پھر آپ کو فلکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“

”و然ہ اصل اس بات پر ہمیں یقین نہیں ہے... سمجھی آئے گا سمجھی نہیں۔“

”میں یقین دلا سکتا ہوں۔“ اپکل جمیش نے عجیب سے لمحہ میں کہا۔

”کیا کہا... آپ اس بات کا ہمیں یقین دلا سکتے ہیں کہ کیسہں آپ کے ملک میں ہیں۔“ اس کے لمحہ میں حیرت تھی۔

”ہاں! آخر آپ یہ کیوں نہ سوچ سکتے ہیں... کہ ہمارے ملک کے کسی ایجنت نے ان کیسہں کو واڑا لایا اور ادھر لے گیا۔“

”یہ... یہ تھکن ہے... اپکل جمیش بھوت بول رہے ہیں۔“ ہر بیک غرایا۔

”ہاتھ تکن کو آری کیا... آپ ہمارے ساتھ چلیں اور ہم سے اپنی کیسہں لے لیں۔“

”اب... اب ہم کیا کریں گے۔“

”لیکن ہماری شرط برقرار ہے۔“ اپکل جمیش مگرائے۔

”اوروہ کیا؟“

”ہم اسی جہاز پر جائیں گے... اور وہ جہاز آپ سے کیسہں

کے بدلتے میں وصول کریں گے۔“

”کوئی اعتراض نہیں... اس کیسہں کے بدلتے میں آپ اس بیٹے دس جہاز ہم سے لے سکتے ہیں۔“

”تو پھر چلیے... بات ختم... اب آپ کوئی پینتران بدلتے گا... ہر قدم پر آپ ایک نیاوار کر دیتے ہیں... لیکن وجہ ہے کہ ہم اب تک کیسہں کے پاس نہیں پہنچ سکے۔“

”اوکے... اب ایسا نہیں ہو گا... ہم فوراً آپ کے ملک پہنچیں گے... لیکن میری ایک بار پھر لیکی درخواست ہے... کہ ہم جہاز سے چلتے ہیں... پہنچ ہوائی جہاز سے چند گھنٹوں میں دہاں پہنچ جائیں گے... جہاز سمندر کے راستے دہاں آتا رہے گا۔“

”صیباں... ہم کیسہں دینے سے پہلے جہاز پر قبضہ چاہتے ہیں۔“

”اچھا خیر... آپ بیتے... ہم ہمارے۔“ اس نے پر اس امنہ بنایا۔

ایک بار پھر انہیں بیگان لایا گیا... دہاں سے وہ پھر اس جہاز پر سوار ہوئے اور پھر ان کے ملک کی طرف روانہ ہو گئے... ہر بیک کے ساتھ دوسری جاؤں پار نیاں بھی تھیں۔

”مستر روڈی... اس بات کا خیال دے... راستے میں ہمارے ساتھ کوئی شرارت نہ ہو۔“ اپکل کامران مرزا نے کچھ سوچ کر

اپنے ملک پہنچ کر کیسٹش آپ کے ہوا لے کر دیں گے... اب اگر راستے
میں سے کسی کی کوئی شرارت کا میاب ہو گئی تو ہم کس طرح کیسٹش آپ
کے ہوا لے کر دیں گے۔"

"اوہ ہاں ایسا بات ہے... لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں،
ان میں کوئی ایسا نہیں ہے۔"

"اوکے... یہ بات ہے تو یوں تھی کہی۔" اپکلہ جمشید نے
کندھے اپکائے۔

"پھر بھی ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں۔" ایسے میں شوکی نے
کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"یہ کہ... آپ جہاز کی سوت کے بارے میں اطمینان کر دیں،
ایسا ہو... جب جہاز ساحل پر لگے تو پہ چڑے... ہم تو کہیں اور پہنچے
ہوئے ہیں۔"

"کیا بات کرتے ہیں... ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔"
"اگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں ہو سکتا... تب تو محک
ہے..." شوکی نے خوش ہو کر کہا۔

روڈی اسے گھور کر رہ گیا... پھر بول اٹھا:

"آپ لوگ میری سمجھ میں نہیں آئے۔"

"آج میں گے آہست آہست... زندگی میں بھلی پار واسطہ پڑا

کہا۔

"جبیں ہو گی۔"

"آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔" وہ مسکرائے۔

"کیا مطلب ہے... آپ کا۔"

"آپ کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی شرارت کرے تو؟"

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔" شوکی نے گنگا کر

کہا۔

"حد ہو گئی... چپ نہیں رہ سکتے۔" فاروق نے اسے گھوڑا۔

"خاموش۔" اپکلہ جمشید غرائے... پھر بولے:

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے آپ اپکلہ کامران مرزا۔"

"میں نے خوف ظاہر کیا تھا کہ ہو سکتا ہے، آپ کے ساتھیوں
میں سے کوئی شرارت نہ کرے۔"

"بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے، انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت
ہے۔" روڈی تے منہ بنایا۔

"خیر... آپ جائیں۔"

"ہاں! میں جانتا ہوں... یہ لوگ میرے حکم پر چلتے ہیں...
آپ فکر نہ کریں۔"

"اور ہم کیوں نہ فکر کریں... ذمے داری تو ہم نے نہیں ہے کہ

ہے تا۔"

"ہمار اس فرستے دن کا ہے بھلا۔" خان رحمان نے پوچھا۔

"نو آجھ دن تو ضرور لگیں گے... تو بے... پورے نو دن، ہم سمندر میں رہیں گے۔"

"کیا کیا جائے... مجبوری ہے۔" اسپکٹر جمشید نے کندھے اچکائے۔

"اور اگر اس دوران جہاز پر حملہ ہو گیا... بھری ڈاکوؤں کی طرف سے یا کسی ملک کی سمندری حدود کی خلاف ورزی کی وجہ سے۔"

"فکر کرو... ہم انہیں دیکھ لیں گے۔"

"آخ رکیے دیکھ لیں گے... کیا دور بیٹوں سے۔"

"یہ جہاز جتنی سامان سے پوری طرح لیں ہے۔"

"اوہوا چھا... تب تو تھیک ہے۔"

ان کا سفر جاری رہا... پھر نو دن گزر گئے... اور انہیں ایک بندرگاہ کے آثار نظر آنے لگے... وہ پر شوق نظر دوں سے بندرگاہ کی طرف دیکھنے لگے... لیکن جوں جوں وہ نزدیک ہو رہے تھے، ان کی حیرت ہر ہدایتی تھی... کیونکہ یہ ان کے ملک کی بندرگاہ نہیں تھی...

"یہ... یہ آپ ہمیں کہاں سے لائے۔" اسپکٹر جمشید بکالائے

"کیا مطلب... کیا یہ آپ کے ملک کی بندرگاہ نہیں ہے۔"

"نہیں! ہرگز نہیں۔"

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

یہ کہہ کر روڑی انجمن کی طرف دوڑ پڑا... سب نے اس کا ستح دیا...

"یہ کیا مسٹر ہام... یہ آپ نے ہمیں کہاں پہنچا دیا۔"

"جہاں اس کو پہنچانا تھا سر۔" ہام مکرا لیا... اس کا مکرانے کا انداز مجیب ساتھا۔

"کیا مطلب... کیا کہا۔"

"جہاں اس کو پہنچانا تھا سر۔"

"یہ کون سی جگہ ہے۔"

"اوہ کیوں نہ۔"

"اوہ کیوں... بہا۔" وہ سب چلائے۔

ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

"ہاں سر... یہ او کیوں ہوا ہے... ایسا جزیرہ... اس جزیرے

کے سکر ان کی خواہش تھی... یہ جہاں یہاں لگنے والے انداز ہو... سو ہو گیا۔"

"آپ کا دماغ تو نہیں چل گیا مسٹر ہام... " روڑی چینا۔

"جی نہیں... میرا دماغ بالکل تھیک ہے... مجھے اس جہاڑ پر

میرے پاس نے ملازم رکھا تھا... میں نے اب تک جو کچھ کیا... ان

کے علم کی قبولی میں کیا۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"یہ جہاڑ کس کا ہے؟" ہام نے اس سے پوچھا۔

"میرا۔" رودھی سینے پر ہاتھ مار کر بولا۔

"کیا مطلب... یہ جہاڑ آپ کا ہے... لیکن جس نے مجھے جہاڑ پر ملازم رکھا تھا... اس نے کہا تھا... یہ جہاڑ اس کا اپنا ہے... بلکہ اس سے کہا تھا... جزیرہ اوکیو ہادا بھی اس کا اپنا ہے، اس نے گہا تھا... جب بھی وہ حجم دے گا، مجھے اس کو ماننا پڑے گا... لہذا اس طرف رو انہ ہونے سے پہلے بھی اس نے مجھے حکم دیا تھا... تو ہمیں جزیرہ اوکیو ہاما لے جاتا ہے... اگرچہ آپ کا حکم یہ تھا کہ ہمیں پاک لینڈ جانا ہے... لیکن اس نے مجھے خیر طور پر ہدایات دی ہیں کہ نہیں... ہمیں اوکیو ہو ما جاتا ہے۔"

"وہ... وہ کون ہے۔"

"سوری! میں بتائیں سکتا... دیسے آپ لوگوں کو خود معلوم ہو جائے گا... وہ دیکھیے اوکیو ہاما کی قوچ آپ کے استقبال کے لیے بڑھ رہی ہے۔"

"اف مالک! یہ کیا ہو رہا ہے۔" شوکی بڑا بڑا۔

"وہی ہو رہا ہے... جو اللہ کو منظور ہے۔" آفتاب مسکرا یا۔

"آپ لوگ ڈرانڈ موش رہیں۔" رودھی جھلا کر بولا۔

"س... سوری۔" دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

"مشتر ہام... مہربانی کر کے جلدی سے بنادیں... تمہارے

باس کوں ہے۔"

"میں اپنی موت کو آواز نہیں دے سکتا، میرے باس کا نا... ہے موت۔"

"کیا کہا... باس کا نام ہے موت۔" فاروق گھبرا تھا۔

باقی لوگ مسکرا دیے... اگرچہ ان حالات میں ان کے لئے مسکرانا بہت مشکل تھا...۔

"ہاں! لہذا آپ لوگ جو کریں... تیل دیکھیں، تیل کی دھار دیکھیں۔" اس نے اردو میں کہا۔

"ہمیں ہائیں... یہ کیا... مشتر ہام آپ اردو میں بات کر سکتے ہیں۔"

"ایک اردو میں کیا... میں تو نہ جانے کتنی زبانوں میں بات کر سکتا ہوں۔"

"حرث ہے... کمال ہے۔" محمود نے فورا کہا۔

"اس میں حرث اور کمال کی بھی کوئی بات نہیں... اس لیے کہ میرا باس ہے یہی حرث انگریز... وہ جو کام کرتا ہے... اس کا جو منشوب ہوتا ہے، لا جواب ہوتا ہے... اب اسی منصوبے کو دیکھ لیں۔"

"کس منصوبے کو؟" ان کے منز سے ایک ساتھ نکلا۔

"دیکھیں اڑانے والے منصوبے کو۔"

"اوہ... اوہ... اوہ..."

"اوہ... اوہ... اوہ..."

"اب وصول کرے گا... وہ ان کیسٹش کے تین کھرب ڈالو،
کیونکہ کسی کو علوم نہیں... جہاز کہاں گیا... روانہ ہوتے ہی پہلے میں
نے تمام اشارات اور تمام آلات بند کر دیے تھے۔"

"میرا خیال ہے مسٹر روڈی... اس سوال کا تو باکل سیدھا
جواب ہو سکتا ہے... آپ نے جہاز کس کے پرداز کر رکھا تھا۔"
"اوہ... اوہ... مم... میں نے۔" روڈی ہکلایا۔
"ہاں! آپ نے... اس جہاز کا انتظام کس کے پرداز کر رکھا
تھا۔"

"جہاز کا انجمن میں نے گولڈی کو بنایا تھا..."

"گولڈی کہاں ہے..."

"جب یہیں والا چکر شروع ہوا... گولڈی بیمار ہو گیا تھا۔
اس نے لمبی چھٹی لے لی تھی اور اس کی چکر میں نے عارضی طور پر یہ
ذمے داری مسٹر ہرٹنگ کو سونپ دی تھی۔"

"آپ کا مطلب ہے، یہیں پہلے غائب ہوئیں... گولڈی
نے چھٹی بعد میں لی۔"

"ہاں! ایسی بات ہے۔"

"اور آپ کو اس پر ٹکک تک نہیں گزرا۔"

"نہیں... وہ میرا بہت قابلِ اعتقاد آدمی ہے۔"

"بس تو پھر... اسی نے آپ کوڈ سا ہے... وہی ہے کیسٹش کا

چور، اور بہت جلد وہ منظر عام پر ہو گا... آپ کے سامنے تین کھرب
ڈال رہوں کرے گا۔" اپکل جشید نے بر اسانتہ بنایا۔

"لیکن یہیں تو آپ لوگ ہمارے حوالے کر رہے تھے۔"

"اب کیا غافل کریں گے۔" اپکل جشید جھلائے۔

"کیا مطلب؟" روڈی چیخا۔

"مطلب یہ کہ جہاز ہمارے ملک کی بند رگاہ پر نہیں پہنچا... تم
کس طرح کیسٹش آپ کے حوالے کروں۔"

"اوہ... اس کا تعلق آپ کے ملک سے کہاں کر رہے۔"

"اس کا تعلق ہمارے ملک سے ہے یا نہیں... اس جہاز سے
 ضرور ہے۔" اپکل جشید معنی خیز انداز میں سکرائے۔

"کیا... کیا کیا۔" روڈی پوری قوت سے بول انھا۔

"ہاں جتاب! یہیں کو ازانے کے لیے اس جہاز سے کام لیا
گیا ہے... جہاز تو سمندر کے پیچے رہتا تھا... کیسٹش پہلے اس پر
پہنچا کی گئیں... پھر اس کو خاموشی سے بہاں لایا گیا... کیسٹش اس پر
سے اتار کر جہاز کو پھر واپس دیاں پہنچا دیا گیا۔"

"تب پھر آپ مجھے کیسٹش اپنے ملک کی بند رگاہ پر کس طرح
وے سکتے تھے۔"

"اب سے پہنچت پہلے تک میرا خیال یہی تھا کہ کیسٹش اس
جہاز پر ہیں... بلکہ یہ خیال صرف میرا اتنی نہیں... اپکل کامران مرزا کا

بھی تھا... کیوں بھی۔ ”وہ مکارے۔

”جی ہاں! بالکل۔ ”وہ بھی مکارے۔

”ش... نہیں... نہیں... کیا یہ ممکن ہے۔“

”یہ لوگ بالکل تھیک کہہ رہے ہیں سر... ان کے اندازے
حریت انگیز ہیں۔“ ہام نے خس کر کپا۔

میں اس وقت پتیکر پر آواز سنائی دی:

”جہاڑ پوری طرح فوج کے گھیرے میں ہے... آپ میں
سے جو بھی کوئی تلاٹ حرکت کرے گا... ہم اسے گولی مار دیں گے...
مسڑ گولڈی کا سینی حکم ہے۔“

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا.. سب نے کندھے
اچکا دیے... جیسے کہ رہے ہوں... وہ اب یہاں کر بھی کیا سکتے ہیں...
انہوں نے ہاتھ اوپر اٹھا دیے... فوجی ان کی طرف بڑھنے
لگے۔



”کیا مطلب؟“

”یہ لوگ آپ سے تین کھرب ڈالروں کو نہ چاہتے ہیں...
سو آپ دے کر جان چھڑا لیں گے... مسئلہ تو ہمارا ہے۔“
”نہیں! اب معاملہ اس طرح فتح نہیں ہو گا... اگر میں انہیں
تین کھرب ڈال دے دتا ہوں تو یہ کون سا مجھے جانے دیں گے... ذرا

کون لوگ

انہوں نے دیکھا، روڈی کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا
تو وہ سرا جا رہا تھا:
”اب کیا ہو گا مسٹر روڈی... آپ تو اپنوں کے ہاتھوں مار
کھا گئے... چلتے ہم سے مقابلہ کرنے۔“ شوکی نے طنزیہ انداز میں
کہا۔

”چپ رہیں... میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔“
”لیکن میرا خیال ہے... آپ کے لیے پریشانی کی کوئی بات
نہیں، ہاں تین کھرب کی بات ضرور ہو گی۔“ خان رحمان نے خس نے
کہا۔

"خیر... دیکھا جائے گا... اب اصل بات تو سامنے آ کر رہے گی..."

پھر انہیں ایک بڑی اور بندگاڑی میں ایک عمارت تک لاایا گیا... اس عمارت میں ایک بہت بڑا ہال تھا... اس کے درمیان میں مستطیل میز موجود تھی... انہیں اس میز کے گرد بٹھایا گیا... پھر ہال میں ایک آواز اپنگی:

"گولڈی آ داب بجالا تاہے سر۔"

"گولڈی... یہ قم ہو... تم... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا... خدار۔"

"اب سوچ لیں... کوئی اعتراض نہیں... اور لینے دینے کی بات کر لیں۔"

"میں نے یہ بات انہیں پہلے ہی بتا دی تھی۔" روزی نے ذہر میلے لجھے میں کہا۔

"ضرور بتا دی ہو گی... ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں... آپ سیدھی اور صاف بات کریں۔"

"تم یہ بات اپنی طرح جانتے ہیں کہ آپ رقم لے کر بھی ہمیں نہیں چھوڑیں گے لہذا میں اپنی قوم کو رقم کا نقصان کیوں پہنچاؤں... کیش اور روزہ اپنی سے تو وہ ہاتھ دھوی چکے ہیں۔"

"گویا آپ مرتے وقت اپنے ملک کو فائدہ پہنچا میں گے..."

سوچو... کیا اس صورت میں یہ جزوہ باقی رہ جائے گا... اس کا تو میں واپس جاتے ہیں نام و نشان منادوں گا... یہ بات یہ لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں... لہذا یہ ہمیں یہاں سے زندہ نہیں جانے دیں گے البتہ یہ ایک اور کوشش ضرور کریں گے۔" روزی نے جلدی جلدی کہا۔
"ایک کوشش اور... کیا مطلب۔"

"خفیہ طور پر بڑی رقم وصول کرنے کی کوشش کریں گے... اس طرح کہ بیکال یا انشارچ کو کسی صورت پتائے جلے کہ مسٹر روڈی کہاں ہے... بس یہ کہہ دیں گے کہ مسٹر روڈی فلاں غیرملکی بنک میں اتنی رقم جمع کر رہا ہے... اس بنک میں ان کے کسی فرضی نام سے رقم جمع ہو جائے گی... اس کے بعد یہ ہم سب کو ختم کر دیں گے... کیونکہ اب کیش کی رقم تو یہ خفیہ طور پر تو یہ وصول کرنہ نہیں سمجھ سکتے اور یہ آپ لوگوں کی وجہ سے ہوا... آپ لوگ اس بات کو تازگے کہ کیش اس جہاز پر ہیں... حالانکہ یہ بات بھی غلط ہے... کیش تو یہاں ہیں... اگرچہ لائی اس جہاز کے ذریعے گئی ہیں۔"

"اور یہ کام آپ کے گولڈی کا ہے...،" اسپلے جمشید نے یہ کہہ کر اپنے ساتھ میں انہوں نے ہر بگ کی طرف دیکھا... اس کے پھرے پر عجیب سی بے چینی تھی۔

"بان! لیکن یہ بات میرے طبق سے نہیں اتر رہی... چہرے مہرے سے وہ ایسا نہیں لگتا۔"

”سمیت۔“
 ”اور اگر ہم صفات دے دیں گے۔“
 ”صفات کی کوئی صورت مجھے تو نظر نہیں آ رہی... تاہم...
 اگر کوئی صورت ہے تو یہ سودا کرنے کے لیے تیار ہوں... لیکن تم
 کھرب بہت زیادہ ہیں... صرف ایک کھرب پر بات ہو سکتی ہے۔“
 ”نہیں... تم کھرب یا موت۔“
 ”پہلے یہ بتاؤ... صفات کیا ہوگی۔“
 ”صفات... نہیں پہلے سودا۔“
 ”زیادہ کھرب۔“ روڑی بولا۔
 ”نہیں... کم از کم دو کھرب۔“
 ”اچھی بات ہے... منظور ہے... اب بتائیں... کیا
 صفات ہے اس بات کی کہ آپ لوگ ہمیں یہیں سمیت بیکال جانے
 دیں گے۔“
 ”یہ لوگ صفات دیں گے۔“ گولڈی نے کہا۔
 ”یہ لوگ... کون لوگ۔“ روڑی نے چوک کر کہا۔
 ”یہ شرقی لوگ...“
 ”تمہارا مطلب ہے... اسکے جمیش وغیرہ۔“
 ”ہاں! بالکل۔“
 ”بھلا یہ کس طرح صفات دے سکتے ہیں... یہ تو خود پہنچے

سین کچھ نہیں دیں گے۔“

”نہیں... مگر گز نہیں۔“

”جب ہم وہ یہیں پوری دنیا کو دکھائیں گے... اور بتائیں
 گے... کہ آپ کیا ہیں... اس قدر طویل مدت سے آپ کیا کرتے
 ہے ہیں۔“

”اس صورت میں تم بیکال کے ہاتھوں فتح نہیں سکو گے۔“

دوڑی پہا۔

”اوہ... اوہ...“ گولڈی کی پریشان آواز سنائی دی۔

”کیوں... مگر اگے...“

”ہاں واقعی... میں نے یہ تو سوچا تھی نہیں تھا... خیر ہم ان
 یہیں کو ایک اور طاقت کے ہاتھ فروخت کر دتے ہیں۔“

”یہ کسی کے کام کی نہیں... صرف ہمارے عموم کے کام کی
 ہے... یہ ان کو دکھانے کے لیے بنا لگی ہیں... اور ہیں... اگر مسلمان
 ن کو دیکھیں گے تو بھی کیا ہے... زیادہ سے زیادہ وہ ہماری چالوں
 سے باخبر ہو جائیں گے... لیکن اس وقت تک ہم جتنا کام کر سکتے ہیں،
 وہ کم تو نہیں ہے...“ اس نے جلدی جلدی کہا۔

”گویا آپ سودا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔“

”میں تیار ہوں... لیکن تم اس بات کی صفات تو دے سکو گے
 کہ ہمیں یہاں سے زندہ واپس جانے دو گے... وہ بھی یہیں

ہوئے تھیں۔"

"اس جزیرے کی آبادی بہت کم ہے... ہم اس بحیری
جہاز پر لا سکتے ہیں۔ ہم یہاں سے ایک نامعلوم منزل کی طرف روانہ
ہو جائیں گے... کیمس آپ کو یہاں سے مل جائیں گی... بس تم
بک میں بحث کر دیں... پھر آپ اپنے ملک چلے جائیے گا۔"
"لیکن کیسے... بات و انشق تھیں ہو سکی۔"

"آپ لوگ سات دن تک بے ہوش پڑے رہیں گے...
سات دن بعد آپ ہوش میں آئیں گے... آپ کے پاس آلات اور
کیمس موجود ہوں گی... آپ ان آلات کے ذریعے اپنے ملک سے
رابطہ کر سکیں گے... اس وقت تک ہم ایک محفوظ مقام پر پہنچ پکھ ہوں
گے... آپ ہمارا کچھ نہیں لگا رکھیں گے۔"

"اس پوری بات میں ان کی حنانت کی تو کوئی بات نہیں
آئی۔"

"یہ اس بات کی حنانت دیں گے کہ ہوش میں آنے پر کچھ ستر
اور آلات یہاں آپ کو مل جائیں گے... ورنہ ہمارے لیے یہ زیادہ
بہتر ہو گا کہ ہم آپ سب کو نہیں ختم کر دیں... تاکہ تھر ہے باقی ن
بچے بانسری۔"

"اوہ... لیکن... یہ کیوں حنانت دینے لگے۔"

"میں یعنی گولڈی... ان سے علیحدگی میں ملاقات کروں گا۔"

ان سے چند باتیں کہوں گا... سو یہ حنانت دینے پر آمادہ ہو جائیں
گے۔"

"یہ... یہ کس قدر بیجیب بات ہو گی... خیر... مجھے یہ سودا
مخلوق ہے۔"

"اب ہم خیر لکھی بک کا نام بتاتے ہیں اور ایک آر آپ کے
منہ کے قریب لاتے ہیں... اس آلے کا سراغ آپ کے ملک کے
ماہرین نہیں لگا سکیں گے۔"

"اچھی بات ہے... کریں پھر ایسا۔" روڈی نے تھکے تھکے
انداز میں کہا۔

روڈی کے منہ سے ایک آلہ لگادیا گیا۔

"فری کوئنہی طی ہوئی ہے... جو نبی ہش دے گا... آپ کے
ملک کے صدر کی ٹرائیمیٹر پر آواز جائے گی... اور وہ بات کریں گے۔"
"اچھی بات ہے۔"

"آپ اسے یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کہاں ہیں... درست
جو نبی آپ کے منہ سے ایسی کوئی بات اشارتاً بھی نہیں... آپ کو موت
کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔"

"یہ خیک ہے... دو کھرب دے کر اگر مجھے زندگی اور کیمس
میں ہیں... تو یہ سودا میرے لیے مہماں نہیں ہے۔"

"تو پھر کریں بات۔" یہ کہہ کر آر منہ تک لانے والا ہیں

دیا دیا...

دوسری طرف ہونے والی ٹوں ٹوں اس پر بھی سائی دینے گئی... پھر بیکال کے صدر کی آواز سنائی دی۔

"یہ میں ہوں ہنکاف یو ہے... کون بات کرنا چاہتا ہے۔"
"روڈی۔" روڈی نے کہا۔

"مسٹر روڈی... آپ کہاں ہیں۔"
"بیتا نہیں سلتا... آپ فور آئتے بھل بک میں دو کھرب من

گولڈی کے نام سے جمع کراؤیں۔"

"کیا... کہا... گولڈی..."

"ہاں... گولڈی... کہاں پھر ساڑوں گا... آپ فوری طور پر یہ کام کر دیں۔"

"صحیح یہ کام ہو جائے گا... کاش آپ بتاویتے... آپ کہاں ہیں۔"

"سوری۔" اس نے کہا اور ادھر بن آف کر دیا گیا۔

"صحیح ہم پہلے بک سے تصدیق کریں گے... پھر انکے جشید سے بات کریں گے... وہ آپ کو ضمانت دیں گے... اور پھر آپ کے ساتھ ان کو بھی بے ہوش کر دیا جائے گا۔"

"سات دن تک جب ہم کھائے پینے بغیر بے ہوش رہیں گے... تو ہوش میں آنے پر چاری کیا حالت ہوگی۔"

آپ کو ایک ایک اجگش دیا جائے گا... جس کی وجہ سے آپ کو ہوش میں آنے پر نہ تو بھوک محسوس ہوگی... نہ کمزوری... آپ تزوہ تازہ رہیں گے... اس کے بعد آپ کیسٹس اپنے ملک لے جائیں گے... اور یہ لوگ اپنے ملک چلے جائیں گے... قصہ تم ہو جائے گا... تین کھرب کا منصوبہ تھا... دو کھرب مل کئے... خیر... ہم انہیں ہی کافی خیال کریں گے... اور ہم سب لوگ باقی ماندہ زندگی شہزادوں کی طرح گزاریں گے۔"

"بس! تم نے یہ صرف اس لیے کیا کہ باقی ماندہ زندگی شہزادوں کی طرح گزاریں گے۔"

"بائل اور کیا... بہت مدت سے خواب دیکھ رہا تھا۔"

"لیکن کیسٹس تو میرے والد کی زندگی میں ازاں کی تھیں... میں نے چارچن بعد میں سنھلا لاتھا۔" روڈی نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کے والد نے ہی تو مجھے ہر چیز کا اچارچن بنا رکھا تھا۔"

"اچھا خیر... زندگی رہی تو آئندہ کسی پر بھی انتہا نہیں کروں گا۔"

"جلدی عقل آگئی۔" شوکی نے منہ بنا یا۔
اور پھر انہیں آرام کے لیے کئی کروں میں منتقل کر دیا گیا۔

فوچی ان کے سروں پر پھرہ دے رہے تھے...
پھر جانے انہیں کب نیندا آئی... صحیح آئکھلی... انہوں نے

رقم ادا کرنے سے پہلے لینی چاہئے تھی۔“

”میں اس وقت بھول گیا تھا... لیکن آپ خوش نبھی میں جلا
تھا ہیں۔“ رودھی مسکرا یا۔

”جی... کیا مطلب؟“

”جب تم کیمس کو پالیں گے... آپ کو رقم کی ادائیگی اس
کے بعد ہو گی۔“

”یہ کیا بات ہوئی... بُک میں رقم جمع ہو چکی ہے... اب تم
جب چاہیں اس کو نکال سکتے ہیں۔“

”جی نہیں... جب میں چاہوں گا... تب آپ نکال سکیں
گے۔“

”یہ تو آپ سارا محل خراب کر رہے ہیں... ذرا غور فرمائیں،
ہم یہاں کیمس چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، اور آپ بُک والوں سے کہہ
دیتے ہیں کہ دکھرب کی ادائیگی نہیں کی جائے گی... تو کیا یہ انساف
ہو گا۔“

”نہیں! یہ انساف نہیں ہو گا... بھاری قسم کی نا انصافی ہو گی
بھی تم اس سارے معاملے میں کرتے رہے ہو۔“ رودھی نے ذہر میں
انداز میں کہا۔

”جب پھر کیمس بھی آپ کو نہیں ملیں گی۔“

”ہمیں کیمس کے ساتھ... اصل ضرورت چور کی تھی... اور

تماز ادا کی... تو بیجے کے بعد گولڈنی کی آواز سنائی دی:

”رقم بُک میں جمع ہو گئی ہے... اب ہم منصوبے کے اگلے
ھے پُر ٹھیک رکھیں گے... پہلے آپ لوگ ناشتا کر لیں۔“

”مشکر یہ مسٹر گولڈنی... آپ بہت اچھے ہیں۔“ پروفیسر رادا

نے خوش ہو کر کہا... اور وہ مسکرا دیے...“

امیوں نے خوب ڈت کر ناشتا کیا، جانتے تھے کہ سات دن
تک ہے ہوش رہتا پڑے گا... پھر گولڈنی کی آواز سنائی دی:

”آپ ناشتا کر چکے، پروگرام کے مطابق اب ہمیں آپ
لوگوں کو بے ہوش کرنا ہے... جب آپ لوگ ہوش میں آئیں گے تو ہم
یہاں نہیں ہوں گے... جا چکے ہوں گے... البتہ کیمس یہاں موجود
رہیں گی... مسٹر رودھی آپ ان کیمس کو اپنے ملک لے جائیے گا...“

اور یہ لوگ اپنے ملک چلے جائیں گے... سچی بات طے ہوئی تھی تا۔“

”لیکن آپ نے ان لوگوں سے ابھی تک خاتم نہیں
دلواہی۔“ رودھی نے کہا۔

”اوہ ہاں! میں بھول گیا... انکلز جشید، صرف آپ سامنے
والی سفید عمارت میں آ جائیں۔“

”اچھی بات ہے۔“

”گولڈنی تم اس سے علیحدگی میں کیا کہنا چاہئے ہو۔“

”یہ دیکھتے جائیں... دیے مسٹر رودھی... خاتم تو آپ کو

”اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔“
 ”تب پھر... فرق کس سے پڑتا ہے۔“
 ”اس سے کہ آپ نے میری ان سے بات کرادی... میری
 کھوپڑی میں ایک بالکل خاصاً آلفت ہے... میں جہاں بھی جاؤں
 گا... بیگال کو فوراً معلوم ہو جائے گا... لہذا اس وقت بیگال کی فوج اس
 پورے علاقوں کو چاروں طرف سے گھیر جلی ہے۔“
 ”دن نہیں۔“ گولڈی کے منہ سے نکلا۔
 ”چاروں طرف دیکھو ابے وغیرہ۔“
 اب جوانہوں نے چاروں طرف دیکھا تو وہاں فوج ہی فوج
 نظر آئی اور بزرگی سے والوں کو وہ پہلے ہی قابو میں کر چکے تھے... فوراً وہ
 اس سفید تھارت کی طرف بڑھے اور اس میں سے گولڈی کو بھی خلاۓ۔
 ”میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا... ان
 کی لاشیں ضرور ترینی دیکھنا چاہتا ہوں۔“
 ”دن نہیں... مسٹر روزی... پہلے میری ایک بات سن لیں۔“
 گولڈی پوری نفرت سے چالا۔ لیکن اسی وقت روزی نے ہاتھ سے
 اشارہ کر دیا... گولڈی اور اس کے ساتھیوں پر چاروں طرف سے
 فائر گن کردی گئی... وہ گرے... تڑپے اور ساکت ہو گئے... اور ایسا
 صرف ایک منٹ کے اندر ہو گیا۔
 وہاں سخت طاری ہو گیا... ایسے میں روزی کی آواز اپنی:

اب چورہ میں مل گیا ہے۔“ روزی مکر ہوا۔
 ”یہ... یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔“
 ”ہمیں چور بھی مل گیا اور لشکر بھی... اب تم لوگ کچھ نہیں
 کر سکو گے... اس لیے کہ روزی کے مقابلے میں تم بچے ہو۔“ یہ کہ
 روزی نے تھہبہ لگایا، پھر وہ ہر بیگن کی طرف مڑا:
 ”کیون مسٹر ہر بیگن تم کیا کہتے ہو۔“
 ”میں سمجھا تھی نہیں سر۔“ اس نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔
 ”حیرت ہے مسٹر ہر بیگن تم اتنی سی بات نہیں کہھے۔“
 ”نہیں! آپ مہربانی فرمائ کر سمجھاویں۔“ اس نے فوراً کہا۔
 ”اس میں شک نہیں، ان کا منصوبہ زبردست رہا، لیکن ان
 سے ایک غلطی ہو گئی۔“
 ”غلطی... کیا مطلب؟“
 ”غلطی یہ کہ انہوں نے میری بات بیگال کے صدر سے کہا
 دی۔“
 ”تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے... اس آئے کی فری کوئی نہیں پکڑا
 نہیں جا سکتی۔“
 ”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“
 ”جہاز کے آلات ہم نے پہلے ہی اس قابل نہیں رہنے دبا
 تھے کہ وہ سمت بتا سکتے۔“

"ارہ گئے ہم... پہلے تو سفید عمارت سے وہ تمام کیسٹش نکال کر
لے آؤ... "روڈی نے کہا۔

خوبی فوراً حركت میں آگئے۔

" یہ... یہ کیا ہو رہا ہے ابا جان۔ " ایسے میں فرزاد نے
سر کوٹھی کی۔

" تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔ " قتاب مسکرا یا۔

" عد ہو گئی... یہاں تیل کھاں سے لااؤں۔ "

" تم صرف اس کی دھار دیکھتے رہو۔ " فاروق مسکرا یا۔

" ہے کوئی تک اس بات کی۔ "

" اگر یہاں تیل نہیں ہے تو تک کیسے ہو سکتی ہے۔ " لکھن نے
حیران ہو کر کہا۔

" تو یہ ہے تم سے... کیا یہاں سے بھی نکلاوا گے۔ " فرحت
نے مدد بیٹایا۔

" ہاں واقعی... روڈی صاحب بر امان جائیں گے۔ " رفت
نے سر گوٹھی کی۔

" کیسٹش بھی چکیں... کیس بھی گیا... اب ہم لوٹ کر بدھو
گھر کو آئے کے تحت اپنے ملک سدھار جائیں گے... مسٹر روڈی کی
نظریں ہمارا تعاقب کریں گی... ہم سے کہیں گی... بس... دیکھو لی
کیسٹش... "

انہوں نے دیکھا... فوجی سفید عمارت سے باہر کل رہے
تھے، لیکن ان کے منہ لٹکے ہوئے تھے... زدیک آ کر ان کے آفیر
نے کہا:

" سوری سر... اس عمارت میں کیسٹش نہیں ہیں۔ "

" کیا!!!"

وہ سب پلا آئے... لیکن ان میں سے ایک نجیس چلایا تھا۔



چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

”کیا... کیا مطلب؟“

”میں میں سر... پورے جزیرے پر کیمسن نہیں ہیں۔“

”تب پھر وہ جہاز پر ہیں۔“ روڈی چلنا۔

فوجی جہاز کی طرف دوڑ پڑے... نہ جانے کیوں انپکٹر جسٹیڈ
اور انپکٹر کامران مرزا کے چہروں پر مکرا نہیں دوڑ گئیں... روڈی نے
فوراً بھاپ لیا... اس نے سرسراتی آواز میں کہا۔

”تھا... تو کیا آپ لوگ اس بات کو پہلے ہی بھاپ کچے
تھے کہ کیمسن جہاز پر ہیں اور اسی لیے آپ جہاز پر جانے کی شرط عائد
کرتے رہے۔“

”ہاں! یہی سمجھ لیں۔“ انپکٹر جسٹیڈ مکراۓ۔

”اوہ گذ۔“ روڈی بولا۔

”تب تو ان لوگوں نے میدان مار لیا اور ہم رہ گئے۔“ شوکی
نے ہر اسامنہ بنایا۔

”یہ ضروری نہیں۔“ انپکٹر کامران مرزا نے بیجی بحداز میں
کہا۔

”کیا ضروری نہیں۔“

”یہ کہ میدان یہ لوگ مار لیں اور ہم رہ جائیں۔“

”اب اس میں کیا باقی رہ جائے۔“

کیمسن کا چور

چند لمحات کے لیے ہاں موت کا ناتھ طاری ہو گیا... آخر
روڈی کی آواز ستائی دی... انہیں یوں لگا چیزے اس کی آواز بہت دد
سے آرہی ہو...“

”یہ کیا بات ہوئی؟“
”شاید وہ اسی لیے چینا تھا۔“ انپکٹر جسٹیڈ مکراۓ۔

”لک... کون۔“

”گولڈی... اور کہنا چاہتا تھا... ہمیں مار کر آپ کیمسن
حاصل نہیں کر سکیں گے۔“

”یہ کیسے ہو سکتا ہے... آخر کیمسن اس جزیرے پر ہی کہد
ہیں... اور وہ کوئی نہیں سی جیز نہیں ہے... کہ نظر نہ آئیں گی... ان
سے تو کمرے بھر جائیں... لہذا پورے جزیرے پر علاش کرو۔“

”لیں سر۔“

فوجیوں نے کہا اور روڈ پڑے... اس بار سب نے الگ الگ
ستون میں دوڑا کاٹی... ایک گھنٹے بعد ان کی واپسی ہوئی... ان کے

"یہ کہ ان لوگوں نے ابھی کیمسن حاصل نہیں کیسیں۔"

"اب جب کہ یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ کیمسن کہاں ہیں تو ان کو حاصل کرنا کیا مشکل کام ہے۔" "خوبی بولا۔"

"جب یہ حاصل کر لیں گے... جب اس سلسلے میں بات کریں گے۔" "انپکڑ کار ان مرزا نے منہ بنا یا۔"

"ہم پورے جہاز کو توڑ ڈالیں گے... اس صورت میں بھی کیمسن میں گی یا نہیں۔" "روڈی بھنا اٹھا۔"

"ایسی غلطی بھول کر بھی نہ سمجھے گا... پھر ہم واپس کس طرح جائیں گے۔" "انپکڑ جمیش مکارے۔"

"حد ہو گئی... کیا میں اس قابل بھی نہیں کہ یہاں سے اپنے ملک چاہکوں۔"

"آپ اپنے ملک جا سکتے ہیں اور ہمیں ہمارے ملک بھجوائیتے ہیں، لیکن ہم تو اس جہاز پر ہی اپنے ملک جانا چاہتے ہیں۔" "انپکڑ جمیش نے سکرا کر کہا۔"

"حد ہو گئی... اب جب اس پر کیمسن نہیں رہ جائیں گی... تو آپ لوگ اس جہاز کا کیا اچارڈا لیں گے۔"

"بان! شاید۔" فاروق بول اٹھا۔

"ہاں شاید کیا۔" روڈی نے اسے کھا جانے والی نظر وہی سے گھوڑا۔

"شاید ہم اچارہنی ڈال لیں اس کا... بہت ہرے کا بنے گا۔" لیکن سندھری جہاز کا اچارہنی...، فاروق نے پھر را بھرا۔

"بھیسے کھاہی تو رہے ہیں۔" رفعت نے جھاکر کہا۔

"تو تم کیوں مر جیں چارہنی ہو... تم بھی کھاؤ۔" محمود بھا۔

"بے چارہنی ایک وقت میں دو کام کس طرح کر سکتی ہے۔" آناتب بول اٹھا۔

"کیا مطلب... کون سے دو کام... یہ تو ایک کام بھی نہیں کر رہی۔" آصف پوٹا۔

"مر جیں چجائے کا کام کر تو رہی ہے... اور پر سے سندھری جہاز کا اچارہنی پڑ گی... تو کیا یہ دوسرا کام نہیں ہو جائے گا۔"

"حد ہو گئی... بال کی کھال ایسا نے لگ جاتے ہو۔" فاروق نے اسے گھوڑا۔

"ان حالات میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔" آناتب نے بھی جواب میں اسے گھوڑا۔

"کیا آپ لوگ پھر اڑائی کے لیے پر قول رہے ہیں۔" روڈی نے گھبرا کر کہا۔

"اب تو آپ سے لڑائی ہو گئی... آپس میں تو بہت لاپکے ہم۔"

"تھاڑی اور آپ کی لڑائی اب فتح ہو پکی... کیمسن ملنے کی

دیتھی... بس۔"

"لیکن ابھی کیسٹش نہیں ملیں۔"

"مل جائیں گی... اب وہ کہاں جائیں گی..."

اور پھر جہاز کی علاشی لینے والے قوچی واپس لوٹ آئے... نے تھکے انداز میں کہا:

"میں بارگیا... میں بارگیا... آپ لوگوں نے مجھے ہر قدم پر
کھلت دی... ہر بندگ میں سے سرا فرسان کچھ نہیں کر سکے... حالانکہ میرا
خیال تھا کہ ہر بندگ آپ لوگوں سے ذمانت میں، طاقت میں اور ہر
یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" روڑی پوری قوت سے دھاڑا۔
ہم کیا کہہ سکتے ہیں سر... ہم نے جہاز کا چپ پہنچاں
اسویں... صد افسوس... اب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں...
تھا یے پیلس کہاں ہیں۔"

"اف گاؤں... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" روڑی چینا... پھر

اس کا سران کی طرف گھوم گیا... اس کی نظریں اسپکٹر جمشید اور اسپکٹر

کامران مرزا پر جنم گئیں۔

"میں پھر وہی... جب کیسٹش میں ہی ہمارے ملک میں تو ہم

اور کہاں بتائیں... آپ ہمیں جب تک وہاں نہیں لے جائیں گے...

"گک... کوئی جناب... گک... کیا ہوا۔" اسکی اس وقت تک آپ کو کیسٹش نہیں مل سکیں گی... آپ ہم سب کو ختم تو

کامران مرزا اسی کے انداز میں ہکلائے... باقی لوگ مسکرا دیے۔

بھی آپ کو ماننا ہوگی... ہم ان میں سے چند کیسٹش کو دیکھیں گے

خود رہ... ورنہ ہم تمام زندگی کیسٹش میں جلالاں ہیں گے اور کیسٹش کی

حالت میں مر جائیں گے... اگر آپ کو ہماری یہ دونوں باتیں محفوظ

"تو بتائیں... کہاں ہیں۔"

"لیکن... کیوں بتائیں... سوال تو یہ ہے۔"

"ادھ... ادھ۔" روڑی کے منہ سے لکھا... پھر وہ زمین پر

اکڑ دی بیٹھ گیا، اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا... آخر اس

ان کے منہ لٹکے ہوئے تھے... اس کے منہ لٹکے ہوئے تھے...
کیا بات ہے... کیا ہوا؟"

"کیسٹش جہاز پر نہیں ملیں۔"

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" روڑی پوری قوت سے دھاڑا۔

"ہم کیا کہہ سکتے ہیں سر... ہم نے جہاز کا چپ پہنچاں

مارا۔"

"اف گاؤں... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" اسکی اسپکٹر جمشید پر سکون آندہ میں بولے۔

"کیا مطلب... پھر وہی..."

"ماں پھر وہی... جب کیسٹش میں ہی ہمارے ملک میں تو ہم

اور کہاں بتائیں... آپ ہمیں جب تک وہاں نہیں لے جائیں گے...

"خت... تم لوگ... آخر کیا چیز ہو۔"

"گک... کوئی جناب... گک... کیا ہوا۔" اسکی اس وقت تک آپ کو کیسٹش نہیں مل سکیں گی... آپ ہم سب کو ختم تو

کامران مرزا اسی کے انداز میں ہکلائے... باقی لوگ مسکرا دیے۔

"آپ جانتے ہیں کیسٹش کہاں ہیں۔"

"بالکل جانتے ہیں۔"

"تو بتائیں... کہاں ہیں۔"

ہیں تو سفر شروع کریں... درد جو آپ کو کرتا ہے... کر لیں... ہم
اب بہت تھک آچکے ہیں۔"

روڈی نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا... گہری ۳۷
میں ڈوبا رہا... آخر کمی مت بعد اس نے کہا:

"ٹھیک ہے... ہم سب آپ کے ملک جائیں گے۔"

" یہ فیض آپ کو بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا... خیر... ا
سفر کی تیاری کریں... اور یہ خیال رہے... ہم اس جہاز پر ہی با
گے۔"

"ٹھیک ہے۔"

"مسنٹ ہر بیگ! آپ کا کیا پروگرام ہے۔" رودی اس
طرف مزا... بلکہ اس نے سانچا اور براثت کی طرف بھی دیکھا۔

"مارے سپنس کے ہمارا براحال ہے... اس کیس میں
شروع سے ساتھ رہے ہیں... ہماری درخواست ہے... آپ؟"

ساتھ رکھیں..."

"آپ لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

"بالکل نہیں... رد نہ رہے گی۔" اسکریپٹ ہشید مکرانے۔

"بالکل ٹھیک کہا۔" محمود نے فوراً کہا۔

"مکریہ محمود... تم نے میری تائید تو کی۔" اسکریپٹ جشنیہ
خوش ہو کر کہا۔

"اگر آپ کو یہ بات پسند ہے تو ہم سب تائید کرتے ہیں۔"

"تو ٹھیک ہے... ہم سب پڑیں گے... ہمارا سفر کل صح

شورع ہو گا... اور ہم نو دن کے بعد پاک لینڈ کی سرحد پر جا لیں گے..
و یہ کیا ہی اچھا ہوتا... ہم ہوائی جہاز سے چلتے... یہ جہاز وہاں

ہمارے ساتھ ہی پہنچتا... یعنی ہم اس کو پہلے ہی روشن کر دیتے..."

"نہیں جتاب! ہم جائیں گے تو ای جہاز پر۔"

"بس بھی بات سمجھ میں نہیں آتی... اگر کیش اس جہاز پر

نہیں ہیں... تو اس بات کی کیا اہمیت ہے کہ اس پر جایا جائے۔"

"ہم اپنی باتوں کا مطلب یا مقصد پہلے ہی بتا دینے کے عادی

نہیں ہیں... بلکہ ہم تو کوشش کرتے ہیں کہ آتر جنک کی کوپنار چلے کر ہم
ایسا کیوں کر رہے ہیں۔" آفتاب نے شوخ لمحہ میں کہا۔

"آصف نے بالکل درست بات کی۔"

"خیر خیر..." رودی نے بر اسامنہ بنایا۔

اور پھر دوسرے دن ان کا سفر جہاز پر شروع ہوا... نو دن تک

ان کا سفر جاری رہا... اس دوران کوئی ناخوش گوار بات نہ ہوئی... ن

کوئی ایسا واقعہ چیز آیا... تا ہم سفر کے دوران یہ لوگ بہت ہوشیار

رہے... باری باری سوتے جا گئے رہے... ایسا ایک بار بھی نہ ہوا کہ وہ

سب کے سب سو گئے ہوں... خان رحمن کی نظریں... جہاز کی سمت پر

گلی رہیں... ان کے خیال کے مطابق جہاز ان کے ملک کی طرف عی

”تیاں! سو فھر۔“
 ”کیا مطلب؟“ ہر بنگ نے بری طرح چوک کر کھا۔
 ساننا اور براست کو چھروں پر بھی حیرت تھی۔
 ”لیکن بات ہے... کیس اس جہاز پر ہرگز نہیں ہیں۔“
 ”حد ہو گئی... تب پھر کھاں ہیں۔“
 ”بار بار بتاچکے ہیں۔“ گھوڑے منہ بنایا۔
 ”کیا بتاچکے ہیں... یہ کیس آپ کے ملک میں ہیں۔“
 ”ہاں! بالکل۔“
 ”عن... نہیں... نہیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ ہر بنگ نے
 کھوئے کھوئے انداز میں کھا۔
 ”کیا نہیں ہو سکتا۔“ انکل جشید مکارے۔
 ”کیس آخر یہاں کس طرح ہو سکتی ہیں۔“
 ”چور کا اس ملک سے اگر کوئی اعلق ہے تو کیس یہاں ہو سکتی
 ہیں نہیں۔“ انکل کامران مرزا نے شوغ آواز میں کھا۔
 ”ارے! ت... تو کیا... کیس آپ لوگوں نے چہ اتنی
 تھیں۔“ ہر بنگ چلا اٹھا۔
 ”آپ بلا وجد چلا رہے ہیں مسٹر ہر بنگ۔“ انکل جشید نے
 منہ بنایا۔
 ”تیاں... کیا مطلب... بلا وجد چلا رہے ہیں... یہ کیا بات

52
 چار باتھا، پھر تو نویں دن انہوں نے اپنے ملک کی بندرگاہ کو دیکھ لیا...“
 مارے خوشی کے اچھل ڈے...
 ”یہ... یہ کیا مسٹر رودھی... آپ تو ہمیں واقعی ہمارے ملک
 لے آئے۔“

”اور کیا کرتا... اس وقت تک کی جدوجہد کا نتیجہ کچھ بھی نہیں
 تکلا... لہذا میں نے سوچا، وہ بھی کیوں نہ کر کے دیکھ لوں، جو آپ کر
 رہے ہیں۔“ اس نے براسانت بنا کر کھا... ویسے وہ پورے بحری سفر
 کے دوران منہ بنانا تارہاتھا... اتنا لمبا بحری سفری کرنے کے بارے میں
 اس نے بھی خواب میں بھی نہ سوچا ہو گا۔

”مسٹر رودھی... آپ اس بات پر حیران ہوتے رہے ہیں
 ت... کہ آخر ہم اس جہاز پر ہی کیوں آنچا ہے تھے۔“
 ”ہاں! لیکن اب میں وجہ جان گیا ہوں۔“ رودھی نے ایک
 بار پھر جل بھس کر کھا۔
 ”چھپے پھر ذرا وجہ ہمیں بھی بتا دیں۔“ آصف نے حیران ہوا
 کہا۔

”بس یہیں کہ کیس اس جہاز پر ہی کہیں ہیں... یہ اور بات
 ہے کہ میرے آدمی ان کو جہاز سے برآمد نہ کر سکے۔“
 ”بس! یہ ہے آپ کا خیال۔“
 ”ہاں! بالکل... کیا میرا خیال غلط ہے۔“

ہوئی... اب آپ ان کے چلانے پر بھی اعتراض کریں گے۔ ”فاروق
کے لپجھ میں بلا کی حیرت تھی۔

”اعتراض کرنے کو تو میں ہر بات پر اعتراض کر سکتا ہوں۔“
انسپکٹر جمشید بولے۔

”آپ کی باتیں، آپ ہی جانیں۔“ فرزاد نے حیران ہو کر
کہا۔

”اچھا تم ذرا چپ رہو... مجھے ان سے بات کرنے دو...
بان تو مسٹر ہر بینگ اگر چور اس ملک کا ہے... یا اس کا تعلق اس ملک
سے کسی طرح ہو تو کیا اس صورت میں وہ پیش یہاں نہیں لاسکتا تھا..“

”اسکا تھا... لیکن کیا آپ کے ملک میں بند رکھا ہوں پر جہاز
چیز نہیں ہوتے، ایر پورس پر سامان چینک نہیں ہوتے۔“

”سب پچھے ہوتا ہے... لیکن کام و کھانے والے بھی آخر ای
میدان کے کھلاڑی ہیں... وہ چور راستے خلاش کر لیتے ہیں۔“

”حق!... چور راستا... یہ کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔“ فاروق
نے فوراً کہا۔

باقی سب کے مت ہان گئے۔

”مسٹر روڈی... ان پیش کی کہانی عجیب ہے... بلکہ عجیب
ترین ہے... چلی بات تو یہی کیا کم سپنس فل ہے کہ ان میں ہے کیا۔ نے کارنی وی ہے، یہ سوچ لیں۔“

دوسری بات یہ کہ ان کو چراکھا کیا ہے... آئیے پیلس... ہمارے لیے ایک بڑی

لوگوں کے اتنے وسائل ہیں... لیکن آپ ان کو خلاش نہ کرو اسکے...
یہاں تک کہ ہم یہوں کو بانے پر مجبو نہ ہو گے...“

”بان! یہی بات ہے... اس چور میں ہم سے زیادہ مغل
ہے... تھی تو اس نے ہمیں چکر دیے ہیں...“

”اس وقت بھی وہ آپ کو چکر دے جائے گا۔“

”تن ٹھیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے... کیا آپ کو بھی چکر دے
جائے گا۔“ روڈی چھا۔

”کچھ کہہ نہیں سکتا... یہ تو ایس معلوم ہو گا... فی الحال تو ہم
آپ کو اس جگہ لے جا رہے ہیں... جہاں پیش رکھی گئی ہیں... آگے
کیا اوتا ہے... یہ ایس احداز نہیں۔“

”کیا مطلب... یہ آپ نے کیا کہا... آگے کیا ہوتا ہے۔“

”بان! میں نے سمجھی کہا ہے۔“

”لیکن اب کیا ہو گا... ہم جانتے ہیں... گولڈی اصل مجرم
تھا... وہ مر چکا ہے۔“

”آپ کی یہ بات فتحیک ہے... لیکن یہ ہمارا ملک ہے...
او، یہاں ہمارا بھی کچھ عمل دغل ہے۔“ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

”کویا اب آپ رکاوٹ بیس گے... لیکن آپ کے ملک
ترین ہے... چلی بات تو یہی کیا کم سپنس فل ہے کہ ان میں ہے کیا۔ نے کارنی وی ہے، یہ سوچ لیں۔“

”سوچا ہوا ہے... آئیے پیلس... ہمارے لیے ایک بڑی

"جی بس... مسٹر روڈی درمیان میں ہمیں سیر کرنے کے لیے ایک اور جگہ لے گئے تھے۔"

"اچھا خیر... کراویات۔"

انہوں نے روڈی کو اشارہ کیا، وہ قرار یوں لے رہا تھا:

"صاحب صدر! ہم یہاں معاملے کے تحت آئے ہیں... آپ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ یہ لوگ کیمسٹری یہاں ہمارے حوالے کریں گے۔"

"ہاں بالکل... ان لوگوں نے اگر بھی سے ضمانت دلوائی ہے... تو بلا وجہ بھیں دلوائی۔"

"خوب! لیکن میں چاہتا ہوں... آپ خود یہاں آجائیں... اس طرح سیر اطمینان رہے گا۔"

"میرے خیال میں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں... کیوں جشید۔"

"بالکل نہیں سر۔" انہوں نے فوراً کہا۔

"لیکن ہمارے خیال میں ضرورت ہے... آپ مہربانی فرمائ کر یہاں آجائیں... زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

"اچھی بات ہے... میں آ جاتا ہوں... جشید کہاں آتا ہے۔"

"سر! آپ کی ضرورت نہیں ہے۔" اس لمحے انپکڑ جشید نے ابھسن محسوس کی۔

گاڑی پا لکھ تیار کفری ہے۔"

"اوہو... اچھا... کمال ہے۔"

"اس میں کمال کی کیا بات ہے۔"

ہم نے آپ کو کسی کو پیغام دیتے نہیں دیکھا۔"

"میں نے پیغام دیا تھا... آپ اس کو سن نہیں سکے... اکر لیے کہ پیغام دینے کے اپنے طریقے ہیں۔"

"خیر... ہم پہلے صدر صاحب سے بات کرنا پسند کریں گے۔"

"ہاں ضرور... کیوں نہیں... ابھی بات کر ادھڑا ہوں... جہاز پر سے اترنے سے پہلے آپ بات کر لیں گے، ٹکردا کریں۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے مطمئن ہو کر کہا۔

اس وقت تک جہاز کو قوچی گھبرے میں لے چکے تھے... اس کے انخارج کو انپکڑ جشید نے چند ہدایات دیں... جلد ہی ٹرانسہل ایک آئل روڈی کے مت کے قریب کر دیا گیا... دوسری طرف سے صاحب کی آواز سنائی دی:

"سر! ہم یہاں بندرگاہ پر پہنچ چکے ہیں... مسٹر روڈی آئے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"بہت دیر لگا دی جشید... ہم تو بہت پریشان تھے کہ تم اور درمیان میں کہاں غائب ہو گئے۔"

"لیکن بھی... ان لوگوں کا اطمینان میرے آئے سے ہو سکتا ہے تو پھر تم کیوں مجھے نہیں آنے دے رہے۔" صدر صاحب نے براہان کر کہا۔

"آپ کی مرضی سر... آجائیں پھر... اس وقت ہم ایر پورٹ پر ہیں... بیباں سے گازی نمبر PK309 پر سوار ہو کر دل راج روڈ کی طرف روانہ ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے... میں وہیں پہنچ رہا ہوں... جو تھی تھماری گازی چوک پر پہنچنے کی میں تم سے آملوں گا۔" "ٹھیک ہے سر۔"

اور پھر وہ روانہ ہوئے... اب سب کے چہروں پر الجھن نظر آ رہی تھی... اور یہ صدر کے درمیان میں شامل ہونے کی وجہ سے تھا... ان کا خیال تھا کہ اب وہ کمل کر کام نہیں کر سکتے گے... لیکن وہ کہا گیا سکتے تھے... آخر دو دن دل راج روڈ پر آ گئے... صدر کی گازی ان سے پہلے دہاں پہنچ پہنچتی... اب وہ ان سے آ گے پہل رہے تھے... آخر PK.309 کے سامنے ان کی گازیاں رک گئیں... یہ جو میں تم کی پرانی تھارت تھی اور کافی بڑی نظر آ رہی تھی... آس پاس کوئی اور تھارت نہیں تھی... گویا یہ بالکل الگ تھاگ کھڑی تھی... ہاں اس سے کافی قاطے پر ضرور تھارات موجود تھیں...
اُس لمحے ان میں سے صرف ایک کے چہرے پر صد و رجے

حرمت نظر آئی... انہوں نے اس کی حرمت کو صاف محسوس کیا...
"

"آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ یہیں اس عمارت میں موجود ہیں۔"
روڈی کے لہجے میں بالا کی حرمت تھی۔

"ہاں بالکل۔" انپکڑ جمیش نے کہا۔

"چلیے صاحب... ذرا ہم بھی دیکھیں... یہ کیسے ممکن ہے...
ہمارے ملک کے ایک خفیہ ترین مقام سے اڑائی جانے والی یہیں آفر یہاں کس طرح پہنچ گئیں۔"

"ایک خفیہ راستے سے... کچھ خاص جرام کم پیشہ افراد... میرا مطلب ہے... ملکی اور غیر ملکی افراد اس خفیہ راستے سے واقف ہیں...
جب بھی ملک میں کوئی ایسی چیز داخل کی جاتی ہے، اسی راستے سے داخل کی جاتی ہے..."

"کیا مطلب؟" بڑا بیک نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کو کس بات پر حمرت ہے۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔
"اس بات پر کہ ایک طرف تو آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ خیبر دستا ہے... یعنی مجرموں کے علاوہ کسی کو بھی اس راستے کا پتا نہیں،
لیکن دوسری طرف آپ اس طرح کہہ رہے ہیں... جیسے آپ کو اس راستے کا پتا ہے۔"

"میں اس بات کی دضاحت کر دیتا ہوں۔" انپکڑ جمیش نے
ہنس کر کہا۔

"ضرور... اس لیے کہ مارے بے چینی کے ہمارا بہ احوال ہے۔"

"تو سنئے... کچھ ملکی اور غیر ملکی... مجرم اس خفیہ راستے پا خبر ہیں اور جب بھی کوئی چیز وہ ملک میں لا تے ہیں اسی راستے لاتے ہیں... وہ ایک خفیہ بندگاہ ہے... بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ زمین دوز گرانی شروع کر دی... اور یہ دیکھتے رہے کہ اس سے کون کون فائدہ بندگاہ ہے۔"

"کیا کہا... زمین دوز بندگاہ۔" وہ پکارا تھے... اس بار تو ان کے اپنے ساتھی بھی پکارے تھے۔

"ہاں! زمین دوز بندگاہ... آب دوزوں کے ذریعے" چیز لائی جاتی ہے... اسکی آب دوزوں کے ذریعے جن کے بارے میں ہمارے آلات کوئی اشارہ ظاہر نہیں کرتے... پھر زمین دوز بندگاہ پر اس چیز کو اتار جاتا ہے اور زمین دوز راستے سے ایک خفیہ مقام پر پہنچایا جاتا ہے..."

"حد ہو گئی... لیکن تو میں کہتا ہوں... جب آپ کو اتنی باتیں معلوم ہیں تو وہ راستا خفیہ کیسے ہو گیا... اور جب آپ کو یہ سب معلوم ہے تو اس عمارت کے بارے میں بھلا کیوں معلوم نہیں ہو گا۔"

"معلوم ہے تجھی تو تمارہا ہوں... لیکن ان مکلی اور غیر مکلی مجرموں کے نزد یک دہ جگاب تک خفیہ ہی ہے۔"

"آخہ کیسے؟" روڈی اور ہڑ بگ وغیرہ چلائے۔

"اس طرح کے کچھ مدت پہلے ہمیں بھی اس راستے کے ہے۔"

ہے میں معلوم نہیں تھا... پھر میری خفیہ فورس کے ایک کارکن نے اس راستے کو دیکھ لیا، لیکن اس نے کسی پر ظاہرنہ کیا... صرف خفیہ طور پر مجھے باخبر ہیں اور جب بھی کوئی چیز وہ ملک میں لا تے ہیں اسی راستے لاتے ہیں... اسی راستے کی کرانی شروع کر دی... اور یہ دیکھتے رہے کہ اس سے کون کون فائدہ بندگاہ ہے۔"

گرانی کرتے رہے... اس طرح ہمیں نہ کانے کا پا چل گیا... اس راستے کا بھی اور ان لوگوں کا بھی... جو اس راستے سے ملک میں چیزیں لائے ہیں... سواب میں بتاتا ہوں مشرروڑی... آپ کے ملک میں ہمارے ملک کے کچھ اسلام کے باقی رہجے ہیں... آپ لوگوں کو اورے ملک کے خلاف جو کام لینا ہوتا ہے... ان کے خلاف لیتے ہیں، یہ لوگ ایک جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں... وہ شخص اپنے تمام جھوٹوں سیت کب کا جہنم رسید ہو گیا... لیکن یہ اب تک ان کو نبی مانتے ہیں...

اور اس حرم کے کام ملک کے خلاف کرتے ہیں... اس ایک سال کے دوران جو کچھ بھی اس راستے سے ہمارے ملک میں آیا... اس کے بارے میں ہم اچھی طرح جانتے ہیں... لیکن ہم نے یہ بات کسی پر لی ہر نہیں کی... کیونکہ ہم نے اس طرح ان گنت فائدے اٹھانے کا پروگرام بنایا تھا... میرا خیال ہے... اب بات آپ کی سمجھے میں آ رہی ہو گی۔"

"ہاں اپا لکل آرہی ہے۔" روڈی کی آواز اب بینہ جل
تھی... پھر اس نے قدرے سچھل کر کہا:
"تت... تو کیا... وہ یہش بھی اسی راستے سے لائی گئی
ہیں۔"

"ہاں! آپ بہت دیر سے بکھے۔"
"نہیں... نہیں... نہیں..."

روڈی کے مند سے چینے کے انداز میں نکلا اور وہ یچے گرتا چلا
گیا... مارے صدمے کے اس کی عجیب حالت ہو گئی تھی۔
"آپ... آپ کو کیا ہو گیا مسٹر روڈی۔" سانچا نے پر بیٹھا
ہو کر کہا۔

"اخیں ایک بہت خوفناک بات معلوم ہو گئی ہے۔" اسلیک
جمشید سکرائے۔

روڈی نے اس حالت میں بھی چونکر ان کی طرف دیکھا:
"تت... تو آپ کو یہ بات بھی معلوم ہے۔"
"میں بتا پکا ہوں۔ وہ ایک سال سے ہم اس تجھے راستے کی
ٹھگرانی کر رہے ہیں لہذا جب وہ یہش یہاں لائی گئی تھیں... اسی وقت
ہمیں معلوم ہو گیا تھا... لیکن ہم پھر جائزہ لیتے رہے کہ یہ لوگ ان
یہش کا سی کرتے ہیں... لیکن پھر انہوں نے ان کا کچھ نہ کیا... لیکن
تین دن... یہاں تک کہ آپ لوگوں کی طرف سے ہمیں ملا۔"

گیا..."

"اف گاؤ... یہ میں کیا سن رہا ہوں۔" روڈی پکارا۔

"اور آپ کو کیا بات معلوم ہو گئی ہے مسٹر روڈی۔" ہر ایک
نے بے تاب ہو کر پوچھا۔

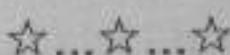
"م... مجھے... مجھے کیا بات معلوم ہو گئی ہے...?" روڈی
کوئے کھوئے انداز میں بولا۔

"ہاں! بتا دیں ان لوگوں کو... آپ کو کیا بات معلوم ہو گئی
ہے۔"

"نہیں... نہیں... نہیں۔" اس نے پھر مارے خوف کے
کہا۔

"چیزیں نہیں بتاتے، ت بتائیں... میں ان لوگوں کو بتا دیج
ہوں... انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے... کہ یہش کا چور کوں ہے۔"
"کیا!!!"

ان سب کے مند سے نکلا۔



کیا!!!

چند لمحے موت کا سناٹا طاری رہا پھر خان رحمان نے چلانے کے انداز میں کہا:

”لیکن جمیل... ان کیشوں کا چور تو پہلے ہی پکڑا جا چکا ہے.. میرا مطلب ہے گولڈی۔“

”گولڈی اصل چور نہیں تھا... اصل چور کا ساتھی تھا... اس نے تو صرف ہدایات پر عمل کیا تھا...“ انپکڑ جمیل مکرا چئے۔
”ب پھر اصل چور کون ہے۔“ روڈی نے مارے جھرت کے کہا۔

” بتاؤں گا... لیکن پہلے ہم اس عمارت میں داخل ہوں گے...“

”کیا اب یہ عمارت ہمارے قبضے میں ہے۔“
”نہیں! ہم نے اس عمارت کی اس وقت تک صرف گرانی کی ہے... اس میں کام کرنے والے لوگوں کو احساس سمجھ نہیں کہ ہم ان کے بارے میں جانتے ہیں... یا کیا کرتے رہے ہیں۔“

”لیکن اگر اس دو دن انہوں نے یہاں سے ان کیش کو کہیں اور منتقل کر دیا ہو؟“ آصف نے پریشان ہو کر کہا۔

”اگر ان کیش کو یہاں سے کہیں اور منتقل کیا جاتا تو اس کی اطلاع فوراً مجھے مل جاتی... لہذا تم فکر کرو... کیش اس عمارت میں ہی ہیں۔“

”نہ جانتے کیا بات ہے... مجھے اب تک اس کہانی پر یقین نہیں آ رہا۔“ روڈی نے لباس افس پھر کر کہا۔

”آ جائے گا... جب آپ ان کیش کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔“

”لیکن یہیں ہو سکتا۔“ ایسے میں فرزانہ نے مضبوط لمحے میں کہا۔

”کیا نہیں ہو سکتا۔“

”اگر آپ کو ان کیش کے بارے میں بہت پہلے معلوم ہو چکا تھا تو یہ ناممکن ہے کہ آپ نے ان کو جوں کا توں عمارت میں رہنے دیا ہو۔“ آپ نے خود یا اپنے کسی خفیہ کارکن کے ذریعے یہ کوشش کی ہو گی کہ ان کیش میں سے کم از کم چھا ایک کوت و یکہ ہی لیا جائے۔“

”اوہ... اوہ...“ انپکڑ جمیل چونکے۔

”کیا بات ہے... آپ فرزانہ کی پات سن کر بہت زیادہ جر ان ہوئے ہیں۔“

"ہاں! اس لیے کہ میں بھی سوچ رہا تھا... یہ سوال کون انھیں
ہے... سو یہ بازی فرزانہ کے باقی رہتی... اور اب میں بتاتا ہوں...
میں نے خیریہ کارکن کو ڈالیا تھی تھیں کہ ان میں سے چند نیشنلز کو
نبایت خاموشی سے پار کر کے دیکھ لے..."

"کیا... نہیں۔" روزہ کی پینتا۔

"ہاں! جتاب میں بات ہے... آپ سے ملاقات سے پہلے،
اور یہ معاہدو ہونے سے پہلے ہی گویا میرا کارکن چند نیشنلز کو دیکھنے پہنچا
اور مجھے رپورٹ دے چکا تھا... تم تو بس اس انتظار میں تھے کہ یہ لوگ
ان کا کرتے کیا ہیں... ایسے میں آپ لوگوں نے ہمیں بلا لیا، جب تک
کہاںی۔"

"یہ کل کہانی معلوم ہوئی... اب ہم عمارت کے دروازے
پر پہنچ پکے ہیں... "ہر ہنگ نے ویا اٹھائی دی۔

انہوں نے یہ نک کر دیکھا... وہ واقعی عمارت کے سامنے پہنچ
چکے تھے اور صدر صاحب کار سے نکل کر ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"جیشید... یہ کون ہی جگد ہے... یہ تم ہمیں کہاں لے آئے
ہو۔"

"وہ پیش... نہیں ہیں۔"

"اچھا... کمال ہے... یہ آخر چکر کیا ہے۔"

"اندر چل کر تفصیلات سناؤں گا... پہلے میں اپنے کارکن سے

رپورٹ لے لوں۔"

یہ کہاں تھوں نے اپنی گھری کا بیٹن دیا... اور یوں:

"ہاں! کیا رپورٹ ہے۔"

"اوکے۔" دوسرا طرف سے کہا گیا۔

"محمود... دروازے پر دستک دو۔"

"تن اچھا۔" اس نے کہا اور آگے بڑھ کر دستک دی۔

ایک منٹ بعد دروازہ کھلا... ایک غیر ملکی نظر آیا۔ وہ
دروازے پر اتنے بہت سے آدمیوں کو دیکھ کر بڑی طرح اچھلا... گویا
اسے ایک فیصد بھی امید نہیں تھی کہ وہاں کوئی آ سکتا ہے۔

"آپ لوگ... اتنے بہت سارے لوگ... خیر تو ہے
جناب۔"

"میں اس عمارت کی تلاشی لیتا ہے۔"

"کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے۔"

"نہ جناب۔"

"وارث ہیں آپ کے پاس۔"

"بالکل۔" وہ سکرائے۔

"تب پھر وارث دکھاویں۔"

انہوں نے فوراً وارث دکھادیے۔

"آئیے... آپ لوگ... میں شیر صاحب کو بلا تا ہوں۔"

”یہے یہ تلاشی کس کے حکم سے لی جائے گی۔“

”صدر ملکت کے حکم پر۔“

”کیا کہا۔“ اس کے لفجھ میں حیرت تھی۔

”میکنی بات ہے... بلکہ صدر صاحب... ہمارے ساتھ موجود ہے۔“

”کیا... کیا یہ استاذ ا معاملہ ہے۔“

”انتہ بڑے سے پکھو ہے۔“ فاروق نے فوراً کہا۔

انیکٹر جیشیدا سے ٹھوکر کر دے گئے، پھر بولے:

”صدر صاحب کی یہاں موجودگی کا کیا مطلب ہے... کہ یہ معاملہ بہت اہم اور جزا ہے... لہذا آپ ہمارا وقت نہ صاف کریں۔“

”آپ تلاشی شروع کر دیں۔“

”آئیے مسٹر رہڈی...“

وہ آگے بڑھے اور پہنچ کرے میں داخل ہوئے... پورا کمرہ کیسٹس سے بھرا ہوا تھا...“

”مسٹر رہڈی! کیا یہ سب کی سی کیس آپ کی ہیں یا ان میں وہ سری بھی شامل ہیں۔“

”پہلے میں ذرا ان کو دیکھ لوں... پھر کچھ کہہ سکوں گا۔“ رہڈی نے مت ہنا یا۔

”ضرور دیکھیے... ساری عمارت آپ کے سامنے ہے اور

”ٹیکھر... کیا مطلب۔“

”یہ ایک تجارتی فرم ہے... کیسٹس کا کاروبار کرتی ہے... لہذا اس فرم کے ایک عدمنیجر بھی ہیں... کیا آپ کے خیال میں نہیں ہوتے چاہیں۔“

”ضرور ہونے چاہیں... آپ فوراً انہیں بala میں۔“ آصف نے ہر اسامنہ بنایا۔

وہ چلا گیا... جلد ہی ایک لمبے قد کے غیر ملکی کے ساتھ اس کی واپسی ہوئی...“

”ہاں جناب اکیا چکر ہے... آپ لوگ کیوں اس عمارت کی تلاشی لینا چاہئے ہیں۔“

”اس عمارت میں غیر ملکی چوری شدہ کیسٹس موجود ہیں۔“

”غایل کیسٹس یا بھری ہوئیں۔“

”قلائلی ہو سکیں۔“

”یہاں تو پھر قلائلی ہوئی کیسٹس واقعی موجود ہیں... اب یہ کیسے معلوم ہوگا کہ کون سی کیسٹس چوری شدہ ہیں اور کون سی غیر چوری شدہ۔“ اس نے ٹھریہ انداز میں کہا۔

”آپ فکر نہ کریں... ہم ان کیسٹس کو الگ الگ کروں گے۔“

”اپنے کاغذات دکھاویں... اور تلاشی کا وارثت بھی...“

خود ان کو ایک رلین گے۔"

"لیکن آپ نے معابرے میں یہ بات مان لی تھی کہ ہم چند یمن و یکمیں کے۔"

"بہتر تو یہی ہے کہ ن دیکھیں... آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔"

"ہمیں اپنے قائد سے کوئی غرض نہیں... ہم تو اپنے دین کے لیے کام کرتے ہیں، دین کے بعد ہم مسلمان قوم اور اپنے ملک کے لیے کام کرتے ہیں۔"

"صاحب صدر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں... ہمیں یہ کیسے اسی طرح لے جانے کی ابازت دی جائے۔"

"ویکھیں جتاب! اس معاملے میں میں کچھ نہیں کر سکتا... جو میری ذمہ داری ہے... وہ میں پوری کر دوں گا۔"

"انسپکٹر جمیل... آپ مجھ سے سووا کر لیں، ان کیسے کو دیکھے بغیر ہمارے حوالے کروں یہیں... بولیے کیا لیتے ہیں۔"

"آپ کو پتا ہے... چور صاحب نے آپ سے کیا مطالبہ کیا تھا۔" وہ مکرائے۔

"بان! تم کھرب ڈالر... لیکن ہم آپ کو اتنی رقم نہیں دے سکتے... یہ رقم تو ہم نے اتنی بھی دینے سے انکار کر دیا تھا۔"

"ہماری وجہ سے... کیونکہ آپ کو یقین ہو گیا تھا... ہم

اس پوری ہمارت میں کیسے ہی کیسے ہیں۔" انسپکٹر کامران مرزا مکرائے۔

"اور اس کے ساتھ ہی ہم اپنا یہ دعویٰ پورا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ کیسے ہمارے ملک میں ہیں ہیں۔ آصف کی آواز سنائی اُتی۔"

"اوہ بان... یہ بات تو خوب ہے... اب اس میں کوئی تکشیں رہ گیا۔" روزی نے سر پلا کر کہا۔

"اطلبی آپ نے اتنی بات تو مانی۔"

"ابھی یہ اور بہت سی باتیں مانیں گے۔" خان رحمان مکرائے۔

اب روزی نے بے تاب انداز میں ان کیسے کو دیکھنا شروع کیا... پھر پریشانی کے عالم میں پیچھے ہٹ آیا۔

"کچھ نہیں کہا جائے... ایک کیسے کام کا کریمیل اتار دیا جائے تو اس کو ہی آر میں لکا کر سکریئن پر دیکھے بغیر کوئی نہیں بتا سکتے کہ اس میں کیا ہے... ان سب کے لیمیل اتار دیے گئے ہیں... اور ان میں سری کیسے بھی شامل کر دی گئی ہیں... اب اس کا صرف اور سرف ایک ہی حل ہے۔"

"اوہ وہ لیا۔" انسپکٹر جمیل نے فوراً کہا۔

"میں یہ تمام کی تمام کیسے لے جاتا ہوں... وہاں جا کر ہو۔"

کیسہ آپ کو ضرور دے سکتی گے۔" اسپلز کامران مرزا مکراے۔

"چلے گئی سی... لیکن تم اتنی رقم نہیں دیں گے۔"

"ہم اتنی رقم مانگ بھی نہیں رہے۔" اسپلز جمیڈ مکراے۔

"ہاں تو پھر... بتائیے... رقم۔"

"مجھے افسوس ہے... " اسپلز جمیڈ بولے۔

"افسوس ہے... کس بات پر؟"

"ہم نے بس بھی کام نہیں سیکھا... اپنے دین سے نداری نہیں کر سکتے، چاہے جان پڑی جائے... ہم مسلمان قوم سے نداری نہیں کر سکتے... چاہے جان پڑی جائے اور اس کے بعد اپنے ملک سے نداری نہیں کر سکتے، چاہے جان پڑی جائے۔"

"تب پھر... آپ کیا کہتے ہیں۔"

"ہم ان کیسہ کو دیکھیں گے... اگر ضرورت ہوئی تو اتنی قوم کو دکھائیں گے... ہماری قوم فلمیں دیکھنے کی بہت شوقیں ہو گئی ہے... کمر گھر میں اب غیر ملکی فلمیں چلتی ہیں... لہذا ہم اپنی قوم کو کہیں گے... اب ذرا وہ یہ فلمیں بھی دیکھیں۔"

"لیکن میں آپ کو یہ اجازت نہیں دے سکتا... زیادہ سے زیادہ آپ صرف، آپ اونچے فلمیں دیکھ سکتے ہیں... لیکن؟" کہتے ہوئے اس کا لہجہ تیز سا ہو گیا۔

"لیکن کیا؟"

"لیکن یہ کہ میری پہلی کوشش ہی ہو گئی کہ آپ اونچے ان فلموں کو دیکھ سکتیں۔"

"اور ہماری آخری کوشش یہ ہو گئی کہ فلمیں دیکھیں گے۔"

"مشتر ہز بنگ۔" روڈی تے بجیپ سے انداز میں کہا۔

"لیں سر۔"

"میں نے اس معاملے میں آپ کو اپنے ساتھ کیوں رکھا ہے۔"

"میں جانتا ہوں سر۔" ہز بنگ نے کہا۔

"جانتے ہیں تو پھر حرکت میں آ جائیں..."

"کیا اب بھی آپ بھی کہیں گے سر۔" ہز بنگ کے بجھ میں نہتھی۔

"ماں! اب بھی میں یہی کہوں گا... جب کہ میں جان چکنا ہوں... چورتم ہو۔"

"کیا!!!" سب اونچا چلا۔

"اب جب کہ آپ چانچکے ہیں کہ اصل پر میں ہوں... تب پھر آپ یہ بھی جانتے ہیں، ان کیسہ کے معاملے میں میر امطا بری ہے... اب تو آپ کو یہ بھی لکھ کر دینا ہو گا کہ آپ میرے خاف دیاں کی عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کریں گے، نہ میرے خاف کوئی اور کارروائی کریں گے۔"

”ٹھیک ہے... یہ سب باقی مخلوق ہیں... بس تم صرف اتنا کرو کر کیش، اپنے لے چلو... ان لوگوں کو ان کی ہوا تک نہ لے۔“
”چاہے مجھے ان کے خلاف کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔“
”باں اباں کل... چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔“
”سوچ لیں... یہاں ان کے سدر بھی موجود ہیں۔“
”تو کیا ہوا... یہاں جتنے لوگ ہیں... سب کو موت کے گھاٹ اتار دو... کسی کو پاہی نہیں چلے گا... یہ لوگ یہاں کس طبق میں آئے تھے۔“

”بہت خوب! آپ بہت گریٹ آڈی ہیں... پہلے مطہر ہو جاتا تو یہ کام تکرتا... ویسے ہی آپ سے تم کھرب لے لیتا...“
”تم پاگل ہو۔“ ایسے میں اپنے جمیلے نے براسامتہ بنایا۔
”یہ کس بات سے ثابت ہوا۔“
”مسٹر بڑبندگ... پہلے یہ تمہیں تم کھرب دینے پر ہرگز تباہ نہیں تھے... اب ہر طرف سے پھنس گئے ہیں تو تم کھرب دینے آمادہ ہو گئے ہیں... لیکن جب یہ کیسٹس لے کر اپنے ٹھکانے پر بڑا جائیں گے تو تمہیں کہاں بھی نہیں ڈالیں گے...“
”کیا آپ کے خیال میں میں اتنا بے وقوف ہوں۔“

ہر بندگ مسکرا یا۔

”کیا مطلب؟“

”مطلوب یہ کہ، میں ان سے تمین کھرب بیٹھیں، مسول کروں گا... میرے دلکش ایک خاص ملک میں یہ رقم و مسول کریں گے اور میں ایں چلا جاؤں گا... مسٹر رودھی دہماں میرے اپنے بھائیں بیکاریں گے... اس سے کہ دہماں کا اپنا قانون ہے... اور وہ بیگانہ یا کسی اور ملک کے قانون و نہیں مانتے... جب تک میرے دلکش مجھے فون پر نہیں کہہ دے گا کہ سب انتظام ہو گیا ہے... اس وقت تک میں ان کے لیے کچھ نہیں کروں گا...“

اس لئے روڈی بہت ڈھیلانظر آیا، پھر اس نے تھکے صحیح انداز میں کہا:

”ٹھیک ہے مسٹر بڑبندگ... آپ جیت گئے... میں بہر حال کیسٹس ان سے بچانا پاہتا ہوں۔“

”آپ فکر نہ کریں.. ہر کام آپ کی مرخصی کے مطابق ہو گا۔“

”تو پھر شروع کریں... آپ بختی دیر کا ہیں گے... یہ لوگ لینا کام نکال لے جانے کے لیے کوئی نہ کوئی چکر چلاتے رہیں گے... آمادہ ہو گئے ہیں... لیکن جب یہ کیسٹس لے کر اپنے ٹھکانے پر بڑا جائیں گے تو تمہیں کہاں بھی نہیں ڈالیں گے...“

”لیکن اصل چکر آپ نے چلا یا ہے۔“ فاروق نے براسامتہ

ہر بندگ مسکرا یا۔

لکھا اور اس پر کسی سے رابطہ کیا... اسے ہدایات دے کر اس نے

ٹرائیکلر بند کر دیا اور بے ٹکری کے انداز میں ان کی طرف دیکھا...
”چند منٹ انتظار کرنا ہو گا۔“

”کوئی بات نہیں۔“ ہر بنگ نے کہا۔

”اس کے بعد کیا ہوتا ہے... کیسٹ ہمیں مل جائیں گی...“
”اس کے بعد آپ لوگوں کا کیا یہ درگرام ہے۔“ ان پر
کامران مرزا نے پوچھا۔
”اس کے بعد آپ ان کے علاف کچھ نہیں کریں گے۔“

”اس کے بعد ہم یہ کیسٹ لے کر خیبر راستے سے واپس چاہیں گے...“
”ہم کچھ نہیں کر سکیں گے... اس ملک کے معاملات میں ہم
راستے سے واپس چلے جائیں گے اور آپ لوگ ایک دوسرے کا درد
دیکھتے رہ جائیں گے... اور ہم۔“
”میں آپ کو اس سے ستائیخ کیوں نہ بتا دوں۔“ ان پر
جیشید مکار نے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ہو گا۔“

”اس عمارت میں اس وقت کل کتنے افراد ہیں۔“ روڑی اور ہر بنگ پونک کر
سکرایا۔
”کیا مطلب... وہ کیا؟“ روڑی نے پوچھا۔

”آپ ہیں... آپ کے ساتھ یہ قیوں پارٹیاں ہیں...“ کچھ نہیں دینا پڑے گا... معاہدے کے مطابق یہ تمام کیسٹ آپ
ہم ہیں... یا پھر اس عمارت میں کام کرنے والے چند افراد ہیں۔
”لے جائیں گے... ہم ان میں سے ابتدائی چند کیسٹ دیکھنا چاہتے ہیں
اویس۔“
انداز میں کہا۔

”بس یا اور بھی ہیں۔“

”بس... بھی ہیں۔“

”مشیر بزرگ سب کے لیے بہت کافی ہیں...“ آپ سے
کو بے ہوش کر دیں گے اور ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔
”کیا مطلب... ہم کیوں نہیں کر سکیں گے۔“

"اس لیے کہ ہر بگ آپ سب کے بس کاروگ نہیں..."
 "آپ اس بات کو تجوڑی... یہ ہمارا کام ہے..."
 "آپ کو نہیں معلوم... میں اس وقت طاقت و رفتار سے د
 معاملہ طے کر سکتا ہوں... درست دوسری صورت میں مسٹر ہر بگ ا
 مطالبہ بڑھادیں گے... پھر یہ کہیں گے... اب یہ چار کمرب نئے آدھان کیا... دوسری طرف اس کے ماتحت نے کہا:
 گے... میں استایر انقصان کوں برداشت کروں۔"
 "آپ کی مرثی... پھر ہم بھی مطالبہ بڑھادیں گے۔"
 "کیا مطلب؟" رودھی زور سے پوچھا۔
 "اگر ہم مسٹر ہر بگ سے یہ جنگ جیت کرے... اور کیمسٹر
 ہمارا قبضہ ہو گیا... تو ہمارا مطالبہ ہے... اب ہم تمام کیمسٹر دیکھ کر آرہے ہیں... اور پھر ان کی
 آپ کو دیں گے۔"
 "عن شہیں... نہیں۔" وہ چیختا۔
 "وکیجی میں... اس صورت میں تو کبھی ہو گا۔"
 "مسٹر ہر بگ... آپ سن رہے ہیں۔"
 "ہاں! سن رہا ہوں۔"
 "اس کا مطلب ہے... آپ کو یہ جنگ جیتنا ہو گی...
 تین کمرب تو دے سکتا ہوں... یہ کیمسٹر مسلمانوں کو نہیں دکھان سکتا، رودھی کے تین کمرب ڈال کر کیا جائے گا۔"
 تمام کیمسٹر دیکھنے کا مطلب ہے... یہ کیمسٹر صرف یہ لوگ نہیں دیکھ
 گے... بلکہ ان کی پوری قوم دیکھے گی۔"

"آپ فکر نہ کریں مسٹر رودھی... یہ پڑے مجھے ہر انہیں
 میں اس وقت آئے پر اشارہ موصول ہوا... رودھی نے فوراً
 "میں اس وقت خوب! وہ مسٹر ایسا۔"
 "میں اس وقت بگ اپنے دکل سے بات کر لیں۔"
 "بہت خوب!" ہر بگ نے خوش ہو کر کہا... پھر اس نے
 آدھان کیا اور بات کرنے لگا... جب اس کے دکل نے ہر طرح
 ایمان دلا دیا تو اس نے شکریہ کہہ کر آمد بند کر دیا... اور پھر ان کی
 طرف: "مجھے ان کیمسٹر کے تین کمرب ڈال دل گئے ہیں... اب
 معاملہ میرے اور آپ کے درمیان ہے۔"
 "یعنی ایک بات مسٹر رودھی بھول گئے۔" فرزانہ نے من
 ہے یا۔
 "اور وہ کیا۔" اس نے حیران ہو کر کہا۔
 "فرض کیا اس بگ میں مسٹر ہر بگ ہار گئے... تو مسٹر
 تین کمرب تو دے سکتا ہوں... یہ کیمسٹر مسلمانوں کو نہیں دکھان سکتا، رودھی کے تین کمرب ڈال کر کیا جائے گا۔"
 "اوہ... اوہ..." ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔
 "آپ فکر نہ کریں مسٹر رودھی... یہ پڑے مجھے ہر انہیں

کھتے... یا آپ بھی جانتے ہیں۔"

"ہاں! میں یہ بات جانتا ہوں لیکن... ان لوگوں نے بھلے... اس کا خوب! میرے مقابلے میں آپ میں سے جو آنا

بڑے ہوں کو تکشیت دی ہے۔"

"آپ تکشیت کریں... آج ایسا نہیں ہو گا... آج تکشیت از

کام قدر ہے۔"

"میک ہے... ذرا جلدی کریں... کہیں یہاں فون اصراف نہیں۔"

آجائے... آخراں کے ملک کا صدر یہاں موجود ہے۔"

"یہاں سب لوگ خفیہ طور پر آئے ہیں... یہ بات معابدہ نہیں ہے۔"

میں ملے تھیں۔" ہر بیک نے کہا۔

"اوہ ہاں... خبیر یہ تو ہے۔"

اب ہر بیک ان کی طرف مڑا۔

"ہاں تو انپکٹر جشید... اور انپکٹر کامران مرزا... ا-

ہو جائیں دو دو ہاتھ... آج کے دو دو ہاتھ آپ کو یاد رہیں گے۔"

"ہم تیار ہیں۔" انپکٹر جشید بولے۔

"اگر آپ لوگوں کے پاس پستول وغیرہ ہیں اور آپ

کے ذریعے دل کی بھراں کالانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہ

ہو گا... یہ بھی سن لیں... میرے جسم پر بلٹ پر دف لیاں نہیں ہے

نہ میں نے آج تک کبھی یہ روگ پہنچا ہے۔"

"ہم اور آپ دست بدست لڑیں گے۔" انپکٹر کامران

لے پکھو سوچ کر گیا۔

"بہت خوب! میرے مقابلے میں آپ میں سے جو آنا

چاہے... آجائے... یہ ہال کافی ہوا ہے... ہم یہاں آسانی سے

بڑے ہوں کو تکشیت دی ہے۔"

"کاش! یہ لڑائی کھلے میدان میں ہوتی۔" فرحت بولی۔

"اگر آپ لوگوں کی یہ خواہش ہے تو مجھے اس پر بھی کوئی

آجائے... آخراں کے ملک کا صدر یہاں موجود ہے۔"

"میں! اب ہم کھلے میدان کا انتقام کہاں سے کریں..."

"یہاں سب لوگ خفیہ طور پر آئے ہیں... یہ بات معابدہ نہیں ہے۔"

"جشید! مجھے مقابلہ کرنے والے... خان رحمان بولے۔"

"جشید! مجھے مقابلہ کرنے والے... خان رحمان بولے۔"

"میں۔" انہوں نے کہا۔

"کامران مرزا مجھے مقابلے میں جانے والے... منور علی خان

ہو جائیں دو دو ہاتھ... آج کے دو دو ہاتھ آپ کو یاد رہیں گے۔"

"میں۔" انہوں نے کہا۔

"تباہ۔"

"فرزانہ مقابلہ کرے گی۔" انپکٹر جشید بولے۔

"کیا!!" وہ ایک ساتھ بولے۔



چنکی کی مار

”آپ پریشان نہ ہوں... یہ ہماری پرانی عادت ہے...
اپنے بچوں کو قربانی کا بکرا بناتا۔“ فغان رحمان نے ہاک دگائی۔
”لیکن یہ تو میری ایک چنکی کی مار ہے۔“

”میں اس چنکی سے تو ہی سبق سمجھتا ہے۔“ محمود سکرایا۔
”بالکل تھیک کہ محمود۔“ اسپلر جمیں نے اس کی تعریف کی۔

”تمہاری تم جانو... مجھے تو تم سب کو لمبا لانا ہے... اور
درمیان سے کل کر ہڑ بنگ کے سامنے آ کھڑی ہوئی، اس کے پہر۔ کیش روڈی صاحب کے حوالے کر کے رخصت ہو جاتا ہے۔“
”اور ہمیں آپ کو یہیں روکنا ہے... صدر صاحب! واضح
پر قطعاً کوئی خوف نہیں تھا۔“

”... معاهدہ ختم ہو جکا ہے... اب آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں رہی...
لیکن جس طرح یہ کیش وصول کرنا چاہتے ہیں... معاهدہ اس کے
بالکل رعس ہوا تھا۔“ اسپلر کامران مرزا نے گویا اعلان کیا۔

”بالکل درست... تو کیا میں چلوں پھر۔“ صدر صاحب

”آپ کے والد نے آپ کو قربانی کا بکرا بنادیا۔“

”اس سے اچھی بات یہ ہے حق میں کیا ہوگی۔“

”لیکن مشریع بنگ یہاں آپ تھوڑی سی قلطی کر گے۔“

ایسے میں فاروق بول اٹھا۔

”اوروہ کیا؟“

”فرزانہ قربانی کا بکرا نہیں بکری ہو سکتی ہے۔“ فاروناں کے ہاتھ میں خوفناک پستوں نظر آیا...
”اُسے باپ رے... یہ تو پستوں پر اتر آئے... ابھی بھک تو
مسکرایا۔“

”حد ہو گئی۔“ رفت نے جھلا کر کہا۔

”اس کا کیا ہے، وہ تو ہوتی ہی رہتی ہے۔“

”یہ شرافت کا ثابت اس وقت اٹارتے ہیں جب کوئی چارہ نہ

رہے... اب ذرا مسٹر روڈی کو تو دیکھیں... ان کے چہرے پر لگدی شرافت نظر آ رہی ہے دور دور تک... اور ذرا مسٹر ہر بینگ کو دیکھو... ”
”انہیں ہی نہیں... آپ بھی دیکھ لیں... اس لیے کہم بھی مسٹر روڈی اور ہر بینگ کا پوری طرح ساتھ ویں گے۔“ سامنابولہ۔
”لیکن ان کے تو اپنے راستے بیجان سے الگ ہو جائید گے۔“
”ہم مسٹر روڈی کے ساتھی واپس جائیں گے۔“ سامنابولہ کہا۔

”ھرگز یہ مسٹر سانچا اور برائٹ... میں نے تو کوشش کی تھی کہ مسٹر ہر بینگ بھی میرا ساتھی ہیں... لیکن انہوں نے اپناراستا الگ کر لیا ہے... خر کوئی بات نہیں... اس صورت میں بھی یہ ہمارے ساتھ ہیں۔“

”یہی دھوکا ہے۔“ رفتہ بول انھی۔
”کیا کہا۔“

”مسٹر ہر بینگ کو اور مسٹر روڈی معاف کرویں...“
”لیکن جس ملک میں جاؤں گا... وہاں بیگال کی والائی گلتی۔“

”یہ اپنے خفیہ کارکنوں سے بھی کام نہیں لے سکتے۔“
”ان کے میرے آگے پہلے ہی پڑتے ہیں۔“

85
”اوہ... اچھا خیر... آپ مانیں... نہ مانیں... ہمارے الشکافرمان اس وقت سو فیصد درست ثابت ہو گا۔“
”کیا مطلب... کون سافرمان۔“ ہر بینگ چونکا۔
”اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ ہمارے دوست نہیں ہو سکتے... وہ آپس میں دوست ہیں... دیکھ لیں... تمام تر اخلاقات کے باوجود اس وقت آپ لوگ دوست بن گئے... تم کھرب وصول کرنے والا بھی روڈی صاحب کا دوست نظر آ رہا ہے ہمارے مقابلے میں، جب کہ ہم صرف چند ٹسٹس دیکھنے کا طالب رکھتے ہیں اور نہیں۔“

”نہیں... نہیں ہو سکتا۔“ روڈی نے پر زور انداز میں کہا۔
”تب پھر ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ ہو گا... دو دو ہاتھوں گے... میدان جس کے ہاتھ رہا... ٹسٹس دے جائے گا لہذا اب مقابلہ شروع، اس لیے کہ پہلے بہت وقت اس پکڑ میں بر باد ہو چکا ہے۔“ انپکڑ جمیل نے بر اسمانہ بنا کر کہا۔

”اب ہم کسی معاملہ سے کے پابند بھی نہیں ہیں۔“
”بالکل تھیک... ہم نے یہ معاملہ اس وقت تک کے لیے کیا تھا جب تک ہم ٹسٹس تک نہ پہنچ جائیں... اب جب کہ ہم کیٹس تک پہنچے ہیں تو کیا معاملہ۔“ روڈی ہنسا۔
”آپ کن رہے ہیں نا سر۔“ انپکڑ جمیل صدر کی طرف

بھی تمام انتقامات کر کے ہیں... مسٹر روزی اس کو ہاتھ نہیں لکھ سکیں گے۔ ہڑ بنگ نے مکار کر کہا۔

روڈی کا رنگ ادا گیا... اس نے ہڑ بنگ کو تجزیہ نظر وہ سے
محوراً پھر کہا:

”اگرچہ یہ موقع ان باتوں کا نہیں... لیکن پھر بھی میں پوچھتا
چاہتا ہوں... آخر وہ کیا انتقامات ہیں... کیا سمجھ رکھا ہے آپ
لئے۔“

”سوری! یہ تو ختم میں جیسی بتاؤں گا... صرف اتنا بتا دیجاؤ ہوں
کہ آپ جس دن میرے خلاف کوئی کارروائی شروع کریں گے... اسی
دن آپ کے خلاف بھی کارروائی کا آغاز ہو جائے گا... یہ وقت بتائے
گا کہ کون تقصیان میں رہتا ہے۔“

”اوہ اوہ۔“

”جی ہاں مسٹر روزی... کسی خوش بھی میں تدریسے گا... میں
ان کیشنس کو اڑانے کے لیے منصوبہ آج سے پانچ سال پہلے تیار کیا
تھا... پانچ سال تک میں اس کی تیاریوں میں لگا رہا ہوں اور جب تمام
تیاریاں مکمل ہو گئیں... تب میں نے عملی قدم اٹھایا تھا... اپنی حکایت
کا انتظام سب سے پہلے کیا تھا... اور اپنے خلاف کوشش کی صورت میں
کیا کچھ جواب میں آپ کو دیکھنا اور برداشت کرنا ہو گا، اس کا اندازہ
کیا کیا۔“ کئی آوازیں اپھریں۔

”لیکن مسٹر روزی پھر بھی ہڑ بنگ کو نہیں لکھ سکیں گے۔“

مرے۔

”ہاں! بالکل... میں سن رہا ہوں... اب ہم بھی کسی
محابہ کے پابند نہیں ہیں... جمیلید... یہ تمام کیشنس میں شامل کرو...
ہم ان کیشنس کو پوری اسلامی دنیا کو دکھانیں گے۔“

”وہ دن نہیں آئے گا صاحب صدر... آپ کو معلوم نہیں...
ہڑ بنگ کیا چیز ہے۔“ ”روڈی پہن۔“

”ہڑ بنگ وہ چیز ہے... کہ اس نے خود آپ کو بھی دھوکا دیا
ہے۔“ ”یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے... اور ہم نے اس کو طے کر لیا
ہے۔“

”خیر! ہمیں اس سطے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں...“

”میں جانتا ہوں... آپ کو یقین ہے... جب یہ سارا معاملہ
ختم ہو جائے گا... اور میں ان تین کھرب کے ساتھ ساری زندگی کی
بھاریں لوٹ رہا ہوں گا تو مسٹر روزی میرے خلاف خفیہ کارروائی
کروائیں گے اور مجھے قتل کروادیں گے... اور تین کھرب واپس
حاصل کر لیں گے... سمجھی نا... لیکن۔“ ہڑ بنگ یہاں تک کہہ کر رک
گیا۔

”لیکن کیا۔“ کئی آوازیں اپھریں۔

”آپ اس وقت نہیں لکھ سکیں گے۔“

"خیر! اس پر بعد میں غور کر لیں گے کہ مجھے آپ کے خلاف کیا کرتا ہے یا نہیں..." "روڈی سکرایا۔

"آپ کے سکرانے کا انداز تمار ہا ہے کہ آپ میرے خلاف کارروائی کریں گے۔" جواب میں ہڑبنگ بھی سکرایا۔

"اور آپ کے سکرانے کا انداز تمار ہا ہے کہ آپ کو اپنے انقلامات پر کچھ زیادہ میں بھروسہ ہے۔" رودی نے مند بنا�ا۔

"اس میں شک نہیں۔"

"لیکن اس وقت ہمیں مشترک دشمنوں سے فیصلہ کرتا ہے۔ جب تک یہ اپنے بیویوں پر کھڑے ہیں... اس وقت تک ہم بہاں لیکھ لے کر نہیں جا سکتے۔"

"آپ ان کے بارے میں فکر مند ہوں... ان کو لمبا نہ میں زیادہ وقت نہیں لگے گا، پھر ہم بہاں سے اطمینان سے رخص ہو سکیں گے۔"

"میں یہ ادھر ادھر کی باتیں سن کر تھک چکی ہوں۔" فرزا نے بھٹائے ہوئے انداز میں کہا۔

"ادھر سوری یہ بی... آپ کو انتظار کرتا پڑ گیا۔" یہ کہہ کر وہ اس کی طرف ایک قدم بڑھا، پھر وہ جیس سے اچھے کے اچھے کا انداز حد درجے تھے اس کے پاؤں زمین۔ اس کے اچھے کا انداز حد درجے تھے اس کے پاؤں زمین۔ اس کے اچھے کا انداز حد درجے تھے اس کے پاؤں زمین۔

اس کی ایک ناگل فرزانہ کی طرف نکلی... ادھر فرزانہ پوری طرح تیا رہی، اس نے بھی اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی... لیکن اس لات سے وقوع نہ ہوئی... چکر کھاتی دیوار سے جا لکر آئی، اس کے منہ سے دخراش جو ٹکل گئی۔

"بہت خوب سمزہ ہڑبنگ... یہ ان کی فوج کے پہلے سپاہی کا انجام تھا... دوسرا سپاہی آگئے۔"

"منور علی خان۔" انپکڑ جمیلہ سوچ کر بولے۔

"خوشی ہوئی۔" منور علی خان سکرانے اور آگے لکل آگے... ادھر شاید ہڑبنگ انہیں محلت دینے کے لیے تیار نہیں تھا، وہ فور آزاد میں پر گرا اور کسی گیند کی طرح لاٹھکا چلا آیا اور ان سے ٹکرایا، منور علی خان کو ابھی پکجھ کرنے، سوچنے کا موقع ہی نہیں طا تھا... وہ بری طرح فضائیں اچھلے اور دور جا کر گئے... اس طرح کہ پھر نہ اٹھ سکے... اس کے بعد تو وہ سکتے میں آگئے... اس کا مطلب یہ تھا، ہڑبنگ ہر بار نیا انداز اختیار کرنے کا فن جانتا تھا اور کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ اس مرتبہ کس طرح حملہ کرے گا... اس وقت انپکڑ جمیلہ کی آواز گوئی۔

"خان رحمان۔"

"ضرور! کیوں نہیں۔"

خان رحمان آگئے... ان کی نظریں ہڑبنگ پر جمیں،

وہ اس کا دادر و کئے کے لیے تیار تھے... ایسے میں ہر بیک بکل کی تیزی سے نیچے جھکا... اس کا سرفرش پر بیک گیا... ساتھ ہی اس نے قلابازی کھائی... اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے نکل کر اس کی کمر کی طرف آتے ہی اس کو زور دار بکر سید کر دی... انہوں نے خود کو بچانے کی پوری کوشش کی تھی... وہ دھرم سے چاروں شانے چٹ گرے... اور ساکت ہو گئے...
ان پر گویا خوف چھا گیا... ایک لمحے کے لیے انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں، یہ کیا ہو رہا ہے... اسی لڑائی تو کسی نے دیکھی تھی...
”دوسرے اور میں نے آج تک کسی پر نہیں کیا، صرف پہلے وار میں دشمن کو زہر میں دکھاد دیا، یہ ہے میری ریت... اور یہ بھی بتاؤں... اگر میں چاہوں تو پہلے وار سے ہی تم سب کو باری باری موت کے گھاث بھی اتار سکتا ہوں... لیکن مشر روزی اور خود میں بھی ایسا نہیں چاہتے... ہم چاہتے ہیں... اس قدر بڑی ناکامی کا روتا رونے کے لیے تم لوگ بعد میں بھی زندہ رہو... کسی کو بتا سکو کہ تمہارے ساتھ کیا گزری۔“

”اخلاق احمد۔“ اپکر جمیش نے مجھے اس کے الفاظ سے ہی نہیں... بس وہ تو اپنی دھمن میں اپنے ایک ایک سپاہی کو میدان میں بیچ رہے تھے۔
”حاضر ہوں۔“ اخلاق نے کہا اور وہیں سے زمین پر لڑک کر ہر بیک کی طرف بڑھا...
”میرے بارے میں لوگ اس خوش ہنسی میں جھلا ہو جاتے ہیں کہ میں اتنے فاسلے سے دار ڈین کر سکوں گا... حالانکہ اس فاسلے سے تو میں بغیر اپنی جگہ سے بٹے دار کر سکتا ہوں... یہ دیکھیے۔“

ہر بیک کو ہنسی آگئی... اخلاق نے اس کی ہنسی سے فائدہ اٹھایا اور اس کی دونوں ہاتھوں کے درمیان سے نکل کر اس کی کمر کی طرف آتے ہی اس کو زور دار بکر سید کر دی... ساتھ ہی اس کے منہ سے ہولتا کچھ نکل گئی... وہ اچھل کر روزہ ہی پر جا گرا... اس نے دونوں ہاتھوں سے اسے اچھال دیا... اور دو ان کے تزویہ دیک آ کر گرا... انہیں محسوس ہوا جیسے اس میں زندگی کے آثار نہ ہوں... شوکی پر یہاں ہو کر اس پر بھکا... پھر بولا:
”دل دھڑک رہا ہے...“

”فلرت کرو، گردان کی بڑی پر اس نے خود چھوٹ کھائی ہے...“ نیک ہو جائے گا... دو چار ماہ کے علاج کے بعد۔ ”ہر بیک نے ہٹتے کہا۔

”غمود۔“ اپکر جمیش کے منہ سے نکلا۔

”جی بہتر۔“ گمود نے کہا اور اپنی صرف سے آگے نکل آیا... لیکن اپنے خیال میں اس نے درمیان میں اتنا فاصلہ رکھا کہ ہر بیک حل کرے تو وہ اپنا بچاؤ کر سکے۔

اس کی انتہی دریکہ کہ ہر بیک مسکرا یا اور بولا:

”میرے بارے میں لوگ اس خوش ہنسی میں جھلا ہو جاتے ہیں کہ میں اتنے فاسلے سے دار ڈین کر سکوں گا... حالانکہ اس فاسلے سے تو میں بغیر اپنی جگہ سے بٹے دار کر سکتا ہوں... یہ دیکھیے۔“

لیے کہ۔ ”وہ کہتے کہتے رک گئے۔

”آج تو آپ باتوں کے دوران رک جانتے کاریکار قائم کرے نظر آ رہے ہیں۔“ ہٹر بینگ نے طنزی کہا۔

”اس لیے کہ یہ سب جانتے ہیں... موت کا ایک دن مقرر ہے... موت اس سے پہلے یا اس کے بعد آئے گی ہیں، اس وقت آئے گی، جو مقرر ہے... اور اس حتم کی لا اتنی کے موقعے ہماری زندگیوں میں آتے ہی رہتے ہیں... آج کوئی پہلی بار موقع نہیں ملا... اور وہ لمحات آج جیسے نہیں تھے... یعنی دشمن کوئی رعایت کرنے پر تیار نہیں تھا... پھر بھی ہم لوگ آگے بڑھے اور مقابلہ کیا۔“

”خیر خیر... ہو گی یہ بات... تو اب مجھے اس شخصی سے پنجی سے مقابلہ کرتا ہے۔“

”ہاں ابا الکل۔“ فرحت نے کہا۔

”یہ بے چاری تو میری ایک پھونک کی مار ہے۔“

”کیا کہا... پھونک کی... اگر آپ پچ ہیں تو پہلے مجھے صرف پھونک سے لختا دیں۔“ فرحت نے بلند آواز میں کہا۔

”ضرور کیوں نہیں... یہ لوگوں تم پر پھونک مار رہا ہوں۔“

یہ کہہ کر اس نے منہ سے فرحت کی طرف پھونک ماری... فرحت پورے زور سے لڑکھڑائی اور دیوار سے جا گکرا۔

ان کی جھرت کا کیا پوچھنا... اس وقت شوکی نے پوچھا:

یہ کہہ کر اس نے اپنی ناگ گھمائی... ان کے خیال کے مطابق ناگ گھوڈے کی نہیں پہنچ سکتی تھی... لیکن وہ اس کی ٹھوڑی سے گلکرائی... اور وہ دوسرا طرف الٹ گیا... اس منہ سے جیج تکل گئی۔

ابھی تکہ وہ اس کے لانے کے انداز کو کچھ نہیں سکے تھے... وہ ہر بار نی چال چل رہا تھا... اسپکٹر جمیش اور اسپکٹر کامران مرزا اس کے ہر انداز کو بغور دیکھ رہے تھے، اس وقت اسپکٹر جمیش نے کہا:

”فرحت۔“

”بھی بہتر!“ فرحت پر سکون انداز میں سکرا۔

”بہت خوب اسپکٹر جمیش۔“ ایسے میں ہٹر بینگ بول اخفا۔

”یہ تعریف کس سلسلے میں۔“ انہوں نے منہ بنا یا۔

”اس سلسلے میں کہ آپ بڑی بے چاری سے اپنے ساتھیوں کو آگے لارہے ہیں اور یہ آرہے ہیں، لیکن... اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو معلوم ہے... میں جان سے مار ڈالتے والی ضرب تو کافی نہیں رہا ہوں... ذر کیسا... لہذا یہ بے دھڑک آرہے ہیں۔“

”میں تو ایسا نہیں سمجھتا۔“ اسپکٹر جمیش اس کی بات سن کر سکرائے۔

”کیا مطلب... آپ کیا سمجھتے ہیں۔“

”ایسا کہ اگر ان لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ اس وار کے بعد زندگی نہیں بچیں گے، تب بھی اسی بے چاری سے آگے آئیں گے... اس

"کیا آپ جادوگر بھی ہیں۔"

"ارے نہیں... مجھے جادو وادو بالکل نہیں آتا۔"

"تب پھر یہ کیسے ممکن ہے۔"

"ایک پھونک تم بھی چکلو... معلوم ہو جائے گا... یہ کیسے ممکن ہے۔"

"کیا خیال ہے انکل... میں پھونک کا ہزاچکھلوں۔"

"خیں... ابھی تمہاری باری نہیں آئی... رفت تم آؤ۔"

"جی اچھا!"

اس نے شرم کر کہا... اور آگے بڑھی۔

"حد ہو گئی... لڑتے ہوئے شرم اڑی ہو۔" مکھن جل گیا۔

"اس کا مطلب ہے... یہ اور موقعوں پر شرماتے ہیں۔" فاروق مسکرا یا۔

"تم چپ رہو۔" مکھن غرایا۔

"جج... جی اچھا۔" فاروق تکھرا گیا۔

"فاروق تمہاری نظر تو کمزور نہیں ہو گئی... اس وقت تم سے انکل نہیں... مکھن نے بات کی ہے۔"

"ہاں جانتا ہوں... لیکن تم نے اس کے غرانے کا انداز نہیں دیکھا..."

"اوہ اچھا... اب سمجھا... تم غرانے کے انداز سے ڈرے

"وہ... خیر ڈرلو... ہمارا کیا جاتا ہے... چلو بھتی رفت... چڑھ جاؤ... لی پر۔"

"س... سولی... کہاں ہے سولی... اور اس پر چڑھوں کیسے... یہاں تو کوئی سیزھی بھی نہیں ہے۔" رفت نے تکبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ... یہ پچھل کیا لے گی... شاید آپ لوگوں میں سے اس سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں ہو گا۔"

"آپ کا مطلب ہے... ہم سب بزدل ہیں۔"

"نہیں خیر... یہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔" ہڑ بیٹگ تکبر ایا... اسی وقت اچاک رفت اس کی طرف دوڑ پڑی... "ارے ارے... یہ کیا۔" ہڑ بیٹگ ہتا۔

رفت نے اس کے نزویک چیختے ہی اوچھی چھلانگ لگائی... وہ بھی چنے میں مصروف تھا کہ اس نے اس کے لبے بال دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیے اور چھپے کی طرف الٹ گئی... اس کے ساتھ ہڑ بیٹا... کر سکتا۔ رفت ایک پتھنی اور کھا گئی... اس کے ساتھ ہی ہڑ بیٹگ کو بھی پتھنی کھانا پڑ گئی... ان سب نے اس کے چہرے پر تکلیف کے آہار صاف دیکھے... اسکے جوشید چلا اٹھے:

"بہت خوب رفت، بہت شاندار رفت۔"

"حد ہو گئی... اتنی سی دیر میں دل قلب لے لاڑی۔"

میں اس لمحے ہر بیک کا مکا اس کے کندھے پر لگا، اس کے منہ سے جخ نکل گئی... وہ بڑی طرح تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"مگر... کیا... کیا رفت۔" آصف آگے نہ کہہ سکا۔

انپکٹر جشید فوراً اس پر بھکے... پھر پر سکون آواز میں ہو لے:

"الحمد للہ زندہ ہے... قلکلی کوئی بات نہیں۔"

"بہت مشکل کام تھا میرے لیے۔" ہر بیک کی آواز سنائی گی۔

"مگر... کون سا کام۔" فاروق بولا۔

"اس پچھی کو زندہ پھوڑنے کا... پھر بھی میں نے ہاتھ اور پچھا را... ورنہ اس نے مجھے پوری طرح غصہ دلا دیا تھا۔"

"اور غالباً پہلا سپاہی ہے... جس نے آپ کے پاؤں لھاڑے۔" پروفیسر داؤڈ نہیں۔

"ہاں! یہ کہا جاسکتا ہے... لیکن اس سے کیا فرق پڑا ہے... کچھ بھی نہیں۔"

"تمہیں مسٹر ہر بیک اس سے بہت فرق پڑا ہے... یوں سمجھوں... آپ کی بحکمت کی بنیاد رفت نہ رکھو دی ہے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں... بال میری کمزوری نہیں ہیں... جیسا کہ آپ لوگ کہہ بیٹھے ہیں۔"

"تب پھر پلٹنا کھانے کی کیا ضرورت تھی۔" انپکٹر کامران
مرزا نے منہ بھایا۔

"فاروق اور آفتاب... ایک وقت میں دو۔" انپکٹر جشید
نے پکھوچ کر کہا۔

"جنی اچھا۔" دونوں نے ایک ساتھ کہا اور پر سکون انداز میں
آگئے... لیکن مختلف صورتوں سے... اب فاروق ہر بیک کے
سامنے کھڑا تھا جب کہ آفتاب اس کی کھڑ رہا۔

"تو یہ دونوں بے وقت حملہ کریں گے۔"

"ہاں! اور کیا۔"

"ایک میرے بال پکڑے گا... دوسرا سامنے سے وار کرے
گا۔" اس نے طریقہ انداز میں کہا۔

"ہاں! لیکن بات ہے۔" انپکٹر جشید نے عجیب سے انداز
میں کہا۔

"اور آپ کا خیال ہے... میں اس طرح ان سے ٹکٹ
کھا جاؤں گا۔"

"یہ میرا انداز ہے... جو غلط بھی ہو سکتا ہے۔"

"چلو بھی آؤ... پکڑو میرے بال سامنے سے بھی کرو جملہ۔"

"جس طرح چاہو۔"

آصف نے اس کے بال پکڑ لیے اور جھوٹ گیا... فاروق نے

اس کی طرف دوڑ لگائی اور سر کی تکریسینے میں دے ماری... اس کے من کے لیے اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار تمودار ہوئے... پھر غائب سے دل دوز چیز نکل گئی... وہ اچھل کر بیچھے گرا... چند لمحے تراپا¹¹ ہو گئے... اس نے فوراً آصف پر چلا گک لگائی... اس کا سر آصف ساکت ہو گیا... سے لگرایا اور آصف لا ہکنیاں کھاتا دیوار سے جا لگرایا...

انہوں نے گھبرا کر ایک نظر اس پر ڈالی... ادھر ہر بنگ - "ایک اور گیا... اب کون آگے آئے گا۔"

سر کو جھکا کامرا... آفتاب گویا ہوا میں اڑتا ہوا دیوار کی طرف آیا... "مم... میں... پروفیسر داؤد... میں آگے جاؤں گا۔" لیکن انپکٹر کامران مرزا نے فوری طور پر چلا گک لگادی... اور اس پروفیسر داؤد نے کہا۔

دیوار سے ٹکرانے سے بچا لیا... "یہ کیا... آپ اپنے آپ کو کہہ رہے ہیں... پروفیسر داؤد

"آپ کی فون کے دو سایی اور گے... ہر بنگ میں آگے جاؤں گا۔"

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" انہوں نے پروفیسر داؤد "وراصل یہ کہنا چاہتے تھے... انپکٹر جمیش امیں آگے جاؤں آواز سنی۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے۔" "غلط سمجھے کامران مرزا۔" وہ فتنے۔

"مم... میرا مطلب ہے... رفتہ کی باری میں ہر بنگ کیوں اٹ گیا تھا۔"

"کیا مطلب؟" انہوں نے چوک کر کہا۔ "میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا... بلکہ جو میں نے کہا ہے، وہی کہنا

"بس اللئے کا شوق چرایا تھا... میں نے سوچا... چلو آج چاہتا تھا۔"

لوگوں کو ذرا سی دیر کے لیے خوش کر دیا جائے۔" "انپکٹر کامران مرزا نے جیران ہو کر کہا۔

"کوئی پروانہ... آصف آگے آؤ۔"

"جب ضرور... کیوں نہیں۔" آصف نے سنجیدہ بجھ میں "بھی بات ہے۔" وہ سکرائے۔

اور ایک قدم اٹھاتا ہر بنگ کی طرف بڑھا... "کیا کہا... پروفیسر صاحب۔"

"بھی تم مجھے لڑنے کی اجازت دو گئیں... لہذا میں تمہیں ہر بنگ نے اس کے بڑھنے کے انداز کو دیکھا... ایک

"جلدی کرو جمیشید... اپکنگ کامران مرزا۔" پروفیسر داؤد

نے جھٹ زدہ انداز میں کہا۔

"آپ کا یہ خیال مغلط ہے... میں آپ کو لانے کی اجازت نہیں دینے والا تھا... لیکن باقی تمام ساتھیوں کے بعد... اور آپ دیکھ رکھا دی... پھر اس کے نزدیک بھیج کر اچھلے اور اس کے بالوں کو ساتھیوں میں بکڑتے ہوئے دوسری طرف الٹ گئے.. ان کے لئے ہی ہر بیگ ہیں... ابھی شوکی، اشفاق اور آصف باقی ہیں۔"

"بس اب مجھ میں ہمت نہیں رہ گئی۔" پروفیسر بولے۔
"جی... کس بات کی ہمت۔"

"اپنے ساتھیوں کو گرتے ہوئے دیکھنے کی ہمت۔"

"گویا اب آپ خود گرجانا چاہتے ہیں۔" ہر بیگ پس۔

"یہی سمجھ لو... مجھے اپنی شومار نہیں آتا... میں تو بس کوئی پناگلیں چھوڑ دیں... اور یہ بھی پلٹنی کھائے گا... آپ اس کے کروں گا۔"

اپکنگ کامران مرزا نے فوراً سر ہلا دیا، ساتھ ہی انہوں نے گی کھائی... ہر بیگ کا جسم ان کے ساتھ پلٹنا... جو نبی جسم سید حافظہ، بولتے ناگلیں پکڑ لیں...
پھر انہوں نے ہاتھ میں پکڑی کوئی چیز فرش پر لٹھ کا دی۔

"ٹھیک ہے.. اب آپ اسے چھوڑ دیں... میں ان شاء اللہ شیش کی ایک گولی تیزی سے روکھتی ہوں گے۔" ہر بیگ کی طرف بڑھی... بکھلوں گا۔

اس نے چوک کر گولی کی طرف دیکھا... خود کو اس کی زندگی بچانے کے لیے وہ اچھلا... اسی وقت گولی پہنچی، اس میں سے ایک شیخ کے یہ کتنے پانی میں ہے... تم اور شوکی عل کراپنے کا... اور پھر ہر بیگ کے منہ سے بچنے نکل گئی... وہ اپنی آنکھوں کو سمجھنے بھیج کر دیوار کے ساتھ لگا دو... کہیں وہ پیٹ میں نہ کر بیٹھتا چلا گیا...

کماڈر نہیں مانتا... اپنے طور پر لڑوں گا۔"

"آپ کا یہ خیال مغلط ہے... میں آپ کو لانے کی اجازت نہیں دینے والا تھا... لیکن باقی تمام ساتھیوں کے بعد... اور آپ دیکھ رکھا دی... پھر اس کے نزدیک بھیج کر اچھلے اور اس کے بالوں کو ساتھیوں میں بکڑتے ہوئے دوسری طرف الٹ گئے.. ان کے لئے ہی ہر بیگ ہیں... ابھی شوکی، اشفاق اور آصف باقی ہیں۔"

"جی... کس بات کی ہمت۔"

"اپنے ساتھیوں کو گرتے ہوئے دیکھنے کی ہمت۔"

"گویا اب آپ خود گرجانا چاہتے ہیں۔" ہر بیگ پس۔

"یہی سمجھ لو... مجھے اپنی شومار نہیں آتا... میں تو بس کوئی پناگلیں چھوڑ دیں... اور یہ بھی پلٹنی کھائے گا... آپ اس کے کروں گا۔"

"آئے آئے کریں کوشش۔"

"آپ کو میری طرف سے اجازت ہے..."

"مشکر یہ جمیشید۔ وہ مکرائے۔"

پھر انہوں نے ہاتھ میں پکڑی کوئی چیز فرش پر لٹھ کا دی۔

"ٹھیک ہے.. اب آپ اسے چھوڑ دیں... میں ان شاء اللہ شیش کی ایک گولی تیزی سے روکھتی ہوں گے۔" ہر بیگ کی طرف بڑھی... بکھلوں گا۔

اس نے چوک کر گولی کی طرف دیکھا... خود کو اس کی زندگی بچانے کے لیے وہ اچھلا... اسی وقت گولی پہنچی، اس میں سے ایک شیخ کے یہ کتنے پانی میں ہے... تم اور شوکی عل کراپنے کا... اور پھر ہر بیگ کے منہ سے بچنے نکل گئی... وہ اپنی آنکھوں کو سمجھنے بھیج کر دیوار کے ساتھ لگا دو... کہیں وہ پیٹ میں نہ کر بیٹھتا چلا گیا...

آ جائیں۔"

"مچ... جی اچھا۔" اشتقاق ہکلایا۔

ہڈی کے ساتھ وہ اپنی جگہ میں اپنی انگلیاں پوری قوت سے گھوٹ دیں۔

پہلی بار انہوں نے ہڑ بینگ کی جیچ کی آواز سنی... اور اس کے

ہاتھوں گردن پر سے بنتے نظر آئے... جو نبی ہاتھ ہے، انپکڑ جمیڈ پتھنی

کھا گئے... اس کے بعد تو انہوں نے اوپر تکنی پانڈیاں کھائیں... ہر

بار ہڑ بینگ کے ساتھ، ایسے میں اچانک اس کی ایک لات انپکڑ جمیڈ کی

پنڈلی پر جا گئی... بس پھر کیا تھا، ان کے من سے ہولناک جیچ نکل گئی...
بالوں پر سے ان کے ہاتھوں ہٹ گئے... وہ لڑکھڑاۓ اور یچھے کی طرف

گر رے... ایسے میں انپکڑ کا مردانہ روزا بھی تیزی سے اچھے اور انہوں

اٹک رہا ہو... اور اگر انہوں نے اس کے ہاتھوں کو گردن پر سے نہ

نہ دلوں مٹھیوں میں بال پکڑنے کی بھرپور کوشش کی... لیکن من کے

ہل گر رے... ہڑ بینگ فوری طور پر یچھے ہٹ گیا تھا اور ان کی کمر پر دیاں

پاؤں دے مارا... ان کے من سے دل دوز جیچ نکل گئی... وہ گرتے نظر

کے بال پکڑے ہوئے تھے... اور ادھروہ بال چھوڑتے... ادھر

آئے... اب وہاں موت کا سانا چھا گیا... جو ہوش میں تھے، پھٹی پھٹی

اسی طرح طاقت در ہو جاتا... پھر وہ اس کی زو سے بچ ٹھیں۔ آنکھوں سے دیکھنے لگے... ہڑ بینگ نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اور

فاتحانہ انداز میں بولا:

"بس یا کوئی اور ہے۔"

"دو کمزور سے سپاہی باقی ہیں... انہیں معلوم نہیں تھا کہ سب

سے آخر میں ان کی باری آئے گی۔" شوکی کی آواز سنائی دی۔

"آؤ آؤ... تم لوگ بھی بے کار ہو جاؤ۔"

"جی ہاں! میکی سوچ رہے ہیں... اب کار آمد رہ گر ہم کیا

انپکڑ کا مردانہ روزا چند لمحے پہلے ہی صورت حال بھانپ

تھے... چنانچہ تیر کی طرح آگے بڑھے... اور پھر ان کے دلوں،

اس کی کلائیوں پر جم گئے... انہوں نے کلائیوں پر پورا ازور صرف

دیا، لیکن اس نے گردن نہ چھوڑی... اب انہوں نے اس کی

کریں گے بھی کیا۔“

یہ کہتے ہوئے شوکی آگے بڑھا، اور پھر اس نے ایک عجیب حرکت کی... دوسرے لئے ہر ٹنگ کے متہ سے ایک ہولناک جیخ انکل گئی۔

یہ مر چیز



شوکی نے اس کی آنکھوں میں پھی ہوئی سرخ مر چیز جھوک دی چیز، مر چیزوں کا سخوف وہ ایک پھوٹی سی ڈپا میں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا، اس وقت اس پر اسی خوف سے کام لیا تھا۔

”میں کم از کم تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔“ ہر ٹنگ دھاڑا۔

”ارے باپ رے... یہ... یہ انسانی ہے۔“ شوکی گھبرا گیا۔

”کیا کہا... نا انسانی۔“

”ہاں! جان سے مارتا ہے تو سب کو ماریں... صرف مجھے کیوں۔“

”یہ سب وہ کام نہیں کر سکے... جو تم کر گزرے... کم بخت میری آنکھوں کا بیڑا اغرق کر دیا۔“

”لگ... کیا واقعی؟“ شوکی نے بے تعقینی کے عالم میں کہا۔

”ہاں! لیکن میں تم سے اس حالت میں بھی نہیں ملتا ہوں۔“

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ تیر کی طرح شوکی کی طرف آیا۔

”نہیں چیز۔“ شوکی مارے خوف کے چالایا اور اس نے بھی

"ہاں چل گیا ہے... بے چارے ہر بُنگ بہت تکلیف میں
ہیں... ہم انہیں راحت پہنچا سکیں گے تو یہ ضرور ہمارا احسان نہیں گے،
آپ لوگ دیکھ لجھے گا۔"

"اڑے احت... یہ لوگ سانپ ہیں سانپ... یہ کم از کم
مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔"

"کیا خبر یہ ہمارے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو
جائیں۔"

"بالکل بالکل... بس آپ میری آنکھوں میں پانی ڈال
دیں... میں آپ کا پکا دوست اور مسلمان ہونے کو بھی تیار۔" ہر بُنگ
نے جلدی سے کہا۔

"خبر وار اشفاق... یہ فلسفی نہ کرنا... مارے جاؤ گے...
آنکھیں درست ہوتے ہی یہ سب سے پہلے تم پردار کرے گا۔" فرحت
نے چیخ کر کہا... شاید باری باری سب ہوش میں آچلتے تھے۔
"کوئی پرواہ نہیں۔"

"شوکی... اس پاگل کو سمجھاؤ۔"

"ہاں اشفاق... سمجھ جاؤ... یہ سب غلط نہیں کہہ رہے..."
شوکی نے گویا اس سے درخواست کی۔

"نہیں سمجھوں گا... آپ لوگ دیکھتے نہیں... بے چارے
مشتر ہر بُنگ کا لکھا بر احوال ہے... آنکھوں سے سلسل پارش ہو رہی

اپنی جگہ سے چھلانگ لگادی...
شاید ان مرچوں کی وجہ سے ہر بُنگ بالکل درست چھلانگ
لگا سکا... یا پھر شوکی نے وقت سے ایک لمحہ پہلے اپنی جگہ سے چھلانگ
لگادی... لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ شوکی بال بال بچا، ہر بُنگ دیوار سے نکلا یا۔
اس پار اس کے منہ سے کوئی چیخ نہ بالکل سکی... یہ دیکھ کر ان لوگوں کی
حیرت کا کوئی تھکا تاثر ہابھوہش میں تھے۔

"گک... کیا آپ کو چھوٹ نہیں لگی۔"

"نہیں... لیکن یہ مرچیں۔" وہ مارے تکلیف کے بولा۔

"آپ لیٹ جائیں... ہم آپ کی آنکھوں کو دھو دینے
ہیں۔" اشفاق نے ذرے ذرے انداز میں کہا۔

"پاگل ہونے ہو... دشمن کی آنکھوں کو دھو دے گے..."
فرزانہ دھاڑی... وہ ہوش میں آچکل تھی۔

"ہاں! اس لیے کہ دشمن سے بھی اچھا سلوک کرنا چاہے...
کیا خبر یہ ہمارے اچھے سلوک سے اس لڑائی کو ترک کر دیں... اور
سے صلح کر لیں... آدمی کیمسٹ یہ لے لیں... آدمی ہمیں دے دیں
اس طرح بھی تو ہمارا کام چل جائے گا۔" اشفاق نے جلدی جلدی کہا۔
"بالکل بالکل۔" ہر بُنگ جلدی سے بولा۔

" بت... تو پھر آپ لیٹ جائیں... میں پانی لاتا ہوں۔"
"دماغ تو نہیں چل گیا۔" آصف چینا۔

"صد ہو گئی... اب ہر بنگ کو مسٹر ہر بنگ بنا دیا۔" قاروق کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تت... تو آپ آگے آ جائیں... اور دھو دیں ان کی آنکھیں۔" اشغال گز بڑا گیا۔

"ہمارے دماغ نہیں چل گئے۔" آصف چھا۔

"میں لیٹ گیا... پانی لے آ جیں... جلدی... آجیں کہنے دیں..." ہر بنگ نے جلدی سے کہا۔

"شوکی... شوکی جھیں کیا ہو گیا ہے... تم اسے روک کیوں نہیں رہے۔"

"اشغال رک جاؤ ورنہ۔"

"ورنہ آپ کیا کر لیں گے۔" اشغال نے آنکھیں نکالیں۔

"میں... میں بہت کچھ نہیں کروں گا... صیر کروں گا... اس لیے کہ لڑائی بھڑائی میری لائن کی چیز نہیں ہے... میں تو ہمیشہ لڑائے بھڑے بغیری کام نکال لیتا ہوں۔"

"بس تو پھر... مجھے اپنا کام کرنے دیں... میں صلح کا یہ موقع پاتھ سے نہیں جانے دوں گا... میں پانی لادر ہا ہوں مسٹر بڑا بنگ۔"

اشغال یہ کہہ کر پاتھر دم کی طرف دوڑا۔

"کیا کہا... مسٹر بڑا بنگ۔" ہر بنگ چلا اٹھا۔

"معاف کیجئے گا... اشغال دیں سے پکارا۔"
 "اچھا اچھا... معاف کیا... آپ بہت اچھے ہیں... ان سب سے اچھے ترین... سب تو فضول ترین ہیں۔"
 "کیا کہا... آپ میرے ساتھیوں کو فضول ترین کہہ رہے ہیں..." اشغال گر جا۔
 "سک... سوری... میں بھول گیا تھا۔" ہر بنگ نے بوکلا کر کہا۔
 "کیا بھول گئے تھے۔"

"یہ کہ آپ میرے لیے پانی لارہے ہیں۔"
 "اچھا! میں... اب آپ چپ رہیں... یہ لیں... لے آیا میں پانی..."
 "یہ... یہ کیا۔" ایسے میں روڈی کی حیرت زدہ آواز ابھری۔
 "کیا ہوا مسٹر روڈی۔" ہر بنگ نے چوک کر کہا۔
 "کچھ نہیں... یہ لڑاکا پانی ایک گلاس میں لا یا ہے... جب کہ میرے خیال میں زیادہ پانی کی ضرورت پڑے گی۔" روڈی کی آواز لہرائی۔

"میں اور لے آؤں گا... دہاں کوئی کام کا برتن اس وقت نہیں ہے۔"

"اچھا اچھا... آپ یہ گلاس تو اٹھیں دیں۔" وہ بے چین

"خیث لڑکے! اب میں تمہیں تھیں چھوڑوں گا... میں اس
حالت میں بھی تم سب کا کچو مر نکال سکتا ہوں... لیکن... لیکن... لیکن..."
کس کے منہ سے مارے جوت کے نکلا۔

” یہ دو عدد دیکھن لیکن کس سلسلے میں منہ سے نکالے آپ نے۔ ”
 ” مشر روڑی... آپ کو کیا ہو گیا... آپ نے مجھے خبردار کیوں نہیں کیا... کہ یہ پانی نہیں تیز اب ڈالنے جارہے ہیں... ظاہر ہے... یہ گلاس میں تو تیز اب لائے نہیں ہوں گے... ڈراپر میں ”

”ہاں اس میں شک نہیں... یہ ڈر اپر میں تیز اپ لایا تھا۔“
وڈی کی آواز سنائی دی۔

اور پھر بھی آب نے مجھے خیر دار تھیں کہا۔“

"میں نے چیز کر کیا تو تمہارے لئے کہا۔"

”آپ نے آگے بھی کہا تھا... یہ کہ یہ پانی ایک گلاس میں لا لایا ہے... جب کہ زیادہ پانی کی ضرورت پڑے گی۔“ ہر ٹنگ نے منہ

"یہ میں نے تمیں کہا تھا... میں جملہ و ہیں تک کہہ سکا تھا...
رب اس لمحے انپکڑ جمیل نے میرے منہ پر ہاتھ بھادیا تھا... اور
میرے ہاتھ سے اس نے میری گردن دبوچ لی تھی... بعدواں الفاظ
انپکڑ جمیل کے منہ سے نکلے تھے... میں اب تک جر ان ہوں... میری

بُور بولا۔
” یہ لیں... کھولیں آنکھ... مگر آپ سے کہاں سکلتے گی...
بجھتے ہی آنکھ کھولنا ہو گی... ”
پھر دو ہاتھوں سے ہڑ بنگ کی دو ٹوں آنکھیں بے وقت کھول
دیں... تکلیف کے عالم میں وہ یہ بھی نہ پوچھ رکا کہ اشناق نے دو ٹوں
ہاتھوں سے آنکھیں کھول دی ہیں تو وہ پانی کس طرح ڈالے گا...
اور پھر ہال میں ہڑ بنگ کی دل دوز جیخ گوئی... وہ بڑی طرح
ترپا... اس سے پہلے اشناق اور شوکی اس سے کافی دور جا چکے تھے ورنہ
اس کے ترپنے کے چکر میں وہ بھی اس کی پیٹ میں آ جاتے...
” یہ ہائے خالم... یہ تم نے میری آنکھوں میں کیا ڈال دیا۔ ”
ہڑ بنگ کی وھاڑ نے پورے ہال کو بلا کر رکھ دیا۔
” پہلے مر جیں... اب تیزاب۔ ” اشناق کی آواز سنائی دی۔
” کیا کہا... تیزاب۔ ”
” ہاں! مشر ہڑ بنگ مشر ہنگ... آپ ہمیشہ کے لیے اندھے
ہو چکے ہیں۔ ”

"جن... نہیں۔" اس کی جیج بہت بلند تھی۔
"میں اور کر بھی کیا سکتا تھا..." اشناق نے مسمی صور
بنائی۔
"جیسا شفا،... بہت شاندار ہے... حلا آگیا۔"

ساتھی انہوں نے منور علی خان کو اشارہ کیا۔

انہوں نے فوراً اپنا آنکھا انکال لیا... اور اس کو گھانا شروع کیا... بال میں سائیں سائیں کی آواز کو بخنے لگی...
اب ساری عمر پڑی ہے... یہ لوگ یہ بازی جیت پکے ہیں... جس کے

" یہ... یہ کسی آواز ہے... مسٹر روڈی... آپ بولتے کوئی نہیں... ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے... یہ بات کوئی نہیں کر رہے... ادا بہ سمجھا... یہ اس لیے نہیں بول رہے کہ میں آواز کی سوت وار

کروں گا... یہ واقعی بہت چالاک لوگ ہیں... ہم نے ان کی چالاکی کا
قطلانہرازہ لگایا تھا... ہمیں یہاں آتے کے بعد انہیں کوئی مہلت نہیں
اب بھینے کیا مزار ہا۔"

" کسی مسلمان کی آنکھیں لکھوا کر لگوادوں گا۔"

" ارے ہاں... واقعی... جب تو میں ان سے لڑوں گا۔" اہ... تو آپ اس وقت اسکلر جمیش کے قبیلے میں ہیں... خراپ فکر
کریں... بس یہ وعدہ یاد رکھیں کہ میری آنکھیں لگوادیں گے... اب
آپ نے جواب میں کچھ نہیں کہا مسٹر روڈی۔ " ہر بیک ایکھے گا... میں اندھا ہو جانے کے باوجود کس طرح انہیں پیس کر رکھ
ا رہاں ہوں۔"

آن الفاظ کے ساتھی اس نے ایک سوت میں چلا گئی
لیکن روڈی اب بھی کچھ نہ بول سکا... بولا بھی کیے... اور دیوار سے گمراہا...
وقت تک یہ گلکووا اسکلر جمیش کرتے رہے تھے... روڈی کو تو انہوں

اسی وقت منور علی خان کا آنکھا اپوری قوت سے اس کے سر پر
پہنچا ہی بے ہوش کر دیا تھا... عمارت کا عمل پہنچا تھا خان رحمان اور

علی خان کے ذریعے لبایٹ پکا تھا... اب صرف بال میں ای
ہر بیک کھڑا تھا اور اسکلر جمیش نے اپنے ساتھیوں کو اشارے میں کہ
تھا کہ کوئی نہ بولے... اس لیے کہ وہ آواز پر حملہ کرے گا... اس۔



آواز کی اس قدر زبردست لفظ اس نے کیے کر لی۔"

" بس ہوتے رہیں آپ حمran... حمran ہونے کے لیے
بارے میں ہمارا خیال تھا کہ کسی صورت یہ بازی نہیں جیت سکیں گے۔"

" لیکن مسٹر ہر بیک... تم اس حالت میں بھی ان سے لڑکے
ہو۔"

" لیکن میں اب لڑکر کیا کروں گا... میں اندھا ہو گیا ہوں...
لطف انہرازہ لگایا تھا... ہمیں یہاں آتے کے بعد انہیں کوئی مہلت نہیں
اب بھینے کیا مزار ہا۔"

" ارے ہاں... واقعی... جب تو میں ان سے لڑوں گا۔"

" اہ... تو آپ اس وقت اسکلر جمیش کے قبیلے میں ہیں... خراپ
جواب میں روڈی کی آواز سنائی نہ دی...
آپ نے جواب میں کچھ نہیں کہا مسٹر روڈی۔ " ہر بیک ایکھے گا... میں اندھا ہو جانے کے باوجود کس طرح انہیں پیس کر رکھ
ا رہاں ہوں۔"

آواز ہر ای۔

ان الفاظ کے ساتھی اس نے ایک سوت میں چلا گئی
لیکن روڈی اب بھی کچھ نہ بول سکا... بولا بھی کیے... اور دیوار سے گمراہا...
وقت تک یہ گلکووا اسکلر جمیش کرتے رہے تھے... روڈی کو تو انہوں
پہنچا ہی بے ہوش کر دیا تھا... عمارت کا عمل پہنچا تھا خان رحمان اور
علی خان کے ذریعے لبایٹ پکا تھا... اب صرف بال میں ای
ہر بیک کھڑا تھا اور اسکلر جمیش نے اپنے ساتھیوں کو اشارے میں کہ
تھا کہ کوئی نہ بولے... اس لیے کہ وہ آواز پر حملہ کرے گا... اس۔

"سد ہو گئی... ہم آپ کے دیکھنے کی نہیں، مسٹر روڈی کے
دیکھنے کی بات کر رہے ہیں۔"

"یہ بے چارے اب کیا دیکھیں گے... ہم انہیں دکھائیں
گے۔"

کردوڑنچ

"لگ... کیا۔" وہ سب ایک ساتھ بولے۔

"کیسیں۔" خان رحمان سکرائے۔

آنھوں نے ہر بیگ کا سر پھٹتے دیکھا، ساتھ ہی روڈی
آنھوں میں خوف پھیل گیا... ہر بیگ کے منہ سے جیخ نکلی اور اس۔
یہ کیسیں تو پہلے ہی ان کی دیکھی بھائی ہیں... یہ تواب ہم
منہ سے حرث زدہ آواز۔

"تو کیا ہوا... تمیں دیکھتے ہوئے کیا یہ نہیں دیکھیں گے۔"

"نہ نہیں... نہیں... یہ نہیں ہو سکتا۔"

ای وقت ہر بیگ دھڑام سے گرا۔

"لگ... کیا نہیں ہو سکتا جتاب! ہم سمجھے نہیں۔" فاردا
وقت ضرورت ہے... مسٹر ہر بیگ کو مسٹر ہر بیگ بنانے کی... کیا خیر

"یہ... یہ نہیں ہو سکتا۔ میں ضرور خواب دیکھ رہا ہوں یہ صاحب پھر انہوں نہیں... مور علی خان تم اسے حرکت کرنے کے قابل
ہر بیگ تو پوری فوج پر بھاری ہے... میں نے آج لکھ اسے کاہد بینے دو۔"

"بہت اچھا۔"

"آج لکھ نہیں... آج سے پہلے... آج تو آپ دیکھ۔" یہ کہہ کر وہ بلا کھلکھلے اس کے نزدیک چلے گئے... اس لیے کہ

ہیں، یہ صاحب لے لیئے لے لیئے سائنس لے رہے ہیں... آپ اس کے سر سے خون مسلل بپہ رہا تھا اور کم از کم اس حالت میں وہ

نہیں رہے۔ "آفتاب کی شوخ آواز ابھری۔" ان کے لیے خطرناک ثابت نہیں ہو سکتا تھا... انھوں نے پہلے اس کی

"دیکھو خیر میں رہا ہوں۔" خان رحمان کی آواز ابھری۔ نہ دیکھی... پھر دل کی رفتار دیکھی... سر کے زخم کا معائنہ کیا... آخر

بولے:

"اس کی ضرورت نہیں... سر سے خون بہرہ ہے کافی مقدار

"ایک ضرب کی اور ضرورت ہے... لیکن پھر یہ ہا۔ نہ خون بہرہ جانے کے بعد اس میں اس حد تک کمزوری ہو جائے گی کہ ساتھ کیسٹش نہیں دیکھ سکتیں گے۔"

"کوئی پرواد نہیں... ایسے خطرناک شخص کو زندو چھوڑنا ہامیں گے... خون کی کافی مقدار لکل جانے دیں گے۔" منور علی طرح مناسب نہیں... ہر وقت دھڑکا کا کارہے گا کہ نہ جانے کیا کر جانے والے جلدی جلدی کہا۔

جب کہ سٹروروڈی سے نہیں یہ خطرہ نہیں... یہ ہاتھ پر چڑھانے کے ساتھ سے خیال میں پر ترکیب بہترین رہے گی۔" اسکے نہیں ہیں... یہ تو بس دماغی ہاتھ پر چلانے کے ماہر ہیں۔" کامران مرزا نے فوراً کہا۔ اسکے جمیں نے بھی سر ہلا دیا۔

"اس میں بھی سیر ہر بیگ سے ٹکلت کھا گئے... اس کے ساتھ سے خیال میں ہر بیگ کے ساتھیوں کا کیا کریں... یعنی سٹر سائیا، اصل ہیر و ہر بیگ ہے... لیکن چنانے کا منصوبہ اسی نے بنایا تھا اس کے ساتھیوں کا۔"

گولڈی کو تو اس نے بعد میں ساتھ ملایا تھا... اور رقم ملنے پر یہ گولڈی "پر ترکیب کا انجام دیکھ کر ان میں مقابلہ بھی نہ چھوڑتا..."

"لیکن اس کے بغیر ہر انہیں آئے گا۔" شوکی بول اٹھا۔ "اتمار ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"جب ہم کیسٹش دیکھ رہے ہوں گے... اس وقت ان کے لئے ہے تھے۔" پھر وہ پرنا کامی کے جو آثار ہوں گے، ہم ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔" "گویا تم مقابلہ نہیں کر دے گے۔" روڈی نے تفریت ازدہ انداز

"بالکل۔ یہی ہم کہنے والے تھے۔"

"اچھی بات ہے... تب پھر... کوئی ایسی ترکیب کی... کی جیں... ہم نے ان کے لئے کا انداز دیکھا ہے... کہ یہ لانے بہرنے کے قابل نہ رہے... اس غرض کے لیے رسی باسٹر ہر بیگ کے لانے کا انداز بھی دیکھا ہے... اس جتنی مہارت تو خود نہیں... لیکن اس کے باوجود انہوں نے سٹر ہر بیگ کو چستے بازدھنا حفاظت ہو گی۔"

کر دیا ہے... ہم تو مسٹر ہر بنگ کے پاس گئی بھی نہیں... بھیں تو ان کی بات سے متاثر ہو رہے تھے۔

چھوٹے سے چھوٹا پائی ٹھکت دے سکتا ہے... ہم ان کا مقابلہ "اوہ... اوہ... آخر لقی بڑی رقم..." صدر پکارا گئے۔

"تمن کھرب سے آگے... چار کھرب... پانچ کھرب... کریں گے۔"

"افوس! میں کتنے بزدل لوگوں کو ساتھ لے کر آیا۔" بندوں کھرب۔

کے لبھ میں بلا کی حرمت تھی۔

"نن نہیں... دو... دو... دس کھرب..." صدر صاحب

"آجیدہ سوچ بھجو کر ساتھ لایے گا۔" آفتاب نے اکٹا گئے... ان کے چہرے پر زلزلے کے آثار خوددار ہو گئے... پھر

وہرام سے گرے اور بے ہوش ہو گئے...

دیا۔

روڈی اسے گھوڑ کر رہ گیا، پھر بولا:

"ارے ارے... یہ انہیں کیا ہوا۔" روڈی چلا اٹھا۔

"اچھی بات ہے... اب جو ہو گا وہ کھا جائے گا... دیسے" "خوش برداشت نہیں ہو سکی... حالانکہ انہیں وہ رقم علی نہیں

اور انہیں ہم نے لینے کا فیصلہ کیا ہے۔" انپکڑ جشید نے برا سامنہ بنایا۔

پھر صدر صاحب کو ہلا یا چلا یا گیا... جو نبی انہوں نے آنکھیں

"یہ کہ آپ ان کیسٹس کو دیکھے بغیر ہیرے حوالے کر دیں گھولیں، پکارا گئے:

اپنے ملک کے لیے ایک بڑی رقم لے لیں۔"

"جشید... ضرور سودا کرو... بھاڑی میں گیس کیسٹس... ہم کیا

کریں گے انہیں دیکھ کر... ہو گا ان میں کچھ... بس تم رقم لے لو..."

"لکتی بڑی۔" انپکڑ جشید سکرانے۔

"تمن کھرب ڈالر تو میں ہر بنگ کو دینے کے لیے چار کیسٹس انہیں دے دو۔"

تھا... آپ کو اس سے زیادہ دے سکتا ہوں... وہ رقم آپ کے

انپکڑ جشید نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا... ان کی

کے کام آئے گی... آپ اپنے ملک کے تمام قریبے اتار سکیں گے انفلر اپنے ساتھیوں کی طرف اٹھ گئیں... ان کے چہروں کو دیکھ کر وہ

کامل خوش حال ہو جائے گا... کیوں مسٹر صدر۔" یہ کہتے ہوں۔ سکر ادیے... پھر بولے:

خاص طور پر صدر کی طرف مڑا... کیونکہ اس نے محبوس کر لیا تھا، "میں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا ہے سر۔"

"کیا کہا... مشورہ کیا ہے... کب کیا ہے... ابھی اگر
میں نے یہ بات کی ہے۔" صدر صاحب کے لمحے میں حیرت تھی۔
"آنکھوں ہی آنکھوں میں مشورہ ہونے میں کوئی دیر ہے
لگتی... ادھر میں نے ان کی طرف دیکھا... ادھر مشورہ ہو گیا...
آپ جانتے ہی ہیں... مشورہ کرنے میں برکت ہے... سوانح کا نہ
یہ ہے کہ ہم یہ سودا نہیں کر سیں گے۔"

"کیا.. کیا کہا تم نے جسید... پھر سے کہتا۔" صدر چلا کر
"میں نے کہا ہے سر... ان لوگوں کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ
انہیں نہیں دی جائیں گی۔"
"کیا... ان لوگوں نے میرا حکم نہیں سنایا... میں جو اس مک
صدر ہوں۔"

"بے شک سنایا ہے... آپ اس ملک کے واقعی صدر ہیں
اور ہم ادنیٰ ماحتثت... لیکن ان حالات میں ہم کیسیں کو دیکھے بغیر نہیں
سکتے... مسلمان قوم کو یہ کیسیں دکھائے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں...
انہیں خود بھی دیکھیں گے اور پھر قوم بھی دیکھے گی... پھر آپ دیکھیے!
کیا ہوتا ہے۔"

"کیا ہوتا ہے... میں کچھ نہیں جانتا... میں صرف یہ ہوں... اگر تم میرا حکم مانتے سے انکار کرو گے تو پھر تمہیں اسی وال
ملازمت سے نکال باہر کروں گا... تم ہو کیا... ایک اسکر... یہ کرا... انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

مقابلے میں تمہاری حیثیت پھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے... میں
تمہیں ملازمت سے الگ کر رہا ہوں... نکل جاؤ یہاں سے۔"
"آئیے... چلیں۔" اسکر جسید بولے۔
"کیا کہا... آئیے چلیں۔"
"ہاں! ہم اس ملازمت میں نہیں رہ گئے... اگر اب بھی ہم
انہیں چلا سیں گے تو یہ میں گرفتار کر دیں گے۔"
"بالکل! میں سبی کروں گا۔"
"بالکل تھیک... اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔"
اسکر کامران مرزا نے اسکر جسید کی تائید کی۔
اور پھر وہ سب منہ لٹکائے وہاں سے نکل کر باہر آگئے...
"یہ... یہ آپ نے کیا کیا۔"
"اس کے سوا اور ہم کیا کر سکتے تھے۔"
"لیکن اب کیا ہو گا... یہ لوگ تو کیسیں لے جائیں گے۔"
"ایسا تو خیر نہیں ہو گا... مسٹر روزی اتنا بے وقوف نہیں
ہے۔" اسکر جسید مکارے۔
"لگ... کیا مطلب۔"
"تیل... دیکھو... تیل کی دھماڑ دیکھو... ڈر اصیل کرو... انتشار

"میں بہت بہتر... کیا ہم ابھی یہیں مخبر ہیں گے۔"
"ہاں! ہاں انکل۔"

پھر تین منٹ بعد انپکڑ جشید نے فاروق سے کہا:
"فاروق... تمہیں عمارت کے اندر پہنچنا ہے... جلدی
کرو۔"

"جی اچھا۔"

دو منٹ بعد ایک دروازہ کھل گیا... سب خاموشی سے اندا
وافل ہو گئے اور اس ہال کی طرف بڑھے... جس میں روزی دیر پہلے
سب ساتھ اندر موجود تھے... انہوں نے صدر صاحب کی خوف زدہ
آواز سنی۔

"نن... نہیں... نہیں۔"

ساتھ ہی روزی کی آواز ابھری:

"کروزون ہے صدر کے بیچ کو۔"

"نہ... نہ ایسا کریں۔" انپکڑ جشید نے دروازے کو ایک
زور دا رٹھوکر رسید کرتے ہوئے کہا۔

روزی اور اس کے ساتھی بری طرح اچھے... روزی کا ایک
ماتحث خبر صدر کی گروں پر تان چکا تھا۔

"خبردار...، انپکڑ کا مران مرزا غراء۔"

"تو آپ لوگ پھر آگئے... اس کا مطلب ہے... مجھے پر
پورے عالم اسلام کا ہے، پھر یہ مسئلہ پورے عالم کفر کا ہے... اور خاص

عی پر گرام پر عمل کرنا پڑے گا... رہنے دو بھی... صدر کو ذمہ دکھانے کرو۔"
"اوکے..." اس کا متحث مایوسانہ انداز میں مت بنا کر چھپے
ہٹ گیا۔

"تو آپ کا کوئی پر گرام بھی ہے۔"

"ہاں! ہم یہاں ایسے تو نہیں آگئے... پہلے آپ اپنے صدر
سے پوچھ لیں... اب یہ کیا کہتے ہیں۔"

وہ صدر کی طرف گھوم گئے، ان کے چہرے پر اب تک وہشت
کے آثار تھے... وہ لبے لبے سائنس لے رہے تھے۔ انہوں نے پکھ دیر
تک انتظار کیا تاکہ وہ اپنا سائنس بحال کر لیں... آخر کار انپکڑ جشید
نے کہا:

"اب پہلے تو آپ بتائیں... آپ کیا کہتے ہیں۔"

"یہ حالات، واقعات عجیب و غریب ہیں... میری عقل دیگر
ہے، ان حالات میں میں کیا کہوں... بہر حال چونکہ یہ مسئلہ صرف تم
لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے... یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے... اس لیے۔"
"محافف کرنے کا صدر انکل۔" ایسے میں محمود بول اخفا۔

"کیا بات ہے یہیں۔" صدر نے جیران ہو کر اس کی طرف
دیکھا۔

"یہ مسئلہ پورے ملک کا نہیں، پوری دنیا کا ہے، پہلے تو یہ مسئلہ
خبردار...، انپکڑ کا مران مرزا غراء۔"

ٹوریہ مسئلہ بیگال کا ہے اور جب یہ مسئلہ بیگال کا ہے تو انشارج کا خود بخواہ ہو گیا... کیاں نے غلط کہا۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا۔

"میں... بالکل درست بات کہی... لہذا صدر صاحب کو ان حالات پر غور کر کے فیصلہ کرتا ہے کہ اب ہم کیا کریں۔"

"میں بہت زیادہ اچھی حسوس کر رہا ہوں، یہاں میرا کوئی مشیر بھی نہیں ہے، کیا میں اپنے ایک دشیرت سے یہاں بڑاؤں۔"

"اس طرح اچھیں اور بڑھ جائے گی... بالکل بات تو آپ یہ نوٹ فرمائیں کہ اب ہم کیسیں کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتے... دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے... یہ تو نہیں ہو گا اب... مسٹر ہر بینگ کو تو مسٹر روڈی تمن کھرب ڈال رہی ہے کے لیے تیار ہو گئے تھے... ہمیں تو یہ تیک کھرب دیں... جب بھی ہم نہیں مانیں گے... کیوں ووستو۔"

"بالکل... وہ ایک ساتھ ہو لے۔"

"صاحب صدر! آپ کو ابھی معلوم نہیں... آپ کی حکومت قائم نہیں رہے گی... میں انشارج کو ایک اشارہ کروں گا... وہ آپ کے ملک میں فوری طور پر مل چاکر رکھ دے گا... ایسی سازش کے شروعے کا کہ آپ غائب ہو جائیں گے... اس کا تجربہ آپ کو اچھی طرح ہے... آپ سے پہلے صدر کو جب ہم نے ازاں اچاہا تو پہلے آپ سے معاملات طے کیے تھے... جب آپ نے صدارت کی کری سنبھالنے کی

عائی بھری تھی تو یک دم سیاہی حالات سابقہ صدر کے خلاف ہو گئے تھے یاں... جب کہ اس سے پہلے وہ ملک کے مقابلہ ترین صدر تھے... پھر اپاٹک کیا ہو گیا تھا... سب لوگ ان کے خلاف بدھن کیوں ہو گئے تھے... اس طرح ہو گئے تھے کہ یک دم ان کی زندگی کے تمام پہلو میں نے گوام کے سامنے پیش کر دیے تھے... تو آپ کی زندگی کے تمام پہلو بھی ہمارے پاس تصاویری صورت میں موجود ہیں... ان کو گوام کو دکھانے کی دیر ہے... پھر آپ کے اڑ جانے میں ذرا بھی دیر نہیں لگے گی۔"

"میں... نہیں... " صدر صاحب چلا گئے۔

"آپ کو کیا ہوا صاحب صدر... خوصل رکھیں... یہ ان کی گیدڑیں ہیں۔" شوکی نے دل ہی دل میں مسکرا کر کہا۔

"نہیں... یہ ان کی گیدڑیں ہیں ہیں۔" صدر چلا گئے۔

"کیا کہا... تو کیا آپ کے خلاف ان کے پاس مواد موجود ہے۔"

"ہو گا... تبھی مسٹر روڈی نے دھوکی کیا ہے تا۔"

"لیکن وہ کس حم کا میڑ ہے... جس کے سامنے آنے پر آپ مدد نہیں رہ سکیں گے۔"

"سابقہ صدر کے خلاف بھی جو کچھ سامنے آیا... وہ بالکل جعلی تھا... لیکن یہ لوگ اس طرح تیار کر داتے ہیں کہ کوئی اس کو نقل ثابت

نہیں کر سکا... میرے خلاف بھی ان کے پاس الکٹی نسلی چیزیں ضرور ہوں گی۔"

"جب بھی... آپ کو صدارت کا لائچ تو ہونا ہی نہیں چاہیے۔ آپ کو تو ان سے یہ کہنا چاہیے تھا... مجھے صدارت کی کوئی پرواہ نہیں۔"

"بات بھی ہے... لیکن آپ لوگ ذرا غور کریں... بات صرف صدارت کے چھین جانے کی نہیں ہے... آدمی اس حد تک رسما ہو جاتا ہے کہ معاشرے میں کسی انسان کے سامنے سے گزر بھی نہیں سکتا... آپ اس پر غور کریں۔"

"ایک مت... سڑ رڑو ہی... آپ نے جو کچھ صدر صاحب کے خلاف بنع کرا رکھا ہے... کیا وہ اصلی ہے... حقیقت ہے۔"

"نہیں... سراسر جھوٹ ہے... لیکن آپ لوگ اس جھوٹ کو ثابت نہیں کر سکتے۔" رڑو ہی نے پر غور انداز میں کہا۔

"کیا کہا آپ نے... وہ سب کا سب جعلی ہے جو آپ نے صدر کے خلاف تیار کرا رکھا ہے۔"

"ہاں! لیکن آپ کی قوم اس کو ہرگز جعلی نہیں مانے گی... ہم جو بات آپ کی قوم سے منوانا چاہتے ہیں... وہ فوراً منوالیتے ہیں... ہمارے پاس ایسے ہتھنڈے موجود ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے... سابقہ صدر بھی بالکل بے گناہ تھے۔"

"ہاں! بالکل... ان پر جو ازمات لگائے گے... ان میں سے کوئی ایک بھی درست نہیں تھا... لیکن دیکھ لیں... وہ صدر گھنی کے لگائے میں جاگرے ہیں... کوئی دو کوڑی کا انسان تک ان سے بات کرنے کو تیار نہیں۔"

"اور صاحب صدر آپ نے یہ سب جانتے ہو جھنے صدارت کا عہدہ قبول کر لیا... لیکن آپ کو بتا دیا گیا تھا کہ صدر کے خلاف تمام ازمات فرضی ہیں، لیکن ہمارا پروگرام اب انہیں اور برداشت کرنے کا نہیں ہے... اس لیے ہم انہیں پہنچا رہے ہیں اور آپ کو اور پلا رہے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ نے صدارت قبول کر لی۔" انکشہ جیشید کے لیے میں تھی آگئی۔

"تن نہیں... یہ بات ہرگز نہیں ہے... مجھے وہ تمام ثبوت ہب دکھائے گے تو یہی بتایا گیا تھا کہ یہ سابقہ صدر کے کرتوت ہیں اور وہ فیصد درست ہیں... میں نے سوچا... جب صدر صاحب ایسے گندے کردار کے مالک ہیں تو انہیں ملک کا صدر رہنے کا کوئی حق نہیں... لہذا میں نے ان کی تجویز مان لی تھی... یہ بات تو مسٹر رڑو ہی سے اب معلوم ہوئی کہ وہ تمام ثبوت جھوٹ تھے۔" انہوں نے چلدی چلدی کہا۔

"آپ کیا کہتے ہیں مسٹر رڑو ہی۔"

"بات بھی ہے... لیکن اب اس کا کوئی فائدہ نہیں... ہم

نے ان کے خلاف بھی ایسے ہی جھوٹے ثبوت تیار کروار کئے ہیں تاکہ جو نجی یا آنکھیں پھیریں... ہم ان کا کاشانکاں دیں... اور مسٹر انپیٹ چشید... تم کچھ بھیں کر سکتے... تم جسیں جانتے... تم اپنے ملک میں کس قدر بے بس ہو... تمہارے ملک کے صدر کس قدر بے بس ہیں....

جب میں یہاں کے لیے روانہ ہوا تھا... تو یہاں انشا رچ کے سفارت خانے کو پوری طرح چوکنا کروایا گیا تھا... اس وقت یہ ٹمارت انشا رچ کے خفیہ آدمیوں کے لیے میں ہیں ہے... پورا انشا رچ اس وقت حرکت میں ہے، اور مجھے یہاں سے بحفلت نکال لے جانے کے لیے میدان میں آپ کا ہے... آپ پر اب مقدمہ چلے گا... آپ نے میرے ایک عزیز ساتھی ہر بیک کو اس حد تک زخمی کر دیا ہے کہ شاید وہ زندہ نہ باشے... آپ نے مجھے یہاں قید میں رکھا... میرے باقی ساتھیوں کو قید میں رکھا... آپ پر مقدمہ چلے گا... یہ کہتے ہوئے اس نے بلند آوازا میں کہا:

”آ جائیں بھی... اب دری کیوں لگا رہے ہیں۔“

فوراً ہی دروازہ کھلا... اور پیر یام کورٹ کے ایک چیخ مجرمہ جب آپ نے پار باریہ کہنا شروع کیا کہ کیمسٹ ہمارے ملک میں ہیں... سیست اور دوسرے بہت سے لوگوں کے ساتھ اندر واصل ہوئے... ان کے ساتھ ملک کے نائب صدر بھی تھے، ان کے چھرے پر مکراہت تھی فاتحانہ مکراہت... ”صدر صاحب مجھے افسوس ہے...“

”افسوس... کیما افسوس۔“

”آپ اس ملک کے صدر نہیں رہے، آپ پر عین الزعامات ہیں... نائب صدر رہنے کی حیثیت سے میں صدر کا پارچ سنبھال چکا ہوں۔“

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“

”میں بتاتا ہوں...“ یہ کہتے ہوئے انشا رچ کا سینہ آگے آ گیا۔

”اوہ... آپ بھی آئے ہیں۔“

”ابھی تو پاہر نہ جانے کون کون موجود ہیں... آپ کے ملک کے ذمے دار لوگوں کو یہاں جمع کر لائے ہیں، اس سادے پروگرام کی لئے بن رہی ہے... بلکہ ساتھ ساتھی وی پر دیکھا جا رہا ہے۔“

”کیا مطلب...“ انپلے چشید وغیرہ مکراہت...

”مسٹر انپلے جمیل... آپ مار کھانے... آپ ہمیں دھوکا

دیتا چاہتے تھے... لیکن خود زندگی کا سب سے بڑا دھوکا کھا گئے...“

فوراً ہی دروازہ کھلا... اور پیر یام کورٹ کے ایک چیخ مجرمہ

سیست اور دوسرے بہت سے لوگوں کے ساتھ اندر واصل ہوئے... ان

کے ساتھ ملک کے نائب صدر بھی تھے، ان کے چھرے پر مکراہت تھی

فاتحانہ مکراہت...“

الی انگلوکا ایک ایک لفظ سنائی گیا... یہاں ہونے

والی انگلوکا ایک ایک لفظ سنائی گیا... پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ باہر

ہمارے ساتھی موجود نہ ہوں۔"

اس لئے اسکے جمیلہ کو اپنادل ڈوبتا محسوس ہوا... انہیں اس کا ہیسے وہ بازی ہار پکھے ہوں... پھر بھی انہوں نے خود پر قابو پا۔ ہوئے کہا:

"لیکن آپ لوگوں سے ایک غلطی ہو چکی ہے۔"

"اور وہ کیا۔"

"اس بات چیت کے دوران میں نے مسٹر روزی کے سے دوبار یہ نکلوایا ہے کہ انہوں نے سابقہ صدر کے خلاف تمام شہ جملی تیار کروائے تھے... میں کچھ موجودہ صدر کے ساتھ کیا گیا۔ دوسری طرف آپ لوگوں کا بیان ہے کہ میں وہی پر بھی یہ پر گرام پر قوم دیکھ رہی ہے۔"

"اس میں تک نہیں۔" سفیر مسکرا کیا۔

"تو کیا پوری قوم اور پوری دنیا یہ نہیں دیکھ رہی ہوگی۔ ہمارے صدر کے خلاف تمام ثبوت جھوٹے رائے گے تھے۔"

"نہیں... یہاں ہونے والی گفتگو پہلے ہی ہے... پھر وہ آپ پیش ہو رہی ہے... آپ جب لوگوں میں جائیں گے تو آپ کو من ہو جائے گا یہ جملے محام تک کس صورت میں پہنچے ہیں... جو لوگ قد رجھوٹے ثبوت بالکل پے اندراز میں پیش کر سکتے ہیں... کیا دونوں پچھلوں کو جھوٹ میں تبدیل نہیں کر سکتے۔"

"لیکن ساتھ ساتھ کیے عکن ہے۔"

"ایٹھے اسی کا تو نام ہے... پہلے یہ پر گرام دریاں میں ایک جگہ دیکھا جا رہا ہے... کہاں دیکھا جا رہا ہے... میں اس مقام کا نام نہیں بتا سکتا... جانتا ہی نہیں... تو تاؤں کیے... وہاں سے جنے درست کر کے پر گرام آگے بھیجا جا رہا ہے... لیکن یہ بات کوں جان سکتا ہے... کہ ان تک جو پر گرام بیٹھ رہا ہے... وہ الف سے لے کر ڈی تک غلط ہے... کیا سمجھے۔"

"یہ باتیں حلیں بے نہیں اتر رہیں۔"

"انتے لوگوں کو یہاں دیکھ کر بھی نہیں اتر رہیں۔"

"ہاں مسٹرنہیں اتر رہیں۔"

"جب پھر مسٹر اسکے جمیلہ... آپ ایسا کریں کہ اپنا آخری حرپ آزمائیں۔" روزہ روزی نے کہا۔

"آخری حرپ۔" فاروق نے کہا۔

"ہاں! آپ اپنا آخری حرپ آزمائیں... اپنی خنیخوری کو بلاں... وہ بھی باہر تیار کھڑی ہے... اگر اس کے چہرے پر ہوا بیان اڑتی نظر آ جائیں تو آپ ہار گئے اور اگر ان کے چہروں پر سکون نظر آئے تو ہم ہار گئے... بلاں... ہم جانتے ہیں فوریں باہر تیار کھڑی ہے۔"

"آپ کی معلومات پر حیرت ہو رہی ہے... مسٹر ہرٹنگ

”ضرور بلا لیں... اس سے حالات پوچھ لیں... تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے۔“

انہوں نے گھری کے ذریعے ہدایات دیں... پہلی بار روڈی کوان کی گھری کا احساس ہوا... وہ بولا:

”آن کے ہاتھ سے یہ گھری اتار لی جائے۔“

”اوکے سر۔“ انشا رجہ کی فورس کا ایک کارکن فوراً آگے بڑھا۔

مگن اس مجھ فورس کا ایک کارکن اندر واصل ہوا... اس کے پیروں پر نظر پڑتے ہی وہ جان گئے کہ یہ بازی مکمل طور پر ہار چکے ہیں۔



کے سامنے تو آپ بھی بلی نظر آ رہے تھے...“

”آپ لوگوں کو خوش کر رہا تھا... ورنہ ہر بینگ جیسے تو یہ آگے پانی بھرتے ہیں... اسے جو آپ نے سزا دی... وہ بھی میری مرشی سے دی... میں نہ چاہتا تو آپ اسے زندگی نہ کر سکتے... میرے یہ آدمی بہت پہلے یہاں آئکے تھے... یہ اس وقت سے یہاں موجود ہیں، جب آپ ہمیں لے کر یہاں پہنچ تھے۔“

”تو کیا آپ کو اس عمارت کا پتا تھا۔“

”نہیں... اس حد تک تو خیر ہر بینگ ہی کامیاب تھا... کیس اور اس عمارت کو اس نے ہوائیں لکھنے دی... دراصل یہ کمرا بھیدی ہے... جب گھر کا بھیدی غداری کرے تو اس وقت بہت نقصان وہ ہوتا ہے... سوہم اس نقصان کی رو میں آگئے تھے... لیکن اب مسٹر بینگ کا کامنا تکل گیا ہے... ہم رہا راست بات کریں گے... بلکہ اب کیا بات کریں گے... اب تو بات ختم ہو گئی... ان لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے۔“

”اور آپ ہمیں کس خوشی میں گرفتار کر رہے ہیں۔“

”اب کی وی پر پر گرام نہیں دکھایا جا رہا... لہذا آپ اگرفتار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

”اوکے... جو کرتا ہے، کر لیں... پہلے میں اپنی فورس کے ایک فرد کو اندر بلا ٹاچاہتا ہوں۔“

اس سے پہلے ...

ان پکھم جمیل کی نظر میں اس پر جم گئیں۔

”سر اب مجھے افسوس ہے ... ہم کچھ نہیں کر سکتے ... باہر ان شارجہ کی پوری ایک فوج موجود ہے، لیکن یہ بات ہم جانتے ہیں، ورنہ وہ عام ایسا میں ہے اور مقامی لوگوں پر ہی مشتمل ہے، لیکن ان کے پاس ایسے آلات اور تھیمار ہیں جن کے بارے میں ہم بہت اچھی طرح جانتے ہیں ... وہ ہمیں چند سیکنڈ میں ڈھیر کر سکتے ہیں ... اب اگر آپ چاہتے ہیں ... ہم ان سے نکلا جائیں تو ہم یہ ضرور کریں گے ... لیکن نتیجہ صفر ہو گا ... مطلب یہ ہم سب مارے جائیں گے ... آپ کو ان کے قبضے سے چھڑا نہیں سکیں گے، اب جو حکم آپ دیں گے ... ہم کریں گے۔“

”اگر تم لوگ جانا چاہو تو کیا یہ تمہیں جانتے دیں گے۔“

”ہاں! اس پر انہیں کوئی اعتراض نہیں۔“

”اور ہماری حکومت ... کیا وہ اس سچ پر کچھ کرنے کے لیے تیار نہیں۔“

”پہلی بات تو یہ سر کہ اگر فوج ہماری مدد کو آجائے، تو بھی وہ

کچھ نہیں کر سکے گی ... ان آلات کے ساتھ ان کی بھی ایک نہیں ہے
گی ... دوسری بات، ٹائب صدر اس وقت ان شارجہ کے احکامات کی کمل
طور پر قبیل کر رہے ہیں، ان سے کہہ دیا گیا ہے ... ملک کے آئندہ صدر
بہر حال وہ ہوں گے، اگر انہوں نے ان کے احکامات مانے۔“
”ہوں نہیک ہے ... تم لوگ واپس چلے جاؤ۔“

”مم ... مجھے بہت افسوس ہے سر ... جاتے ہوئے حدود رجے
دن محسوس کریں گے ہم ... اس سے یہ نہیں بہتر تھا، ہم لڑ کر مر جاتے ...
لیکن اس کا دور و دور تک کوئی قائد نہیں۔“ اس نے جذباتی آواز میں
کہا۔
”نہیک ہے ... مجھے تم سے کوئی گل نہیں، زندہ رہے تو پھر ملیں
کے۔“

”ای بات کا تو امکان نظر نہیں آ رہا۔“

”کس بات کا۔“

”اس بات کا یہ کہ آپ لوگ زندہ واپس آ سکیں گے ...
ہم ہمارے ان شارجہ میں موجود ایک ساتھی نے بتایا ہے ... روڈی دنیا
کی خوفناک ترین چیز کا نام ہے ... پورا ان شارجہ، بیگال ... برٹائن اور نہ
جانے کتنے ملک اس کے اشاروں پر ناپتے ہیں ... اور آپ لوگوں کے
غاف جاں بچانے میں کئی حکومتیں پورا تر ورگائے ہوئے ہیں ... آپ
ال عمارت سے اگر زندہ سلامت لکھنا چاہیں تو وہ آپ کو ایسا نہیں کرنے

دیں گے... ہاں آپ ان کے سامنے ضرور زندہ حالت میں بائی
ہیں... مسٹر روڈی آپ کو اپنے ساتھ زندہ لے جانے کے خواہیں
ہیں... ورنہ آپ ایسا بھی نہ کر سکتے۔“

”لیکن یہ معلومات تم تک کس نے پہنچائیں۔“

”باہر یہ کارروائی ڈھکی چھپی نہیں... یہ باتیں تو اب،“ تینا اور انہیں دیکھنا چاہئے ہیں۔“
لوگوں کو بھی معلوم ہو چکی ہیں... غیر ملکی فی وی یہ خبریں نشر کر رہے
ہیں...“ ”پروگرام تو اپنا بھی بھی تھا۔“ اپکل جمیش نے آہ بھری۔

”اب آپ بہت معلومات حاصل کر چکے... لہذا سے جانے
ولی۔“

”اوہ اوہ۔“ وہ دھک سے رہ گئے۔

”اور کیا قوم کو یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ تائب صدر اس وقت
کردہ ہے ہیں، کس کے احکامات مان رہے ہیں۔“ ”میرے دوست ہم سے گلے مل لو... معلوم نہیں ہم پھر ایک
”نہیں... یہ ایک پہلے چھپا دیا گیا ہے... اس کا علاقہ بن والہ کے دیکھیں گے یا نہیں۔“

انشراجمیں موجود ایجنسیوں کے ذریعے ہوا ہے... عوام کو توبس یہ معلوم
ہے کہ اگر اس وقت انشراجم کی بات شمانی ہگئی... تو وہ پورے ملک کوہن طرف دیکھا۔
کردے گا... اس کے کروڑ میزائل سرحد پر بالکل تیار کھڑے دکھا۔ ”بھجہدار ہو... مجھ سے اجازت لے رہے ہو... خیر... تم
بھی کیا یاد کرو گے... مل لو... اور یہ یقین کر کے ملو... کہ آخری بار مل
گئے ہیں۔“

”کہاں کھڑے دکھائے گے ہیں۔“

”شار جھٹان کی سرحد پر... اس وقت شار جھٹان کی سرہ
گویا انشراجم کی سرحد ہے... وہ اس سرحد سے ہمارے خلاف کچھ بھی
ساقیوں کو اب زندہ واپس نہیں جانے دوں گا... لیکن اس سے
کارروائی کر سکتا ہے۔“

”اور... اور یہ سب کچھ صرف اس لیے ہو گا کہ ہم وہ کیش
نہ لے سکیں۔“

”ہاں سرہ... اب کیش کی بات بھی لوگوں کو معلوم ہو چکی
ہے... دیے لوگ ان کیش کے پارے میں سپس میں چلتا ہو گئے
لیکن اور انہیں دیکھنا چاہئے ہیں۔“

”پروگرام تو اپنا بھی بھی تھا۔“ اپکل جمیش نے آہ بھری۔

”اب آپ بہت معلومات حاصل کر چکے... لہذا سے جانے
ولی۔“

”اوہ اوہ۔“ وہ دھک سے رہ گئے۔

”اور کیا قوم کو یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ تائب صدر اس وقت
کردہ ہے ہیں، کس کے احکامات مان رہے ہیں۔“ ”میرے دوست ہم سے گلے مل لو... معلوم نہیں ہم پھر ایک
”نہیں... یہ ایک پہلے چھپا دیا گیا ہے... اس کا علاقہ بن والہ کے دیکھیں گے یا نہیں۔“

انشراجمیں موجود ایجنسیوں کے ذریعے ہوا ہے... عوام کو توبس یہ معلوم
ہے کہ اگر اس وقت انشراجم کی بات شمانی ہگئی... تو وہ پورے ملک کوہن طرف دیکھا۔

کردے گا... اس کے کروڑ میزائل سرحد پر بالکل تیار کھڑے دکھا۔ ”بھجہدار ہو... مجھ سے اجازت لے رہے ہو... خیر... تم
بھی کیا یاد کرو گے... مل لو... اور یہ یقین کر کے ملو... کہ آخری بار مل
گئے ہیں۔“

”کہاں کھڑے دکھائے گے ہیں۔“

”شار جھٹان کی سرحد پر... اس وقت شار جھٹان کی سرہ
گویا انشراجم کی سرحد ہے... وہ اس سرحد سے ہمارے خلاف کچھ بھی
ساقیوں کو اب زندہ واپس نہیں جانے دوں گا... لیکن اس سے
کارروائی کر سکتا ہے۔“

پہلے۔"

"اس سے پہلے کیا؟"

138

"اس سے پہلے میں انہیں یہ تمام کیسٹش ضرور دکھاؤں گا۔"

"کیا... کیا واقعی۔" وہ سب چلا اٹھ۔

"ہاں! میں تمہاری یہ آخری خواہش ضرور پوری کروں گا... اہمدد کی ضرورت نہیں... لہذا اسے شوٹ کر دیا جائے۔"

خفیہ فورس کے کارکن... تم گلے ملنے کے بعد ایک کام اور کر دے گے۔"

"ہاں! نہیں۔" وہ لوگ چلا گئے۔

"کمال ہے... تم اس شخص کو بھی زندہ دیکھنا چاہتے ہو...
وو کیا؟"

"اپنے بار کی کلائی پر سے یہ گھری اتار کر ساتھ لے جاؤ۔ لے اپنے ملک سے بھی وفاداری نہیں مجھاںی... جب اس سے کہا
وقت دیکھنے کے کام آئے گی۔"

اس نے سوالیہ انداز میں اسپکٹر جمشید کی طرف دیکھا، انہوں ناممکنی... تو اس نے فوراً کہا تھا... میں ہر طرح تیار ہوں... کیا یہ
نے مسکرا کر سر ہلا دیا... جیسے کہہ رہے ہوں...
"اگر انہوں نے ایسا کیا تھا تو یہ واقعی ملک سے خداری ہے

"اتار لو بھی... اتارلو۔"

"سر! آپ ان حالات میں بھی مسکرا سکتے ہیں۔" کارکن اس ان پر مقدمہ چلوا گئے... عدالت انہیں جو سزا دے... وہ یہ
بھرا تی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں! ایسی تو زندگی ہے۔"

"ایک آپ کو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا... آپ کو اس
یہ کہتے ہوئے اس نے گھری اتاری... دروازے کی طرف ہمدردی کیوں ہے۔
پڑھا... وہ سب ایک ساتھ بولے:

"بات ہمدردی کی نہیں... اصول کی ہے... اگر یہ ملک کے

اہل و اقویں ہر ایسی ملک کا قانون دے گا۔"

"اللہ حافظ۔"

139

وہ ان کی طرف مڑا اور یولا:

"اللہ حافظ۔"

"اگر آپ بھی چاہتے ہیں تو نجیک ہے... یہ بھی آپ۔ آپ بھی جرم ہیں۔"

ساتھ رہیں گے... جو انجام آپ کا ہوگا... وہی ان کا ہوگا۔"

"میں اس حد تک اپنے جرم کا اقرار کرتا ہوں۔" "یہ نجیک رہے گا۔" اسکریز جشید مکارے۔

"بس تو پھر... اب آپ ملک کے صدر تو رہ نہیں سکتے گے۔"

صدر کے پھرے کا خوف سمجھ کم ہو گیا... انہوں نے فوراً کہا۔ مال عدالت اگر آپ کو معاف کر دے تو ملک میں ایک شہری کی حیثیت

"لیکن میں نے خداری نہیں کی تھی... مجھے سابقہ صدر سے روایتی گا۔"

خلاف ایسی ایسی باتیں دکھائی گئی تھیں... ثبوت سمیت کہ خدا کی:

"اوہو! اسکریز جشید کیا باقی کر رہے ہیں... کہاں کے اس وقت میں نے محوس کیا تھا کہ اگر ایسا پیدا کردار آدمی ملک کا صدر قاب دیکھ رہے ہیں... آپ لوگ اب واپس نہیں آئیں گے... یہ تو ملک کا بیڑا غرق ہو کر رہے گا... اس لیے میں نے یہ بات منظراً اڑادی کا اعلان ہے... جسے اس وقت کئی حکومتیں بیک وقت سن رہی تھیں... یہ تو اب معلوم ہوا کہ وہ سب ثبوت جھوٹ تھے۔"

"اُن اور اس کا مطلب ہے... وہ بھی پابند ہیں اس بات کی... کہ آپ

"اور سابقہ صدر کہاں ہیں... آپ جانتے ہیں۔" اُنکوں کو زندہ حالات میں اب اس ملک میں نہیں آنے دیا جائے گا۔"

کامران مرزا نے بر اسلامتہ بتایا۔

"پکا اور سچا مسلمان... ایک عقیدہ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ پوری زندگی کے انسان مل کر اگر کسی کو کوئی تقاضاں پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے

"جیل میں۔"

"ہاں! وہ تین سال سے جیل میں سڑ رہے ہیں... ایک ملامدہ پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اللہ نہ چاہے۔"

کی حیثیت سے اور ظاہر ہے، انہیں پھانسی کی سزا دی جائے گی...!" "غیر... دیکھیں گے۔" رودہ بُشنا۔

لوگ اپنے ملک نہ پہنچ سکے۔"

"ہاں! یہ تو ہے۔" صدر نے کانپ کر کہا۔

"میں گے... اگر چہ ہم عام راستے سے اعلانی بھی جا سکتے ہیں... لیکن

"جب ان لوگوں نے صدر کے خلاف وہ ثبوت ٹھیکی میں مناسب سمجھتا ہوں کہ خفیہ راستے سے ہی جائیں گے... اور تمام

تھے... تو آپ کو چاہیے تھا کہ یہ مسئلہ پوری کا یتیہ کے سامنے رکھ لش بھی۔ جری چہاز پر ساتھ لے کر جائیں گے... سات ملکوں کی آپ نے تو بس صدر بننے کی خوشی میں انشا رجہ کی بات مان لی۔ اُن فوج ہماری حفاظت کرے گی... ہر قسم کے تمدن کا مقابلہ کرنے کے

لے تیار رہے گی۔“

وہ یہ الفاظ سن کر سکتے میں آگئے... انہوں نے سوچا بھی
تھا... کہ اپنے ملک میں آ کر وہ اس حد تک بے بس ہو سکتے ہیں
اپنے خیال میں تو وہ یہاں مکمل طور پر کامیاب ہو کر آئے تھے...
اس لمحے وہ عمارت سے خفیدہ راستے کی طرف بڑھتے تو ان کی آنکھ
میں آنسو آگئے... اس خیال سے کہ شاید اب وہ اپنے وطن نہ
گے...

ان کو واپسی کا سفر بھی اسی طرح محسوس ہوا جس طرح وہ
تھے... روڈی نے ہوائی سفر سے انکار کر دیا تھا، لہذا وہ اسی طرح
سے واپس بیگانہ ملک پہنچے... فونج اور پولیس نے فوراً ان کے
ڈال دیا...“

”انہیں سہماں خاتمے میں پہنچا دیا جائے...“ سچھوں
آرام کرنے دیا جائے... ہم بھی ذرا سفر کی تحکماں اتنا رہیں...
کے ساتھ پروگرام شروع کیا جائے گا... اور دیکھو... یہ محض
ہیں... ان کے ساتھ کوئی بر اسلوک نہ ہو۔“

”لیں سر... آپ کے حرم کی قیمتیں ہو گی۔“
انہیں ایک قلعہ نما عمارت میں لا یا گیا... اس عمارت میں
وہ سکتے میں آگئے... دیواریں خون آلو دھیں، انسانی جسموں۔
کی بوہاں پھیلی ہوئی تھی۔ چھتوں میں جگہ جگہ ہٹ گئے ہوئے ہائے گی...“

ان کوں سے لوہے کی زنجیریں اور بیجیں وغیرہ اوزار لٹکے ہوئے
تھے...“

”یہ لگ... کیا سہماں خاتمہ ہے بھی۔“

”مسٹر روڈی کا پسندیدہ سہماں خاتمہ...“ ان کے ساتھ آئے
والوں میں سے ایک نے کہا۔

”آپ لوگوں کا پروگرام کیا ہے۔“

”تمن دن تک آپ لوگوں کی سہماں تو ازی کی جائے گی...“

تمن دن بعد مسٹر روڈی کے سامنے پیش کیا جائے گا، اس کے بعد وہ
جانیں، آپ جانیں! ہمارا کام تو بس اتنا کہ ہم آپ کو اس قابل نہ
چھوڑیں کہ آپ اپنے بیووں پر کھڑے رہ سکیں... جب آپ ان کے
سامنے جائیں تو کھڑے ہوئے نہ ہوں... فرش پر گرے ہوئے
ہوں۔“ اس نے کہا۔

”اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا۔“

”وہ آپ کو وہ تمام یکیش دکھانا چاہتے ہیں، لیکن اس حالت
میں کہ آپ پکھ کرنے کے قابل نہ ہوں... بس آپ ان یکیش کو دیکھ کر
پڑتا بکھائیں، بل کھائیں اور بل کھا کھا کر سلگ سلگ کر راکھ بن کر
چھوٹا جائیں... پکھنا کر سکیں... سبی ہے آپ کا انجام... ان یکیش کو
وہ سکتے میں آگئے... دیواریں خون آلو دھیں، انسانی جسموں۔ ایکنچھ کے لیے بہت بے ہم تھے تھا آپ... آپ کو ایک ایک دکھائی

کی بوہاں پھیلی ہوئی تھی۔ چھتوں میں جگہ جگہ ہٹ گئے ہوئے ہائے گی...“

چاق و چوپند فوجی موجود تھے... و یہ بھی شاید وہ گیس پستول تھے، ان سے نشانہ لینے کی ضرورت تو ہوتی نہیں اور نہ وہ اوہرا دھر اچھل کو دکران کی گیس سے خود کو بچا سکتے تھے... لہذا وہ پوری طرح بے نیس تھے۔ پھر بھی ان کے دماغ تیزی سے کام کر رہے تھے... ایک منٹ پہلے کاتھا، ان کو دیکھنے کا نہیں موقع مل رہا تھا... لیکن کس حالات میں... ادھ موئی حالات میں... اور ادھ موبایہ ہوتا بھی کوئی آسان بات تو تھی نہیں... لیکن اس سطھ میں بھی وہ کیا کر سکتے تھے بھلا۔

اور پھر انہیں زنجروں میں جکڑ دیا گیا، اس کے بعد ان کی مرمت شروع ہو گئی... کچھ عجیب و غریب آلات سے ان کے جسموں پر ضربات لگائی گئیں۔ یہ عمل نہ جانے کب تک جاری رہا، پھر وہ ایک ایک کر کے بے ہوش ہو گئے... ہوش میں آئے تو پھر قلم شروع ہو گیا... وہ پھر بے ہوش ہو گئے... درمیان میں انہیں پانی تک نہ دیا گیا... بھوک پیاس اور شدید ضربات نے انہیں دن میں تارے دکھادیے... انہیں اپنی ناگنوں سے واقعی چان لکھنی محسوس ہو رہی تھی... سب سے برا حال پر وفیر داؤ دکا تھا، یہ محسوس کر کے اسکرچ جشید بو لے:

”ہمیں انسوں ہے پر وفیر صاحب... لیکن آپ گلرنہ کریں، ہم کم از کم آپ کا ان سے انتقام ضرور لیں گے۔“

”ہاہاہا...“ اچارج کا تقبہ گونج اٹھا۔

”کس بات پر نہیں رہے ہو بھی۔“

”مل... لیکن...“ شوکی کے منہ سے نکلا۔

”کیا بات ہے...“ اچارج ان کی طرف مڑا۔

”انتہا عمر تک مسٹر ردھی ہمارے ساتھ کس طرح بیٹھے گیں کے بھلا۔“

”انہیں ساتھ بیٹھنے کی ضرورت نہیں، وہ وقت فو قتا آپ کا دیکھتے رہیں گے اور لطف انداز ہوتے رہیں گے۔“

”اور جب کیس ختم ہو جائیں گی۔“

”یہ وہ جائیں کہ اس وقت وہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں... بہر حال اب دیکھ لیں پوری دنیا کو معلوم ہے کہ ان کی قید میر ہیں... اس کے باوجود کوئی آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتا... یہاں تک کہ آپ کی خفیہ فورس تک کچھ نہیں کر سکتی۔“

”ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم ان حالات میں گھر جائیں گے ویسے مسٹر ہر بگ کا کیا عالی ہے۔“

”بہت برا... اگر آپ لوگ دیکھنا چاہیں تو دکھا سکتا ہوں وہ بھی اس میارت میں موجود ہے۔“

”نہیں... بس! ہم کیا کریں گے دیکھ کر۔“ اسکرچ جشید جلدی سے کہا۔

”واقعی... آپ کا تو اب اپنا وہی حال ہونے والا ہے۔“

ان کے چاروں طرف اس وقت عجیب و غریب پستول

"تم لوگ ہم سے انتقام لو گے... اتنی طاقت ہی کہاں اٹھے۔
جائے گی تم میں۔"

"کیا مطلب۔"

"آپ نزدیک آ کر میری بات سن لیں۔"

"ہاں ضرور کیوں نہیں... یہ لیں آ گیا نزدیک... اس نے

پھر فہم کر کرہا۔

ان پکڑ کا مردان مرزا اس وقت اٹھے لگئے ہوئے تھے... ان

بھی نہیں رہ جائیں گے... پہلے تو آپ نے کہا تھا کہ اپنے جیروں

کھڑے نہیں ہو سکیں گے ہم۔"

ان کے دونوں ہاتھ حرکت میں آگئے اور پھر اس کے من سے ایک جیج

کھل گئی۔

☆...☆...☆

"جب طاقت آ جائے گی... اس وقت لے لیں گے..."

آپ پر بیثان نہ ہوں۔" فاروق تے منہ بنایا۔

"واہ! یہ تو بھی تک باعث کرنے کے قابل ہیں۔"

"تو کیا آپ کے خیال میں ہم بات چیت کرنے کے قابل

بھی نہیں رہ جائیں گے... پہلے تو آپ نے کہا تھا کہ اپنے جیروں

کھڑے نہیں ہو سکیں گے ہم۔"

"اس کے ساتھ ساتھ آپ بول بھی نہیں سکیں گے۔"

"اچھی بات ہے... دیکھا جائے گا... ہم نے بھی آپ پر

انتقام لیا تو بات نہیں۔"

"لیکن ہمارا اس میں کیا قصور... ہمیں تو جو حکم ملتا ہے..."

کرتے ہیں۔"

"جن کا قصور ہے... ہم انہیں بھی نہیں چھوڑیں گے۔"

"ہاہاہا... وہ سب ہنسنے لگے۔"

"کیا آپ کو ہماری بات پر یقین نہیں آتا۔"

"نہیں... اس سے بڑھ کر پا گل پن اور کیا ہو سکتا ہے بھلا۔"

اس حالت میں کہ رہے ہیں کہ مسٹر روڈی سے انتقام لیں گے۔"

"ہم آپ کو یقین والا سکتے ہیں۔" ان پکڑ کا مردان مرزا اپنا

مشکل سے نکلا... شاید ایک ایک لفڑ اس کو منہ سے نکالنا مشکل محسوس ہو رہا تھا۔

"میں نے کہا ہے... یہ تو انتقام کی ایک بھلک ہے۔"

"یہ... یہ تو... کسی ناول کا نام۔" فاروق بس اتنا کہہ سکا۔

پر اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا... شاید وہ مکمل طور پر بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ہوش میں آؤ فاروق، میں تمہیں شایاں دینا چاہتا ہوں۔"

عملی مظاہرہ

انہوں نے اس کی دو دوں ناٹکیں پنڈیوں پر سے پکڑ کر ایں۔ اپنے کامران مرزا اگر بے۔ طرف گھیت لیں، نتیجہ یہ کہ وہ پشت کے بل فرش پر گرا اور اس کے در سے چیخ نکل گئی... ساتھ میں انہوں نے اسے اپنی طرف گھینا اور اس کی گردان دبوئی... بلکہ اس جھک کھڑا لاتے ہوئے وہ بولے:

"آپ... آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔"

"اب بتاؤ! ہم ان حالات میں بھی انتقام لے سکتے ہیں۔" نہیں۔"

"ہاں! میں تمہیں شایاں دینا ہوں... تم ان حالات میں بھی اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا، اس سے پہلے کہ وہ کچھ بے کہہ رہے ہو... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے... خوب... بہت سکتا، انہوں نے گردن پر دباؤ اور بڑھادیا۔

"مل... لے سکتے ہیں... بالکل لے سکتے ہیں۔" اس سے منہ سے چھنسی چھنسی آواز لٹکی۔

"بہت خوب! یہ لو... تمہیں چھوڑ دیا... اب اس دن تم پوچھیں گے... جس دن تم سے واقعی انتقام لیں گے، یہ تو انتقام کی ایک وہ بھی ناکمل۔" آفتاب نے براسامنہ بنا کر مشکل سے کہا اور آخر بھلک تھی..."

"لگ... کیا... کی انکل۔" فاروق کے منہ سے بہ

"واہ بھی واہ۔" اس بار ان پکڑ جمیں نے تعریف کی۔

اوھر انچارج دور کھڑا اپنی گردن مسل رہا تھا، پھر اس نے فرمایا۔

”میں ان سب کا ساتھ چھوڑنے کے لیے تیار ہوں... اگر آپ لوگ مجھے چھوڑتے ہیں... میں ان کے بارے میں بہت سی راز کی باقاعدگی بتا سکتا ہوں۔“

”اکرام... دماغ تو جیسیں جل گیا۔“ ان پکڑ جشید گر جے۔

اکرام نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں... بس انچارج کی طرف دیکھا رہا... اور وہ سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

”یہ چال ہو سکتی ہے... میں نے کیا کہ طرف دیکھا رہا ہے...“ میں نے کیا کہ طرف دیکھا رہا ہے... اور وہ سرخ روڑی سے تو پہنچنا ہو گا...“ اس نے پریشان آواز میں کہا۔

”تو پوچھ لو... روکا کس نے ہے۔“

اس نے جیب سے ایک آلٹ کالا، اس کا بٹن دبایا، پھر سلسلہ ملے پر بولا:

”سر... ان میں سے ایک ان کا ساتھ چھوڑنے پر آمادہ ہے، لیکن ہو سکتا ہے... یہ ان کی کوئی چال ہو۔“

”اس کا نام کیا ہے۔“

”اکرام کہہ رہے ہیں یا اسے۔“

”اے میرے پاس بھیج دو... اگر اس نے کوئی کام کی بات انجام نہیں کی تو ہم اس سے سودا کھینچ لے گے۔“

انچارج نے جی ان ہو کر اس کی طرف دیکھا... پھر ہاتھ کے کرکے ہیں۔“

”اوے سر۔“ اس نے کہا اور اکرام کو کھولنے کا اشارہ کیا۔

”کہو... کیا کہنا ہے۔“

”ان کی وہ حالت بناو کر کیا کسی کی بناتی ہو گی۔“

”لیکن ایک خیال رہے... یہیں زندہ حالت میں روذہ کے سامنے پیش کرنا ہے۔“ ان پکڑ کا مردانہ اسکرائی۔

”ضرور پیش کروں گا، شروع ہو جاؤ...“ میں نے کیا کہ طرف دیکھا رہا ہے... اور وہ سرخ روڑی سے تو پہنچا۔

اس کے ساتھی اپنے اوڑا اور آلات لے کر آگے بڑھے:

”ایک اور خیال رہے۔“ ایسے میں محمود کی آواز سنائی دی۔

”اور وہ کیا۔“

”ہم پر اتنا قلم کرنا، بھتنا خود سہہ سکو۔“

”تم اس پوزیشن میں نہیں آ سکو گے... یہ میرا دعویٰ ہے... زندگی بھرا پنے جی دل پر کھڑے نہیں رہ سکو گے۔“ وہ گرجا۔

اور پھر اس کے ماتحت ان پر اپنا فن آزمائے گئے... ہال سے چیزوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں...“

”ٹھہر د۔“ ایسے میں اکرام نے بلند آواز میں کہا۔

انچارج نے جی ان ہو کر اس کی طرف دیکھا... پھر ہاتھ کے اشارے سے اپنے ماتحتوں کو رکنے کا حکم دیا۔

”کہو... کیا کہنا ہے۔“

لوگوں کی داد و دہ اور شباباں کی ضرورت نہیں... ہم تو جو کرتے ہیں...
اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں، اگر اللہ کی رضا حاصل
ہوگئی تو ہمیں اور کیا چاہیے... کچھ بھی نہیں، اس سے بڑھ کر دنیا کی کوئی
قیمت، کوئی دولت ہو یعنی نہیں عکتی... لہذا اب بھی وقت ہے... اپنے
خیال سے باز آ جاؤ۔“

”سوری سر۔“

”بھتی ان کے ڈایلاگ کا سلسلہ ختم نہیں ہو گا... تم اسے
میرے پاس بھیج دو۔“

”اوکے سر۔“

اور پھر اکرام وہاں سے باہر کی طرف جانے لگا... ایک دوبار
اس نے مزکر طور پر انداز میں انسپکٹر جمشید اور دوسروں کی طرف دیکھا...
اور پیشہ کر کے غرفت زدہ انداز میں ہنگارا بھرا، پھر کمرے سے نکل گیا۔
”اقسوس! ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے... اس مقام پر آ کر
اکرام ہم سے غداری کر بیٹھے گا۔“

”اس بات کا امکان ہے... کہ یہ شخص چکر چلانا چاہتا ہو۔“
انچارج بولا۔

”جب اس کے بڑے کوئی چکر نہیں چلا سکے تو یہ کیا چلائے
گا۔“

”بہت بہتر سر... ان کے بارے اب کیا حکم ہے۔“

”اکرام! یہ تمہیں کیا سوچ بھی... تم اس طرح انہیں دھوکا نہیں
دے سکو گے... یہ لوگ اتنے سید ہے نہیں ہیں... تم نے دیکھا نہیں...
ہم یہ بازی کس انداز میں جیت پہنچے تھے، لیکن جیتی جاتائی بازی بھی
انہوں نے کس طرح اپنے رخ پر کر لی... لہذا تم اس خیال کو دل و دماغ
سے نکال دو کہ تم چال چلنے میں کامیاب ہو جاؤ گے اور کوئی کام دکھا
گے... تم یہاں ایسے ہی رہو تو بہتر ہے... ہم سے الگ رہ کر شہ جانے
تم پر کیا بیت جائے۔“

”سوری سر! میں اب آپ لوگوں کے ساتھ نہیں چل سکتا...
بہت چل چکا بلکہ تحفہ کیا چلتے چلتے... اب میں آرام کرنا چاہتا ہوں...
دنیا کے کسی خوب صورت گوشے میں اپنے یہوی بچوں کے ساتھ زندگی
کے باقی دنیش سے گزارنا چاہتا ہوں سر۔“

”اکرام! یہ زندگی تمہیں میش کرنے کے لیے نہیں... اللہ کی
عبادت کرنے کے لیے ملی ہے... کیا تم یہ باتیں بھی بھول گئے۔“

”ہاں سر... میں نے زندگی کا یہ بھیا بلکہ روپ دیکھا ہے...
تو میرا ذہن بدل گیا ہے... کیا ملے گا آپ کو یہ ماریں کھا کر... اور
آپ ان کے مقابلے میں کامیاب ہو گئی جاتے ہیں... تو کیا ہو گا...
بس صدر صاحب دو چار الفاظ تعریف کے بول دیں گے... ملک دا
واہ کرڈا لے گا اور بس... آج تک کیا اس سے زیادہ کچھ ہوا ہے۔“

”ہم اپنے اللہ کو راضی کرنے کی فکر میں ہیں اکرام... ہمیں

"کیا اپنے بیوی پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہے۔"

"ابھی تو اس نہیں ہے... ایک دو دن تو لگیں گے۔"

"کوئی پروانہیں... کوئی جلدی نہیں... اب تو انہیں تمام زندگی تمارے پاس ہی رہتا ہے... یہ اور بات ہے کہ ان کی تمام زندگی اب بہت مختصر ہو کر رہ گئی ہے۔" روزی نے فہم کر کہا۔

ان پر ایک بار پھر سے ضرب پر ضرب پڑنے لگی... بہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے... ان کے ساتھ یہ سلوک تین دن تک جاری رہا... تین دن بعد اچارج نے کہا:

"ان کی زنجیریں کھول دو۔"

زنجیریں کھول دی گئیں... وہ فرش پر لے لیتے گئے...

"تم میں سے کون اپنے بیوی پر کھڑا ہو سکتا ہے... ذرا کھڑا ہو کر دکھائے۔"

وہ جوں کے توں پڑے رہے... اس نے یہ الفاظ دو تین بار کہے...

"یہ یوں تو کھڑے ہوں گے نہیں... فرش گرم کرو... خود بخود کھڑے ہو جائیں گے۔"

ایک ماتحت نے بھل کا ایک بیٹھنے دبا دیا... فرآہی فرش گرم ہونے لگا... وہ لگے اور ہر لڑھنے... لیکن اس سے کیا ہو سکتا تھا... فرش بدستور اور گرم ہو رہا تھا... اور پھر ان کی جنہیں بلند ہونے لگیں...

"کمرے کا دروازہ کھلا ہے... انہوں اور اس کرے سے نکل پاؤ... دوسرا کمرے کا فرش مختدا ہے۔"

انہوں نے ہاتھوں اور پیروں کے ہل اٹھنے اور دروازے کی طرف جاتے کی سر توڑ کو شش شروع کر دی... لیکن ایسا نہ کر سکے... آخراً اچارج نے کہا:

"سوچ چکر دکرو... یہ اب اپنے بیوی پر کھڑے نہیں ہو سکتے اور اسی وقت کیا... کبھی نہیں ہو سکتے۔"

"گک... کیا مطلب..؟" ایسے میں خان رحمان نے چوک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ یہ آلات عارضی طور پر کام نہیں کرتے... جو کام کرتے ہیں، مستغل کرتے ہیں... اب آپ لوگ تمام زندگی کے لیے اپاچ ہو چکے ہیں... ان ٹانگوں سے بھی نہیں چل سکیں گے... معنوی ناٹکیں لگاؤ اگے تو یہ ناٹکیں کٹاٹا پڑیں گی اور اسی پر کروائیں گے نہیں۔"

"ہوں! بات تو بھی ہے۔"

"ابذا آپ تمام زندگی کے لیے اپاچ ہو چکے ہیں... اب آپ کو سر روزی کی خدمت میں بھجا جا رہے ہیں..."

انہوں نے کچھ نہ کہا... بس خاموش پڑے رہے... پھر انہیں الحافظا کر زندگاڑی میں ڈالا گیا... آخراً گاڑی انہیں ایک واڈی میں

لے آئی... اور انہیں اٹھا کر اس کی وادی میں پھینک دیا گیا... گازی
دہان سے چلی گئی۔

"یہاں تو مسٹر رودی نہیں ہیں۔" شوکی نے حیران ہو کر کہا۔

"آئیں گے۔" آفتاب نے براسانہ بنا�ا۔

"ارے! یہ... یہ تو وہی وادی ہے... سٹوڈیو والی وادی۔"

"کیا کہا... سٹوڈیو والی وادی۔"

وہ ایک ساتھ یوں اور جلدی جلدی اس وادی کا جائزہ لیتے
لگتے... انہوں نے مجھوں کیا... شوکی کا خیال بالکل درست تھا۔

"پتا نہیں... یہ لوگ ہم سے کیا محیل محیل رہے ہیں۔"
پروفیسر بڑھا۔

"انپکٹر جمشید... تم اور تمہارے ساتھی ان کیسٹس کو دیکھنے
کے لیے بری طرح بے چین ہوتا۔"

"ہاں... یہ تو خیر ہے..."

"تب پھر اس غرض کے لیے... جسمیں اٹھ کر سامنے والے
ہال میں جاتا ہو گا... وہ ہال سیما نہیں ہے... اور اس ہال کی ایک طرف
سینما بھنی بڑی ایک سکرین لگی ہوئی ہے... جسمیں یہ کیسٹس بڑی سکرین
پر دکھائی جائیں گی تاکہ ایک ایک منظر پوری طرح واضح ہو جائے...
مقامات تجھیں صاف دکھائی دیں۔"

"اور ہم ہال عک کیسے جائیں۔"

"اٹھ کر... کھڑے ہو کر۔"

"لیکن ہماری ٹانگوں میں اتنی سکت نہیں ہے۔"

"سکت کو آواز دو... اپنی طاقت کو پکارو... تمہارا تو دنیا میں
بہت نام ہے۔"

"اپنی بات ہے... ہم کوشش کرتے ہیں۔"

"انچارج صاحب... آپ سن رہے ہیں... یہ کیا کھد رہے
ہیں... آپ ان سب کو دیکھ رہے ہیں نا۔"

"میں سر ایں بن رہا ہوں۔" اس نے کاپ کر کہا۔

"اگر ان میں سے ایک بھی اٹھ کر ہال عک پہنچ گیا... تو
تمہاری سزا جانتے ہو کیا ہے۔" رودھی کی آواز گوئی۔

"ہاں! جانتا ہوں... موت۔" وہ کاپ کر بولा۔

"شاپاٹش! سنو... اس ہال میں وہ کیسٹس تمہارا انتظار کر رہی
ہیں... اٹھو... کوشش کرو... وہاں پہنچ جاؤ۔"

انہوں نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش شروع کی... لیکن سر
توڑ کوشش کرنے کے بعد بھی وہ انہوں نے۔

"تم جیت گئے... انعام پہنچ جائے گا۔"

وہ کوشش ٹکریے سر۔ "انچارج کی چیلنج آواز سنائی دی۔"

"لیکن... وہ خوفناک آواز میں بولा۔"

"مل... لیکن کیا سر۔"

"اگر یہ ان کی چال ہوئی... یہ اٹھ تو سکتے ہیں، لیکن انھیں
رہے، تب... یہ بات معلوم ہونے پر تمہیں موت کی سزا دی جائے
گی۔"

"کوئی بات نہیں سر... اب مجھے لیکن ہو گیا ہے... یہ نہیں
انھیں گے۔"

"خیر... دیکھا جائے گا... چلو بھی... ان سب کو اٹھا کر ہال
میں پہنچا دو... ہال کے دروازے باہر سے بند کر دو... یہ ہال میں قہ
ر ہیں گے... وہیں انہیں کھانے پینے کی چیزیں ملتی رہیں گی اور یہ ہر
لے لے کر قلمیں دیکھیں گے... اسکی دلچسپ قلمیں انہوں نے کبھی نہیں
دیکھی ہوں گی۔"

"لیں سر۔"

انہیں اٹھا کر ہال میں پہنچا دیا گیا... پھر پہنچانے والے ہال
سے نکل گئے... دروازے خود بخود بند ہو گئے... ہال واقعی کسی سینما کم
جیسا تھا... سامنے بڑی سکرین تھی اور کر سیاں ڈھلوان کے انداز میں
گلی ہوئی تھیں... جب کہ انہیں تو آگے پیچھے بیٹھنے کی ضرورت ہی نہیں
تھی... وہ تھے ہی کتنے... وہ تو ان کرسیوں کی صرف ایک قطار میں
آکتے تھے... دلیں طرف ایک کونے میں ایک ٹی وی بھی رکھا تھا...
پہلے اس ٹی وی کی سکرین روشن ہوتی اور اس پر انہیں روڈی نظر آیا...
"یہ لیں! میں بھی اس کرہ میں آپ کے ساتھ موجود ہوں۔"

روڈی کی تصویر پیش کر بولی۔

"لیکن صرف ایک تصویر کی صورت میں... گویا آپ اس
حالت میں بھی ہم سے ڈر رہے ہیں جب کہ ہم اپنے ہدوں پر کھڑے
بھی نہیں ہو سکتے۔" فاروق نے پر اسانتہ بنا یا۔

"ایک بات نہیں... میری اور بہت مصروفیات ہیں... میں

اپنے کام کا جگہی کرتا رہوں گا اور آپ لوگوں کے ساتھ موجود بھی
رہوں گا۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"بھی سامنے کے دور میں سب کچھ ہو سکتا ہے، اس بات کو

چھوڑیں... میں یہاں موجود ہوں... آپ مجھ سے بات کر سکتیں گے،
میں آپ کو جواب دوں گا... بس میں جسمانی صورت میں یہاں موجود
نہیں ہوں گا..." اس نے جلدی جلدی کہا۔

"تاکہ ہم آپ پر حملہ نہ کر سکتیں۔"

"ایک بات نہیں، میں یہاں جسمانی طور پر موجود ہوں، تب

بھی آپ لوگ مجھ پر حملہ نہیں کر سکتے... لیکن آپ صرف اور صرف
کیسہ دیکھیں... یہ کیا کم بات ہے کہ جن کیسہ کو دیکھنے کے لئے
آپ بے عین تھے، وہ میں خود آپ کو دکھارتا ہوں... اگرچہ ہم لوگ یہ
کیسہ کسی مسلمان کو نہیں دکھاتے۔"

"جب پھر ہمیں کیوں دکھارتے ہیں۔"

"اس لیے کہ آپ لوگ اب یہاں سے زندہ اپنے ملک نہیں بخسیں گے... ان کیشیں کو دیکھ کر آپ کی کیا حالت ہوگی... یہ میں ہی جانتا ہوں... اور اس کے بعد آپ کے لیے موت کا گڑھا تاریخ ہے... وہ گڑھا اس بال کے پیچے موجود ہے۔"

"اب آپ ایک گڑھا اٹھالائے... وہ بھی موت کا۔ پہنچی دیکھی... آخر اس کی آواز سنائی دی: آفتاب نے جمل کر کہا۔

"تم لوگوں کے لیے اگر کوئی گڑھا ہو سکتا ہے تو موت کا ہے اور شاید اسی لیے تم اتنے مشہور ہو... دوسرا ہے لوگ تمہارے بارے میں بیگی اور پھر ہیں کہ تم ان کے بارے میں اندازہ لے سکتے... ہو سکتا ہے۔"

"اللہ اپنا حرم فرمائے۔"

"اب مرنے کے بعد ہی تم اپنے اللہ کا رحم حاصل کر، وقت کیوں شائع کریں... لیجئے... پہلی کیست حاضر ہے۔"

"ایک منٹ چناب۔" ایسے میں شوکی کی آواز اپنی۔

"حد ہو گئی... آپ کی ہر بات مرنے پر ہی کیوں ختم؟"

"یہ کیش لتوان گزت ہیں... اتنی جلدی سے تو یہ کام ختم نہیں ہے... آپ زندگی پر بات نہیں کر سکتے۔" آصف جلا اٹھا۔

"کیوں کیوں... میں نے تو سنائے... مسلمان موت... دوڑا اور ہم دون رات کیش نہیں دیکھ سکتے... آخر ہمیں آرام بھی کرنا نہیں ڈرتے۔"

"کس سے سنائے۔" محمود کے لیجے میں حیرت تھی۔

"مجھے باتوں میں لگا کر بھی آپ کوئی فائدہ نہیں اٹھائے۔ باہمیں گی... دن میں آپ لوگ سولایا کریں۔"

میں آپ سے بہت دور ہوں... ایک ایسی جگہ... جہاں تمہارا ذمہ اور دن کام کے لیے... لہذا آپ ہمیں دن میں دکھائیں اور رات کو تم سکنی نہیں پہنچ سکا۔"

"تب پھر وہ پہنچ گیا... " ان پکڑ جشید مکارے۔

"کیا کہا... وہ پہنچ گیا... یعنی خیال پہنچ گیا۔"

"آپ سمندر میں اسی جگاز پر ہیں اس وقت۔"

جواب میں انہوں نے روڑی کے پھرے پر حیرت کی بجلی

"حیرت ہے... کمال ہے... تم لوگ واقعی بیجوب و غریب

"حیرت ہے... کمال ہے... تم لوگ واقعی بیجوب و غریب

"تم لوگوں کے لیے اگر کوئی گڑھا ہو سکتا ہے تو موت کا ہے اور شاید اسی لیے تم اتنے مشہور ہو... دوسرا ہے لوگ تمہارے بارے

میں بیگی اور پھر ہیں کہ تم ان کے بارے میں اندازہ لے سکتے... ہو سکتا ہے۔"

"جب تمہیں اندازہ کیا... یقین کی حد تک معلوم ہوتا ہے... خیر... اب

"اب مرنے کے بعد ہی تم اپنے اللہ کا رحم حاصل کر، وقت کیوں شائع کریں... لیجئے... پہلی کیست حاضر ہے۔"

"ایک منٹ چناب۔" ایسے میں شوکی کی آواز اپنی۔

"اب کیا ہے۔" روڑی کے لیجے میں ناگواری تھی۔

"یہ کیش لتوان گزت ہیں... اتنی جلدی سے تو یہ کام ختم نہیں

ہے... آپ زندگی پر بات نہیں کر سکتے۔"

"کیوں کیوں... میں نے تو سنائے... مسلمان موت... دوڑا اور ہم دون رات کیش نہیں دیکھ سکتے... آخر ہمیں آرام بھی کرنا

نہیں ڈرتے۔"

"رات کے اوقات میں آپ لوگوں کو کوئی کیش دکھائی

"مجھے باتوں میں لگا کر بھی آپ کوئی فائدہ نہیں اٹھائے۔ باہمیں گی... دن میں آپ لوگ سولایا کریں۔"

میں آپ سے بہت دور ہوں... ایک ایسی جگہ... جہاں تمہارا ذمہ اور دن کام کے لیے... لہذا آپ ہمیں دن میں دکھائیں اور رات کو تم

سکنی نہیں پہنچ سکا۔"

آرام کیا کریں گے۔"

"نہیں... ہم لوگ رات کو جائے ہیں... دن میں سوئی کا ناج پچایا تھا... وہ تو بس... پتا نہیں کیسے... مار کھا گیا ہے ہیں۔"

"خیر... آپ کی مرضی... ہم کیا کہ سکتے ہیں... دیے گے پاڑہ۔"

ہوتا کہ آپ نہیں یہ کیسٹش بطور تخدیدے دیتے... اور ہم انہیں اپنے تو پھر... اس جیسے میرے آگے پانی بھرتے ہیں۔"

"لک لے جا کر ایک ایک کر کے آرام اور سکون سے دیکھتے رہجے۔"

"ہاہا... رودھی نے قہقہہ لگایا... لیکن آگے کچھ نہ کہا۔"

"اس قہقہے کا مطلب بچھ میں نہیں آیا۔" رفت نے منہ بنایا۔ میں... بختی تھیا روں سے ہو یا ہاتھوں اور ہاتھوں سے... اس وقت

"قہقہے کا مطلب خیر ہوتا ہے۔" رودھی نے پس کر کہا۔ زیادا میں بچھ سے ماہر کوئی نہیں... اور یہ بات انہوں نے بغیر کسی دلیل

"اب آپ سے کون مخزمارے... آپ یہاں موجود ہوں لے کر بھیں کی تھی... باقاعدہ دلیل سے کہا ہے۔"

تو ایک بات بھی تھی۔"

"مطلوب یہ کہ آپ لوگ میری یہاں موجودگی کے لیے کہا۔"

جنہیں ہیں تاکہ کوئی موقع پا کر بچھ پر حملہ کر سکیں... لیکن آپ کو ایک بات

بڑے لاکوں سے کرایا گیا، مطلب یہ کہ مقابلہ کے لیے آنے والوں کو معلوم نہیں..."

"اور وہ کیا؟"

"میں نے آج تک یہ بات کسی کو نہیں بتائی... صرف مجھے العام رکھا گیا تھا... تاکہ ہر مقابلہ کرنے والا انعام حاصل کرنے کے

لیے سروڑ کو شکش کر سکے... لیکن ایسا ہونہ مکا... دیے میں تم لوگوں کو

ٹرینگ دینے والے یہ بات جانتے ہیں۔"

"کون سی بات؟"

ان کا عملی مظاہرہ کراؤ تاہوں۔"

"یہ کہ... سپتھریں... آپ لوگوں کا ہڑبچگ کے بارے میں کیا مطلب؟"

کام

بھرا تھا جیسیں۔"

"کوئی ایسا ویسا... زبردست ماہر تھا... ہم سب کو اس نے

کیا تھا جس کا ناج پچایا تھا... وہ تو بس... پتا نہیں کیسے... مار کھا گیا ہے

ہیں۔"

"خیر... آپ کی مرضی... ہم کیا کہ سکتے ہیں... دیے گے پاڑہ۔"

"بس تو پھر... اس جیسے میرے آگے پانی بھرتے ہیں۔"

"لک... کیا مطلب۔"

"مجھے ٹرینگ دینے والوں کا خیال ہے... ہر ٹرم کی بڑائی

"ہاہا... رودھی نے قہقہہ لگایا... لیکن آگے کچھ نہ کہا۔"

"اس قہقہے کا مطلب بچھ میں نہیں آیا۔" رفت نے منہ بنایا۔ میں... بختی تھیا روں سے ہو یا ہاتھوں اور ہاتھوں سے... اس وقت

"قہقہے کا مطلب خیر ہوتا ہے۔" رودھی نے پس کر کہا۔ زیادا میں بچھ سے ماہر کوئی نہیں... اور یہ بات انہوں نے بغیر کسی دلیل

"اب آپ سے کون مخزمارے... آپ یہاں موجود ہوں لے کر بھیں کی تھی... باقاعدہ دلیل سے کہا ہے۔"

"وہ... وہ... وہ کیسے؟" شوکی نے ڈرے ڈرے انداز میں

تو ایک بات بھی تھی۔"

"مطلوب یہ کہ آپ لوگ میری یہاں موجودگی کے لیے کہا۔"

جنہیں ہیں تاکہ کوئی موقع پا کر بچھ پر حملہ کر سکیں... لیکن آپ کو ایک بات

بڑے لاکوں سے کرایا گیا، مطلب یہ کہ مقابلہ کے لیے آنے والوں کو معلوم نہیں..."

"اوہ وہ کیا؟"

"میں نے آج تک یہ بات کسی کو نہیں بتائی... صرف مجھے العام رکھا گیا تھا... تاکہ ہر مقابلہ کرنے والا انعام حاصل کرنے کے

لیے سروڑ کو شکش کر سکے... لیکن ایسا ہونہ مکا... دیے میں تم لوگوں کو

ٹرینگ دینے والے یہ بات جانتے ہیں۔"

"کون سی بات؟"

ان کا عملی مظاہرہ کراؤ تاہوں۔"

"مطلوب یہ کہ... ابھی لیں۔" یہ کہہ کر اس نے تالی بھائی فوراً ایک سیاہ قام اس کے کمرے میں داخل ہوا۔
"ہر بنگ کو لے آؤ۔"

"اوکے سر۔" یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

"یہ کیا... آپ نے مسٹر ہر بنگ کو کیوں بلا�ا ہے۔"

"بس دیکھتے جائیں۔"

"گویا آپ ہمیں اس سے لڑائی دکھائیں گے... لیکن بھلا، بے چارہ آپ سے کیا لے گا... وہ جانتا ہے... آپ اس کے خلاف کچھ بھی کر سکتے ہیں، جب کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔"

"پندرہ منٹ کے لیے انتظار کریں۔" روڈی نے منہ بنا�ا۔

پھر ہر بنگ اس کے کمرے میں داخل ہوتا نظر آیا۔

انہوں نے اس کے چہرے پر حیرت دیکھی...
"اب کیا ہے مسٹر روڈی... آپ نے مجھے کیوں بلوا ہے۔"

اس کے چہرے پر بے زاری تھی۔
"وکھو ہر بنگ... تم نے اچھا کیا یا براؤ کیا... تمہارے لیے ایک آخری چانس ہے... چاہو تو اس سے فائدہ اٹھالو۔"

"آخری چانس... کیا مطلب؟"

"مطلوب یہ کہ تم آزاد ہو سکتے ہو... اپنی باقی زندگی آزاد فنا میں گزار سکتے ہو... کسی جریے پر جا کر رہ سکتے ہو۔"

"مجھے کیا کرنا ہوگا۔" اس نے خوش ہو کر کہا۔

"ایک آدمی کو بگشت دینا ہوگی۔"

"جی... کیا مطلب... میں کیھا نہیں۔"

"زندگی اور صوت کی لڑائی لڑنا ہوگی... اگر تم نے اس آدمی

کو فتح پا لی... اس نے اپنی ہار مان لی... تو میں جسمیں آزاد کر دوں گا..."

تمہیں لئیں بھی جانے کی اجازت ہوگی... ورنہ دوسرا صورت میں تو تم

اس کے ہاتھوں مارے ہی جاؤ گے.. اس کی وضاحت کی کوئی ضرورت

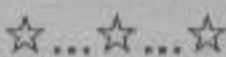
بے چارہ آپ سے کیا لے گا... وہ جانتا ہے... آپ اس کے خلاف نہیں۔"

"اوکے! میں تیار ہوں... بتائیں... مجھے کس سے لڑتا ہے۔"

"وہ میں ہوں۔"

روڈی نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"کیا!!! ہر بنگ چیخا۔



ان کا خال بے کہ میں اگر ان کے کرے میں جسمانی طور پر موجود ہیں
اہل... تو ان سے ڈر کی وجہ سے۔"

"مطلوب یہ کہ آپ ان سے ڈرتے ہیں۔" ہر بنگ ہنسا۔

"ہاں! حالانکہ ان سے ڈرنے کی وجہ درد و رنگ موجود نہیں،
بھر جب میں نے تایا کہ جسمانی طور پر بھی ان سے کمزور ہیں... تو یہ
انہوں نے ہر بنگ کے چہرے پر حرمت کی بھیان پکھ لی کہ بھی باس کر بری طرح فتنے... اب آپ ہی تائیں ہر بنگ...
ویکھیں؟ پھر وہ خوش ہو کر بولا:

"آپ نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوش بھی... " ہاں! بہت... جو لوگ میرے لیے بیڑھی کھڑا بات ہوئے
تھیں... ان کے لیے بھلا آپ کیا حیرت ہیں۔"

"وہ کیسے؟" روڑی پر سکون آواز میں بولا۔ "میں انہیں بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ میں کیا حیرت ہوں... لہذا
آپ تو میرے ایک ہاتھ کی مار بھی نہیں... لیکن آپ سے مقابلہ کروں گا... یہ لوگ اس مقابلے کو ویکھیں گے... میر
یہ حرمت انگیز فیصلہ کیسے کر دا لا۔" اس نے پوچھا۔ ہر بنگ آپ کے لیے ایک ستری موقع ہے... آپ مجھے ٹکست دے
کر اپنی جان پچاہکے ہیں۔"

اس نے اپنے کرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ "آپ نے میرے لیے بہت آسان مدد پیر سوچی... میں
اب پہلی بار انہوں نے دیکھا... روڑی کے کرے میں بھی ایک لیڑا آپ کا شکر گزار ہوں... لیکن بھلامیں آپ سے مقابلہ کیسے کروں گا...
موجود تھا، اس کی سکرین پر وہ لوگ نظر آ رہے تھے۔ آپ یہاں ہر جز کے مالک ہیں اور میری حیثیت اس وقت صفر ہے۔"
"یہ... یہ تو وہی لوگ ہیں... جو میری جزوں میں بیٹھے گروں گا۔" "بھی لڑائی کے دوران میں اپنا کوئی اختیار استعمال نہیں
ہیں۔"

"ہاں! میں ان لوگوں کو دکھانا چاہتا ہوں کہ میں کیا ہوں... " یہ بات آپ داقعی کہدا ہے ہیں، اگر میں نے یہ لڑائی جیت

مسلمانوں کی تاریخ

لی... تو آپ مجھے آزاد کر دیں گے... میں دنیا کے کسی بھی گوشے نہ
جا کر اپنی زندگی کے باقی دن آرام و سکون سے گزار سکوں گا۔“
”بالکل... بلکہ میں تمہیں رہنے کے لیے جگد بھی داواوں
اور ایسا بیک بیٹھنے بھی کہ تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔“
اس رقم کے سود پر ہی تم شاہزادگی گزار سکو گے۔“

”واہ! بہت خوب! مزا آگئی... لیکن آپ تو مجھے سزا پر
پڑنے ہوئے تھے... یہ فیصلہ کیسے کر لیا۔“

”میں ان لوگوں کو دکھاتا چاہتا ہوں کہ میں بھی یوں سکتا ہوں۔
”لک... کن لوگوں کو! یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔“

”قید میں رہنے کے وجہ سے شاید تم اپنی عقل کھو بیٹھے ہو،
اوھری وی سکرین کی طرف دیکھو۔“

انہوں نے سکرین پر اسے گھومتے دیکھا۔ روڈی کے کریم
میں رکھے ہوئے تھی وی کی سکرین پر وہ سب نظر آ رہے تھے۔

”واہ! یہ لوگ... بھی تو میری ہزوں میں میٹھے ہیں... ہیں...
گا ان سے بھی کسی وقت، لیکن آپ انہیں یہ کیوں بتانا چاہتے ہیں
آپ بھی لڑنا جاتے ہیں۔“

”ان کا پروگرام مجھے انتقام لینے کا ہے... سو میں البتا
بتانا چاہتا ہوں کہ میں ان کے لیے ترتوالہ ثابت نہیں ہوں گا۔“
”آپ کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“

”بس! ان لوگوں نے مجھے چیلنج کیا ہے... ان کا کہتا ہے، میں
ان سے ڈرتا ہوں، اس لیے اپنے کمرے میں رہ کر فی وی سکرین پر
انہیں دیکھ رہا ہوں اور خود کو انہیں دکھار رہا ہوں... سو میں انہیں بتانا
چاہتا ہوں کہ ان سب میں کوئی بھی ایسی بات تھیں کہ میں ان سے
ڈراؤں بلکہ ڈرنا تو انہیں مجھ سے چاہیے۔“

”ہوں! لیکن مجھے افسوس ہے...“ پڑیں مسکرا یا۔
”کس بات پر افسوس ہے۔“ روڈی بھی جواب میں مسکرا یا۔
”اس بات پر کہ آپ ان پر یہ بات تو ثابت کر دیں گے کہ
آپ تو لڑنا جانتے ہیں، لیکن یہ ثابت نہیں کر سکیں گے کہ آپ مجھ سے
بہتر لے سکتے ہیں۔“

”بھی تم وہ ان لوگوں سے لٹکت کھا گئے تھے۔“ روڈی نے
ہر اسامنہ بتایا۔

”وہ اور بات تھی... یہ لڑائی کے اصولوں کے مطابق تو لڑتے
نہیں... آنکھوں میں مر جیں ذال دیتے ہیں، ان کے پروفیسر صاحب
اپنے شعبدے استعمال کرتے رہتے ہیں... ہے کوئی تک۔“

”ہاں! یہ تو ہے... یہ بزدلوں کی طرح لا تے ہیں، لیکن
کامیاب ہو جاتے ہیں، دنیا تو کامیابی کو دیکھتی ہے اس بات کو نہیں کہ کیا
طریقہ اختیار کیا گیا، خیر... اب ذرا تم مقابلہ کر لیں۔“
”ضرور... کیوں نہیں... معاف کیجئے گا... آپ تو میرے

ایک ہاتھ کی مارٹیں ہیں۔"

"چاہے میں لڑتا کیوں نہ جانتے ہوں۔"

"ہاں! چاہے آپ لڑتا کیوں نہ جانتے ہوں۔"

"اچھا خبر... میں تمہیں خبردار کیے دیتا ہوں... تاکہ تم یہند کہہ سکو، بے خبری میں مار کھا گئے..."

"کیا کہا آپ نے... خبردار کیے دیتے ہیں... کس بات سے۔"

"اس بات سے کہ میں اناڑی نہیں ہوں۔"

"یہ بات تو میں پہلے ہی جان چکا ہوں... جو غصہ مجھ سے مقابلہ کرنے کے لیے پرتوں چکا ہے... وہ کچھ تو جانتا ہو گا... لیکن... اصل بات یہ ہے کہ آپ میری مہارت کو نہیں پہنچ سکتے۔"

"چلو تم تو میری مہارت کو پہنچ جاؤ گے تا... آؤ... کرو وار مجھ پر۔" روزہ ڈی کو غصہ آگیا۔

"آپ تو لڑائی شروع کرنے سے پہلے ہی ہار گئے۔" "ہسا۔

"وہ کیسے؟"

"جو غصے میں آیا، ہار گیا۔"

"یہ بات تو واقعی ہے۔" شوکی بول انھما۔

"اوہ... تم نے دیکھا ہڑ بگ... یہ لوگ یوں کی ہت

رکھتے ہیں... حالانکہ اپنے بیرون پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔"

"مگر... کیا مطلب؟"

"ان کی نالگیں میں نے شل کر دادی ہیں۔"

"دھوکا نہ کھا جائیے گا۔" ہڑ بگ ہٹا۔

"کیا مطلب؟"

"آپ اس خیال میں رہیں گے کہ ان کی نالگیں شل ہو چکی ہیں اور یہ آپ پر موقع ہا کر جملہ کر دیں گے۔"

"نہیں... نالگیں شل ہونے کے بعد انہیں آزمایا جا چکا ہے، ان کی نالگوں میں ذرا بھی سکت ہوتی تو یہ اسی وقت ظاہر کر دیتے... انہیں گرم ترین فرش پر لایا گیا... فرش کو اور گرم کیا گیا... لیکن یہ انھوں نے کیا۔"

"پہلے خر... اگر آپ مطلب ہیں تو تمہیک ہے... لجھے آپ مجھ پر وار کریں..."

"مجھے وار کرنے کی دعوت نہ دیں، اس طرح آپ زیادہ نقصان میں رہیں گے... میں زیادہ سے زیادہ آپ کو رعایت کروں گا، اگرچہ آپ نے مجھ سے اچھا سلوک نہیں کیا۔"

"قداروں سے اور کیا سلوک کیا جا سکتا ہے... یہ تم بتا دو۔"

"چلے تمہیک ہے... کوئی نہیں... لیکن پہلے بھشت۔"

"لیکن وار تو آپ ہی کریں گے۔"

”اوکے... اگر تم پہلے ہی ہاتھ میں موت کی خینہ سو جانا چاہتے ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں... میں تمہیں خیردار کر دے ہوں... اپنا بچاؤ کر سکتے ہو تو کرو... میں اچھل کر تھاری گردن پر صرف ایک ہاتھ رہیں کر دوں گا... تھاری گردن کی ہڈی نوٹ کر رہ جائے گی اور تم صرف چند منٹ بعد دوسرا دنیا میں بھیج جاؤ گے... پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی۔“

”آئے آئے۔“ ہڑ بیگ ہنسا۔

انہوں نے روڈی کو اچھتے دیکھا... بکلی ہی بکلی تھی... انہیں پہاڑی شچلا کر دے کس طرح اچھلا... اور اچھتے ہی ہڑ بیگ کی طرف گیا۔ ہڑ بیگ نے بھی اسی دفت چھلانگ لگائی... روڈی کے دار سے پتے کے لیے... لیکن فضا میں دونوں ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہو گئے کہ روڈی کا ہاتھ اس کی گردن پر لگا... ہڑ بیگ کے منہ سے ایک بھی انک جی نکل گئی... وہ دھم سے فرش پر گرا اور رُنپے لگا۔

”میں نے کہا تھا ہڑ بیگ... لیکن تم نے میری بات نہیں مانی... اب دنیا کے جس کونے میں جانا چاہو... جا کر رہ سکتے ہو... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔“

”م... میں... میں... میں...“

ان الفاظ کے ساتھ ہی ہڑ بیگ کی گردن ڈھلک گئی... ان سب پر سکتے کی حالت طاری ہو گئی۔

”اب... آپ لوگ کیا کہتے ہیں...“ اس نے ہاتھ کا فور سے مطابعہ کیا ہے... اس میں جو غلط باقی شامل ہو گئی ہیں، ان کا

جماعتے ہوئے کہا جیسے ہڑ بیگ کی گردن پر مارنے سے گرد آ لو دہو گئے ہوں۔

”ہم آپ سے لاٹیں گے... فکر نہ کریں۔“

”اوکے... میں اس وقت کا انتظار کروں گا... فی الحال تو اپنے گیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔“

”وہ ہم بعد میں کریں گے... آپ کیسی شروع کریں... مارے بے جتنی کے ہمارا براحال ہے۔“

”اچھی بات ہے... سب سے پہلی کیست لگوارہا ہوں... لیکن اس سے پہلے چد باتیں عرض کرنا چاہوں گا... بلکہ پہلے ایک دو سوال... کیا آپ لوگوں کو اپنی تاریخ معلوم ہے۔“

”اپنی تاریخ... یعنی مسلمانوں کی تاریخ۔“

”ہاں! مسلمانوں کی تاریخ۔“

”باکل معلوم ہے۔“

”لیکن میرا خیال ہے... آپ کو معلوم نہیں ہے۔“

”کیا مطلب... ہمیں اپنی تاریخ... یعنی مسلمانوں کی تاریخ... یعنی اسلام کی تاریخ معلوم نہیں۔“

”ہاں! سمجھی میرا دعویٰ ہے۔“

”آپ کادھوئی غلط ہے... ہم نے تاریخ اسلام کی تمام سب کا فور سے مطابعہ کیا ہے... اس میں جو غلط باقی شامل ہو گئی ہیں، ان کا

بھی جائزہ لیا ہے... یہاں تم سے مراد ہم سب ہیں... مطلب یہ کہ
مارے بچوں تک نے پورے غور سے مطالعہ کیا ہے۔“

”اس کے باوجود میں بھی کہوں گا... آپ لوگوں نے مطالعہ
خرود کیا ہے... تاریخ کی کتابوں میں جو غلط اور جھوٹے فرضی واقعات
رج ہو گئے ہیں، آپ نے ان کا بھی جائزہ لیا ہے... لیکن میں پھر بھی
کہوں گا... آپ کو اپنی تاریخ کا علم نہیں۔“

”یہ کیا بات ہوئی۔“ فرزانہ نے بر اسمانہ بنایا۔

”گویا آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کو اپنی تاریخ سے پوری طرح
قینت ہے۔“

”ہاں! بالکل۔“

”اچھا... تو پھر میرے ایک سوال کا جواب دیں... اسلام
کے خلاف سب سے پہلی سازش کون سی تھی۔“

”اسلام کے خلاف سب سے پہلی سازش...“ ان کے ز
سے اکلا۔

”ہاں! اسلام کے خلاف سب سے پہلی سازش کون سی تھی۔“
وڈی تے پر زور انداز میں کہا۔

”سوال بہت آسان ہے... میں جواب دے سکتا ہوں۔“
مود مسکرا یا۔

”خوب! میں جواب سننا پسند کروں گا۔“

”نبی کریم ﷺ کے تیرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ
خالی عن کے خلاف سازش ہوئی تھی... بس یہ اسلام کے خلاف پہلی
سازش تھی۔“

”کیا آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں۔“ رودھی ہے۔
”ہاں!“ کئی آوازیں اپھریں۔

”جن کا جواب ہاں میں ہے: ہبھجھکھڑے کر دیں۔“
کئی ہاتھ اٹھ گئے، لیکن ان میں خان رحمان، پروفیسر داؤد،
انپکنز جیشید اور انپکنز کامران مرزا کے ہاتھ شامل نہیں تھے۔
”آپ چاروں گیا کہتے ہیں۔“

”ہمارے خیال میں یہ جواب درست نہیں ہے... وہ سازش
بھائیوں کی... اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ضرور تھی۔“ خان
رحمان ہوں پڑے۔

”خوب! اچھا تو پھر آپ بتائیں... اسلام کے خلاف پہلی
سازش کون سی تھی؟“

”میرے خیال میں اسلام کے خلاف پہلی سازش اس و علفی
کی بیوت کا دعویٰ تھا۔“

”آپ تینوں کے خیال میں ان کا جواب درست ہے یا
غلط۔“

”ہمارے خیال میں یہ جواب بھی درست نہیں ہے۔“

لیکن ان لوگوں نے غلط تعلیم شروع کر دی... شیطان نے انہیں ورنگا لیا
تھا، چنانچہ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ میں علی السلام اللہ کے بیٹے
ہیں، خدا تین ہیں، ایک میں ابن مریم اور ایک مریم، یہ تین خدا ہیں...
پھر ان میں اور گروہ بن گئے... کسی کا کہتا تھا میں ابن مریم فوت
ہو گئے، کسی نے کہا نہیں، خدا نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا اور وہ پھر
آئیں گے... ہر حال ہیں وہ خدا کے بیٹے... مطلب یہ کہ جتنے بھی
گروہوں میں یہ لوگ تقسیم ہوئے... ان سب کا مشترک عقیدہ یہ تھا کہ
میں خدا کے بیٹے ہیں اور آج تک یہ عقیدہ عیسائیوں میں موجود ہے...
اس طرح عیسائی گراہ ہو گئے، درست دین پر نہ رہے، اور آگے چل کر
درست دین کو قبول کرنے کے قابل نہ رہے۔

یہاں تک کہہ کر اسکر کامران مرزا خاموش ہو گئے... ایسے
میں آصف نے کہا:

”لیکن بالکل! یہ سازش تو پھر عیسائیت کے خلاف ہوئی... نہ
کاملانوں کے خلاف۔“

سوال آصف کا تھا، کیا گیا تھا انکل کامران مرزا سے لیکن

سوال سن کر بھرپور اندماز میں مسکرا یا روڑی...
مشرروڑی کی مسکراہت تاریخی ہے... کہی تو پہلی سازش

جب آسمان پر اٹھالیا... تو ان کے حواری دل برداشتہ ہو کر ادھر ادھر
چلے گے... اور منہنگی حواری پیدا ہو گئے، انہوں نے مشہور کرتاشہر کا

کر دیا کہ ہم یوس کے ساتھی ہیں، ہم لوگوں کو یوس کی تعلیم دیں گے

”میں... کیا مطلب؟“

پروفیسر داؤڈ مسکرائے۔

”تب پھر، آپ بتا سیں۔“

”اجازت ہے جمشید... دراصل میں نے اسلام کا بڑی گہری
نکروں سے مطالعہ کیا ہے... میں جاتا ہوں، اس میدان میں تم بھی
بیچھے نہیں ہو۔“

”اجازت کی اس میں کیا ضرورت ہے بھلا، آپ بتا سیں۔“

”اسلام کے خلاف سب سے پہلی سازش حضرت میں علی
السلام کے اٹھائے جانے کے قوراً بعد کی گئی... اس سازش کا باطنی پلوز
تحتی جان پال بھی کہا جاتا ہے۔“

”بہت خوب! میرا خیال تھا، میرے اس سوال کا جواب کوئی
بھی نہیں دے سکے گا... لیکن آپ میں سے چند نے جواب دے دیا...
کیا باقی دو کا بھی بھی جواب ہے۔“

”ہاں بالکل... اور آپ پسند کریں تو میں اس کی مخفی
و صاحت بھی کر دیتا ہوں۔“ اسکر کامران مرزا نے کہا۔

”چلے کر دیں۔“ مسکرایا۔

”بنیے پھر... حضرت میں ابن مریم علیہ السلام کو انشا۔
جب آسمان پر اٹھالیا... تو ان کے حواری دل برداشتہ ہو کر ادھر ادھر
چلے گے... اور منہنگی حواری پیدا ہو گئے، انہوں نے مشہور کرتاشہر کا

کر دیا کہ ہم یوس کے ساتھی ہیں، ہم لوگوں کو یوس کی تعلیم دیں گے

”اگر یہ سائیٰ حضرت مسیٰ علیہ السلام کے آمان پر نہ فست دے دی...“

انھا لیے جاتے کے بعد درست دین پر قائم رہے... انجیل میں رو و بد ن کیا جاتا تو جس وقت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہوا، وہ تمام یہ سائیٰ ان پر ایمان لے آتے... ذرا غور کرو، آج دنیم اسلام کے خلاف جو سازشیں ہوئیں... ان کا ذکر ہے۔“ انسپکٹر جیشید

مسلمانوں کی تعداد کتنی ہوتی، ان کے مقابلے میں باقی مذاہب والا نے بر اسامتہ بنا�ا۔

”تمیں... آپ لوگوں کی ایک بہت بڑی غلطی ہی دوست کی تعداد تو بس آئنے میں تک کے برابر ہوتی... لہذا وہ جان پال کر دوں۔“ رودھی پشا۔

پلوس ایک یہودی تھا، اس نے حضرت مسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو بالکل بدلت کرنے رنگ میں چیز کیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ یہی یہں سچ کی اصل تعلیم ہے... اصل انجیل میں اس نے رو و بد کر دیا، انداز میں بولے۔

لیکن ایک انجیل میں وہ رو و بد نہ کر سکا... کیونکہ اس انجیل کو جسم باقی لوگ مکارا دیے۔

”اس خوف سے کہ اگر وہ اس کے ہاتھ لگ گئی تو وہ اس کے خلاف صرف اور صرف ایک سازش ہوئی ہے...“ اسلام کے خلاف صرف ایک سازش اس کوئی دو تین یا سو دو سو تین ہوئی۔“

”کیا کہا... یہ کیا بات ہوئی۔“

”واقعی... یہ ایک بہت بڑی سازش تھی۔“

”لیکن سوال یہ ہے کہ مسٹر رودھی نے ہم سے یہ سوال بڑی... جب کہ انسپکٹر جیشید اور انسپکٹر کامران مرزا اب بھی مکارا ہے پوچھا۔“ فرزانہ نے کہا۔

”ان کا خیال تھا کہ ہم اتنی دوستک نہیں بھاگ کسکیں گے۔“ مسٹر رودھی بالکل تھیک کہہ رہے ہیں۔“

”اور صرف اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اس کا جواب دینے کی کوشش کریں گے، لیکن اس مقام پر بھی مسٹر رودھی کیا مطلب؟“

اس پاروہ اور زیادہ زور سے چلاتے۔

عجیب بات

”ہم سب کا ہمارے سپنس کے بر احوال ہے... ایسا لگتا ہے،
تیر کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں یا دکھانا چاہتے ہیں... وہ سب ہمارے ان
دوں بڑوں کو پہلے سے ہے۔“
”اسی پر مجھے حیرت ہے۔“

”لیکن ہمارا معاملہ اندازے کی حد تک ہے... ہو سکتا ہے...“

”اوہ! یہ آپ نے کیا کہا؟“ رودھی نے جیز ان ہو کر انہیں
ہمارے اندازے بالکل غلط ثابت ہوں... اس لیے ہم بھی کیش
جشید کی طرف دیکھا۔
”اس معاملے میں ہم آپ کے خیال سے بالکل اتفاق کرتے
ہیں... ساز و سامان موجود ہے... اگل اگل کروں میں... میں نے اس تمام
ہیں... چودہ سو سال کے دوران اسلام کے خلاف صرف اور صرف
سامان کا جب جائزہ لیا تھا، اس وقت سے ہم نے یہ اندازے قائم
ایک ہی سازش کی گئی... کوئی دو چار یا سو دو سو نہیں۔“ اسکر کامرا کر لیے تھے... بھی وجہ ہے کہ اس وقت ہم نے مشر رودھی کو حیرت
میں ڈال دیا تھا... اگر ہم اس ساز و سامان کو نہ دیکھ لیتے تو کوئی اندازہ
مرزا مسکراتے۔

”ہم... ہم سمجھے جیسیں۔“
”مشر رودھی سمجھائیں... اصل میں تو یہ ان کا موضوع ہے... یا ہا دکھانا چاہتے ہیں۔“

”یہودی عالموں کی ستائیوں میں آخری نبی کے آنے کے
ہم تو یوں ہی تاگ آگے کیے جیسے ہیں... یہ لوہم اپنی تاگ و اہک
لیتے ہیں، اب تم مشر رودھی سے سنو۔“

”یہ کہ کر اسکر جشید نے واقعی اپنی تاگ پیچھے کر لی۔
آپ نے تھیک کہا... یہ موضوع میرا ہے اور میں تھا۔ تو یا تھا کہ وہ مدینے میں آئیں گے... لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا
پیان کروں گا... بلکہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں... یہ فلمیں آئیں گے ان میں سے ہی... لیکن ہوا کیا... آخری نبی
وکھائی جائیں گی...“

مدینے آگئے... اس وقت تمام یہود یوں کو زبردست دھپکارا لگا... ان طریقہ یہ رہا ہے کہ انہیں جس طرح واقعات ملتے گے... بس وہ لکھتے خیال بالکل غلط ثابت ہو گیا... یہ بات انہیں پسند نہ آئی... لہذا جب پڑے گے... یعنی جس طرح واقعات پیش آتے گے... وہ لکھتے گے... آخری تجی نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول ہوئیں نے اس بات پر غور جیسیں کیا کہ یہ واقعہ کیسے پیش آگیا... کیا کرنے سے انکار کر دیا... وہ عربوں سے حسد کرنے لگے، حسد کی آگ سب بنا... نہیں... بس انہیں پہاڑ چلا کر فلاں واقعہ پیش آیا... انہوں نے انہیں اس حد تک جایا کہ وہ مسلمانوں کے دشمن بن گئے، اندر قیامت کو دیکھ دیا کہ یہ واقعہ پیش آیا... یہ غور شد کیا... کیوں پیش آیا... کیسے اندر مل کھانے لگ گئے... ادھر پورے مدینے سے لوگ آخری تجی آیا... کیا سب تھا اس کا وغیرہ...

امہان لے آئے تھے اور آس پاس کے لوگ بھی جو حق در جو حق طے آ رہے تھے اور اسلام کے طبقے میں شامل ہو رہے تھے، اسلام کی یہ ترقی ان کیمیں میں آپ محبوس کریں گے... واضح رہے... ہم نے یہ ان یہودیوں کو ایک آنکھ نہ بھائی... جو مدینے اور مدینے کے چاروں پر گرام اس وقت شروع کیا تھا جب کہ ابھی فلم ایجاد و نہیں ہوئی تھی، اس طرف کی بستیوں میں آباد تھے... اور انہوں نے اسلام کو مٹانے کے وقت قلمیں نہیں بنتی تھیں... بلکہ اس وقت کسرہ بھی ایجاد و نہیں ہوا تھا، لیے غور کرنا شروع کیا... یہ ہے وہ آغاز جو آپ کے نبی کے زمانے میں وقت ان قلموں کی صورت تصاویری الہمبوں کی تھی... یعنی تصاویر سے ہوا... میں پہلی کیسٹ لگاتا ہوں... آپ ذرا دیکھیے تو کہی... ۶ کے ذریعے متعال روکھائے گئے تھے... لیکن جب فلم ایجاد ہوئی، تب نے اپنی قوم کو اپنی چودہ سو سال پہلے کی کوششوں کو روکھانے کے لیے کہ ان تصاویری الہمبوں کو بھی فلم لایا گیا... تاکہ ہم اپنی قوم کو ہتاں کیں کر پا پڑ سکیں۔ کیا کچھ جیسیں کیا ہے، یہ ہے سب سے پہلی کیسٹ...؟ اسارے بڑے کیا کچھ کرتے رہے ہیں... انہوں نے کیا کیا کارناۓ آپ لوگوں کو چودہ سو سال پہلے کے زمانے میں آسانی سے لے جائیجام دیے ہیں... اور آئندہ نسل کو کیا کرتا ہے... ان قلموں کا مقصد گی... آپ خود کو وہاں محبوس کریں گے... لیکن اس سے پہلے مگر دراصل یہ ہے... ہماری قوم کو یہ قلمیں دکھائی جاتی ہیں... ہماری قوم ایک بات بتا دوں... دنیا میں ہر قوم نے اپنی اور دوسروں کی تاریخ ان قلموں کو بہت شوق اور غور سے دیکھتی ہے... ان سے سبق سکھتی ہے لکھتی ہے... ہر زمانے میں تاریخ کی کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں... اور یہ گریکھتی ہے کہ مسلمانوں کو کس طرح خجا دکھاتا ہے... لیجھے پہلی اسلامی مورخوں نے بھی اسلامی تاریخ پر کتب لکھی ہیں... لیکن انہیں سکر من پر نظریں بھاہدیں... آپ نے کیسٹ شروع ہوتی ہے... بڑی سکر من پر نظریں بھاہدیں... آپ نے

اس قدر دلچسپ قسمیں آج سے پہلے بھی نہیں دیکھی ہوں گی۔"

اب ان کی نظریں سکریں پر جم گئیں... پہلے سکریں رہن ہوئی... پھر سر بز میدان اور پہاڑ دکھائی دیتے لگے... ان کے درمیان

ایک گھوڑے سوار سرپت دوڑتا نظر آیا... وہ اپنے گھوڑے کو بے تباہ دوڑا رہا تھا... اس کے پیڑے پر جوش تھا... لیکن جوش کے ساتھ ساتھم و خصے کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے... سکریں پر ان

کا پورا چہرہ بار بار نظر آ رہا تھا... وہ کافی ڈیل ڈول والا تھا... اس کا گھوڑا بھی بہت صحت مند تھا... آخر گھوڑا ایک بھتی میں داخل ہوا...

بھتی میں سکھوڑ کے درخت تی درخت لمبھار ہے تھے... جو نبی گھوڑا اپنے میں داخل ہوا... لوگ اس کی طرف دوڑ پڑے... ہر طرف سے لوگ

اس کی طرف دوڑتے نظر آئے... وہ شور چار ہے تھے... ان میں ایک لڑکا بھی دوڑتا نظر آیا... وہ جیچ رہا تھا:

"بابا آگئے... بابا آگئے... بابا آگئے..."

"کہو عبداللہ! کیا خبر لائے... خبر پچی ہے یا جھوٹی۔"

"خبر بالکل درست ہے... کے میں والقی محمد نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اس کا جلیہ بالکل وہی ہے... جو ہمارے کتابوں میں لکھا ہے، اس کے حالات وہی ہیں، جو ہماری کتابوں میں لکھے ہیں... کے کے لوگ اسے پتھر مارتے ہیں... اس کے ساتھی بھی پتھر کھاتے ہیں... ہماری کتابوں میں اس کے بعض ساتھیوں کے طبقے

پتھر کھاتے ہیں... ہماری کتابوں میں اس کے بعض ساتھیوں کے طبقے

بھی لکھے ہیں... میں نے اس کے ان ساتھیوں کو بھی غور سے دیکھا ہے، ان کے میں بھی بالکل وہی ہیں... یعنی ہماری کتابوں والے..."

"نہیں... نہیں... نہیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے... یہ کیسے ہو گیا، آخری نبی تو ہم میں سے آتا تھا... آخر ہماری کتابوں میں ان کے بارے میں اتنا کچھ لکھا ہوا ہے، اگر ان کو ہم میں سے نہیں آتا تھا۔"

ایک بوڑھا چینا۔

"لیکن حالتی... ہماری کتابوں میں یہ نہیں لکھا کروہ آخری نبی بیہودوں میں سے ہو گا... ہاں اس کے جلیہ، پیدائش کی جگہ کی نشانیاں، بھرت کر کے وہ جس شہر میں آئیں گے، اس شہر کی نشانیاں لکھی ہیں... میں لکھے ہیں... یہ نہیں لکھا کروہ ہم میں سے وہی ہوں گے۔"

"لیکن ہم تو آج تک بھی سوچتے رہے کہ آتے والے نبی حضرت اسحاق کی اولاد میں سے ہوں گے..."

"تو پھر... اس سے کیا ہوتا ہے... وہ جہاں سے بھی ہیں... کیا ہمیں ان پر ایمان نہیں لے آتا چاہیے۔"

"ہرگز نہیں... حضرت اسحاق کی نسل سے اگر وہ ہوتے تو ہم فوراً ان پر ایمان لے آتے... اب تو ہم ان کے دین کو قبول نہیں کریں گے۔" اس بوڑھے نے کہا۔

"سودا! تم کیا کہتے ہو؟" ایک دوسرے بوڑھے نے گھوڑے پتھر کھاتے ہیں... ہماری کتابوں میں اس کے بعض ساتھیوں کے طبقے

بچانے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے... جو نبی وہ
یہاں آئیں گے... ان کے خلاف ہماری سازشیں شروع ہو جائیں
گی... اور وہ اور ان کے ماتھے والے ہماری سازشوں سے بچ نہیں
سکتیں گے... ہم ان میں اتنا دم خم ہی نہیں رہنے دیں گے کہ وہ پہپ
عین... طاقت پر کسکیں...”

”لیکن ہمیں اس کام کے لیے کسی کو اپنا سردار بنا لینا چاہیے۔“

”جب ہمارے سردار سودا ہی ہوں گے... ہم عالم لوگ ان
کی ہر قدم پر مدد کریں گے... انہیں مشورے دیں گے۔“

”ہم سے کو سودا کی سرداری منظور ہے۔“

”میں آپ لوگوں کی امیدوں پر پورا اتروں گا... آپ
مطفئِ رہیں۔“

”آپ کی ذہانت پر ہمیں پہلے ہی اعتبار ہے۔“ ایک بوڑھے
نے کہا۔

”میں آپ کو ایک بات بتاتا چلوں... شاید آپ کو معلوم
نہیں... آپ نے بیٹھ پال کا نام سنائے... میرا مطلب ہے پولوں
کا... وہ جس نے عیسائیوں کو اپنے پیچھے لکالیا تھا۔“

”جی ہاں! اس نے ہی یہ نوع کے اٹھائے جانے کے بعد یہ
کہنا شروع کیا تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں... خدا خود ان میں طول
کر کے دنیا میں آگیا تھا یا اس حرم کی اور باقی اس نے ایجاد کی تھیں...“

”ہماری کتابوں میں ان کی جو علامات درج ہیں، اگرچہ“
ان کے میں مطابق ہیں، ان کا حلیہ بھی وہی ہے، ہر بات تکمیل ہے لیکن
عرب ہیں، عربی لوگ ان کا زیادہ ساتھ دیں گے، پھر عربوں کی بھی چیز
گی... ہم لوگ ان پر ایمان لے آئے، تب بھی تاریخی حالت روشنی
ہوگی... ہمیں کوئی نہیں پوچھتے گا... ہاں آخری تھی ہم میں سے آجائے
جیسا کہ امید تھی، بلکہ ہمیں یقین تھا اور اسی لیے ہم مدینے کے آس پاس
آپا وہو کر ان کا انتظار کر رہے تھے، ہو گیا الٹ! لہذا ہم تو ان پر ایمان
نہیں لائیں گے... یہ سوداگھانے کا ہو گا... یا قیامت لوگ عالموں سے
پوچھو گو... سب عالم بھی اس وقت یہیں موجود ہیں۔“

”ہاں موجود سب لوگ عالموں کی طرف گھوم گئے... وہ تو گویا
پہلے ہی تیار تھے：“

”ہم ہرگز ان پر ایمان نہیں لائیں گے... ہم حالات کا جائزہ
لیں گے اور فی الحال خاموش رہیں گے... جب وہ مدینے آئیں گے
جیسا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے... وہ تحریت کر کے یہاں آئیں
گے... تب ہم سوچیں گے کہ ان کے خلاف ہمیں کیا کرتا ہے... اور کیا
نہیں کرتا۔“

”اگر ہمیں ان پر ایمان نہیں لاتا ہے... تو پھر انہی سے اپنی
تیاریاں شروع کر دیں... ہمیں ان کا مقابلہ کرنا ہو گا...“

”بالکل تھیک! ہم مسلمانوں کو کمزور کرنے کا اور تقصیان

”مسٹر روڈی! کیا یہ بات حقیقت ہے... یا یہ صرف ایک فلم ہے۔“

”اس وقت آپ لوگ اس کو صرف ایک فلم کہہ سکتے ہیں... لیکن اب جو واقعات پیش آئیں گے... انہیں آپ لوگ کس طرح فلم کہیں گے... اس وقت یہ سوال میں آپ سے کروں گا... تائیں... یہ فلم ہے یا حقیقت؟“

”اف ناک! تاریخ کا یہ رخ ہم شاید پہلی بار دیکھ رہے ہیں۔“ پیکر کا مرزا نے کاپ کر کہا۔

”آپ نے ابھی دیکھا کیا ہے... ابھی تو آپ کو بہت کچھ دیکھا ہے... اور دیکھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی سوچتا ہے... آپ کی زندگی بس اتنے دن تک ہی ہے... جب تک یہ یہ شتم ہمیں ہو جاتیں... ویسے ان کیسٹ میں تاریخ کے صرف وہ پہلو آپ لوگوں کو نظر آئیں گے، جو دنیا کی نظر وہ سے بیش او جمل رہے... یہ بات کتنے لوگوں کو معلوم ہو گی کہ سینٹ پال یا پلوس دراصل یہودی تھا، اس نے یہ سائیت کا لبادہ اوڑھ کر یہ سائی ٹھہب کی اصل ملک کو بگاڑ کر رکھ دیا... اور یہ سائی اس گزری ملک کو اصل ملک بخجھتے ہیں... اب انہیں لا کھ آپ لوگ یہ بتائیں گے، وہ فس سے مس نہیں ہوں گے، آپ کی ایک نہیں شیش گے... ان کے اپنے پادری بھی اب جیچ جیچ کر یہ حقیقت انہیں بتائیں جب وہ نہیں مانیں گے... اس لیے کہ دو ہزار سال سے وہ

یہ سائی دنیا اس کے بیچے لگ گئی تھی اور آج تک وہ اس کی تعلیمات ہیں۔“

”جب پھر سن لیں... وہ سینٹ پال یعنی پلوس دراصل یہودی تھا... ہمارا بڑا تھا۔“

”کیا؟!!“

”ہاں اباکل بھی ہے، اس میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں ہے۔“

”لیکن آپ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔“ ایک نوجوان نے سوال کیا۔

”میں اس کی نسل سے ہوں... یوں بچھے لیں... وہ میرے دادا کا دادا یا پڑا دادا تھا۔“ سودا نے کہا۔

”کیا؟“

سب ایک ساتھ چلائے اور اس کے ساتھ ہی فلم بھی ختم ہو گئی، اور فلم ختم ہوئی... اور هر روڈی کی آواز اپنی:

”کیا آپ کو سب سے پہلی فلم پسند آئی۔“

”ہاں... پسند آئی۔“

آن سب نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا... یوں لگتا تھا میں انہوں نے کوئی خواب دیکھا ہو... جیسے وہ خواب میں چودہ سو سال پہلے زمانے میں بچج گئے ہوں اور یہ سب کچھ جیسے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوں... آخروں کی آواز لہرائی:

آپ کے نبی کا ذکر تھا، ہم نے اس ذکر کو گول کر دیا کہ کوئی نہ سمجھ سکے ..
کہ یہ کس کا ذکر ہے ... اس کے باوجود وہ آپ کے پچھے عالموں نے کہہ
فاظ ان انجیلوں میں تلاش کر لیے ... لیکن ان کا فائدہ نہ ہو سکا ...
عیسائی دنیا نے ان فاظات کو مانتے سے انکار کر دیا ...”

”لیکن حسر روزی ... وہ دن آئے گا... جب عیسائی دنیا بھی
مان لے گی ... کہ عینی علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں ہیں۔“
”وہ دن بھی نہیں آئے گا۔“

”یہاں آپ کی معلومات تقصیٰ ہیں ... قیامت سے پہلے
عینی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے ... یہ مسلمانوں کا اجتہادی
عقیدہ ہے ... یعنی تمام مسلمان اس پر متفق ہیں ... قرآن کریم بھی
کہتا ہے کہ ان کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے
آئیں گے ... اب جب تک وہ دنیا میں اس وقت تک تمام اہل کتاب
ان پر نہیں تھے ... پھر انہیں آسمان پر اٹھایا گیا ... اب قرآن کا جو یہ
جملہ ہے ... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں ابھی آتا ہے ... اور اس
وقت تمام اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ ان پر ایمان لے آئیں
گے ... کوئکہ وہ خود اس بات سے انکار کریں گے کہ وہ خدا کے بیٹے
ہیں ... وہ لوگوں کو بتائیں گے کہ وہ خدا کے بیٹے نہیں ... اس کے
بعدے اور رسول ہیں۔“

”یہ آپ کے نبی کی پیش گویاں ہیں، ہم بھلا ان کو کیوں

بھی سنتے چلے آرہے ہیں ... عینی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں ... اس
بات کی نظر آپ کے قرآن نے آ کر کی ... لیکن کتنے میساںوں نے اس
بات کو مانا ... بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اسلام کے خلاف پہلی سازش پاؤں
کی تھی ... اور پاؤں کے پیچے ہمارا ہی دماغ کام کر رہا تھا ... ورنہ آن
دنیا میں کتنے عیسائی ہیں ... یہ سلطان ہوتے ... اور اس بات کا
نقضان کے پیچتا ... ہمیں ... یعنی یہودیوں کو ... یعنی اسرائیلوں کو ...
جنہیں تم بیگانی کرتے ہو ... کیا آج سے پہلے تم لوگوں کو یہ بات معلوم
تھی کہ پاؤں کی کوششوں سے عیسائی دنیا مسلمان ہونے سے رہ گئی ...
مسلمان ہو جانے کی صورت میں عیسائی دنیا ہماری دشمن ہوتی ... لیکن
اب یہ عیسائی دنیا ہماری دوست ہے ... اور آپ کی دشمن ... ہے
کمال۔“

”اس میں تھک نہیں، یہ ایک بہت بڑی اور جو لنا ک سازش
تھی۔“ اسکے جمیلہ کا نپ کر دیا۔

”تب پھر کیا خیال ہے ... اس سے اگلی کیسٹ دیکھنا پڑد
کریں گے ... وہ اس دور میں کہ جب مسلمان تھے ہی نہیں ... وہ پاؤں
کی سازش کو کیسے روکتے ... اس کا کیا علاج کرتے ... چند ایک لوگوں
نے کوشش کی ... لیکن ان کی کسی نے نہ سنی ... ان میں سے ایک
پرتاب اس تھا - اس کی انجیل ہماری نظروں سے بخ گئی ... ورنہ جتنی
انجیلیں تکھیں گئیں ... ان سب کو ہم نے بدلت کر رکھ دیا ... جہاں جہاں

ماں۔"

اگوہا ہے... وہ وقت کب آئے گا... ہاں تو آپ دوسری کیسٹ کی بات کر رہے تھے۔"

" ہاں! میں دوسری کیسٹ لگوارہا ہوں... یہ اس وقت کی ہے، جب آپ کے نبی مدینے میں داخل ہوئے... اور یہودیوں کا مل کام شروع ہوا... وہ پوری طرح حرکت میں آگئے... لیکن ان کا ذکر میں آتا اس قدر پوشیدہ تھا کہ آج تک اس بات کو بہت کم لوگوں نے محسوس کیا ہے... یا اپنی تاریخ کی کتابوں میں بہت بلکہ اس کا ذکر لیا ہے... وہ بھی اس انداز سے جیسے کوئی سنی تائی بات کی ہے... لیکن اصل میں ہم نے کیا کام کیا... وہ آپ اب دیکھیں گے... مجھے... آتی ہیں یا نہیں۔"

" مجھے اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں... یہ ہاتھ دوسری کیسٹ شروع ہوتی ہے۔"

آپ جانیں... اور اگر عیسیٰ علیہ السلام واقعی دنیا میں آتے تو ان کی نظریں سکرین پر جنمیں... سکرین پہلے روشن ہوئی، انہوں نے کہا کہ وہ خدا کے بنی نہیں ہیں ہو جائیں گے یہودی اور پوروں سال کا ایک لاکا سکرین پر دوڑتا نظر آیا... وہ بے تحاشہ ہانپ عیسائی مسلمان... مجھے اس کی پروانیں... مجھے تو اپنے سک کی پرواہ رہا تھا... وہ ایک گھر کے نزدیک چھپا... اس نے زور دار آواز میں اور میں جانتا ہوں... میرے وقت تک عیسیٰ علیہ السلام نہیں آئے... مختلف دی... پھر پکارا:

" بایا... بایا... دروازہ کھولیے۔"

دروازہ کھلا، انہوں نے اندر سے اسی گھوڑے سوار کو دیکھا...

" ان نشانیوں، ان علامات اور جیش گوئیوں کا مطالعہ تم نے چھپا کیتے ہیں کے سے آتے ہوئے دیکھ پچھے تھے... بھی کیا ہے... اگر وہ درست ہیں تو ابھی وہ وقت آنے میں دری ہے۔"

" کیا بات ہے عبد اللہ۔"

" وہ... مدینے میں... ان کا نبی... اس کی بہت دعوم دھام

" یا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔"

" ان نشانیوں، ان علامات اور جیش گوئیوں کا مطالعہ تم نے چھپا کیتے ہیں تو ابھی وہ وقت آنے میں دری ہے... بھی کیا ہے... اگر وہ درست ہیں تو ابھی وہ وقت آنے میں دری ہے۔"

" خیر ہو گئی... ہم بھی اس پر بحث نہیں کر سکتے، اس لیے کہ

ہے... لوگ اس پر فوٹے پڑ رہے ہیں... دھڑا دھڑ اسلام قبول کر دیں... اگر سبی حال رہا تو سارا میدان مسلمان ہوئی جائے گا... آپ پاس کے علاقوں بھی مسلمان ہوئے بخیر نہیں رہیں گے... پھر ہذا ال بنے گا... اگر ہم نے اسلام قبول نہ کیا تو... کیا مسلمان ہمیں اسی طرز چھوڑ دیں گے... پکنچنہیں کہیں گے۔ " لا کا کہتا چلا گیا۔ سودا اس کی باتیں سن کر مسکراتا رہا، پھر اس کے خامی ہونے پر بولا:

" میئے! تسل و سکھو... تسل کی دھار دیکھو... ہمیں لی تیار یوں کو اب تیز کرنا ہو گا... تم ذرا بسید کو جلا کر لے آؤ۔ " " آپ کا مطلب ہے... اعصم کے میئے کو۔ " " ہاں! اسی کو، جاؤ... اسی وقت لے آؤ... لیکن کسی کو ہاں پلے کر میں نے اسے بلوا دیا ہے... یہاں تک کہ خود اسے بھی یہاں آہنگا، ہر کام اس قدر خفیہ انداز میں کرو کہ خود کو بھی گویا پہنچنیں چاہے۔ " یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے بابا۔ " " پہنچنیں... لیکن تم اسی طرح کرو... جس طرح کہا ہے۔ " میں جا رہا ہوں بایا... آپ فکر نہ کریں... خود بسید کو یہاں پہنچنے تک پہنچنیں چلے گا۔ "

" بہت خوب... شباباں! تم بہت ترقی کرو گے... دنیا تمہ لوہا نے گی... بہت نام کہاؤ گے... یہ میری پیش گوئی ہے۔ "

" ٹھکریے بابا جان... " عبد اللہ نے ہس کر کہا اور باہر کل کر دوڑ پڑا۔

وہ دوڑ رہا تھا... بنے تھا شد ووڑ رہا تھا... ایسے میں ایک ٹھنڈ لے اس کے راستے میں آ کر کہا:

" ارے بھائی عبد اللہ... اس قدر تیزی سے کہاں دوڑتے پار ہے ہو۔ "

" مم... میری گھوڑی کا بچہ مر گیا ہے... مجھے نہ روکو۔ " عبد اللہ نے چلا کر کہا۔

" اوہ اچھا۔ " راستا روکنے والا گھبرا کر ایک طرف ہٹ گیا... جب عبد اللہ کافی دور نکل گیا تو اس راہ گیر کے منہ سے اٹکا:

" ارے... مم... مگر... اس کے پاس تو کوئی گھوڑی نہیں ہے... ہاں اس کے باپ کے پاس ایک گھوڑا اضور ہے... یہ تو مجھے الہ بنا گیا... کمال ہے۔ "

اوہ رہ وہ دوڑ رہا تھا جیسے موت اس کا چیچھا کر رہی ہو... ایک ٹھنڈ نے اسے روکنے کی کوشش کی تو وہ چلا اٹھا:

" مجھے نہ روکو چا جا... اس طرف بڑا زبردست طوفان آیا ہے۔ " اس نے ایک طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

وہ آدمی چوک کر اس سمت میں غور سے دیکھنے لگا... پھر چوک کر بولا:

نہیں مانوں گا۔"

اس کی بات سن کر سید ہنسا اور اس کے ساتھ ہولیا... اس نے پہلے جنگل کا رخ کیا... پھر جنگل کے اندر سے اپنے گھر کا رخ کیا... تاک کوئی بھی اپنیں نہ دیکھے۔

"آختر تم مجھے کہاں لے جائے ہو... اور ہمیں کب تک چنان پہنچے گا۔"

"بس... نزدیک ہی... آپ فکر نہ کریں... آپ کی حکمت اور ہو جائے گی... ویسے آپ تک گئے ہوں تو کچھ دیر کر سانس لے لیں۔"

"اللکھ بات نہیں... میں چل سکتا ہوں۔"
آخروہ گھر میں داخل ہوئے، وہاں سودا موجود تھا... سودا کو

دیکھ کر سید چونکا اور بولا:

"سردار آپ۔"

"ہاں! مجھے ایک ضروری کام تھا، اس لیے بلوانا پڑا۔"

"لیکن اس طرح چوری چھپے۔"

"یہ بھی ایک مجبوری ہے، کام بہت خفیہ تو ہیست کا ہے۔"

"خیر تھا میں۔"

"تمہیں محمد پر جادو کرتا ہے۔"

"کیا کہا۔ محمد پر جادو... آپ کا مطلب ہے، مسلمانوں کے

"حد ہو گئی... موسم تو بالکل صاف ہے اور اس طرف تھے سورج چمک رہا ہے... یہ لڑکا ہمیشہ دوسروں کو الوبنا تارہتا ہے۔"
لڑکا اب پھر دوڑ رہا تھا... اس کے پیڑے پر عجیب ساجوٹ نظر آ رہا تھا... پھر آختر کاروہہ ایک دروازے پر رکا... اس نے دلکشی... ایک ادھیڑ عمر آدمی اسے نظر آیا... اس نے عبد اللہ کو دیکھ کر راما منہ بنا یا:

"کیا ہے... کیوں دوسروں کو پریشان کرتے پھر رہے ہو۔"

"آپ کے لیے ایک خاص خبر... بہت خاص..."

"کیا خبر ہے۔"

"یہاں تو نہیں بات لکھتا، کسی نے سن لیا تو کام خراب ہو جائے گا۔"

"پھر کہاں چلوں۔"

"بس میرے ساتھ آئیں... کچھ دور ایک بہت پر سکون

مقام ہے... وہاں چل کر بیٹاؤں گا۔"

"کوئی چکر تو نہیں چلا رہے... میں نے ساہے... تم دوسروں

کو چکراتے رہتے ہو... پہلے تو لوگ تمہیں ڈانت دیا کرتے تھے... لیکن اب تو تمہارا بابا پر سردار بن چکا ہے... اب تو لوگ تمہیں ڈانت

ڈپٹ کرتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔"

"لیکن آپ مجھے شوق سے ڈانت ڈپٹ کر لیں... میں برا

نجی پر۔ بسید بہت زور سے اچھلا۔

”بال... اسی پر... کیا تم یہ کر سکو گے۔“

”اگر وہ واقعی نبی ہیں تو شاید میر اجاد و ان پر نہ چلے... تھوڑا بہت اثر ضرور ہو سکتا ہے... لیکن آپ تھوڑے بہت فرق کے لیے قیہ کام کرنا نہیں چاہئے ہوں گے۔“

”نجیں... میں چاہتا ہوں... تم جادو کر کے انہیں فتح کر دو۔“

”میں یہ کام کر دا آتا ہوں... مجھ کیا نکلتا ہے... سچھ نہیں کہ سکتا۔“

”پروانہ کرو... تم کام کرو۔“

”لیکن... بسید نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”لیکن کیا؟“

”اس کے لیے مجھے ان کے سر کے دو تین بالوں کی ضرورت ہوگی... وہ میں کیسے حاصل کروں گا بھلا۔“

”یہ کام بجھ پر چھوڑ دو... تم جاؤ... عبداللہ بال تمہیں لا کر دے گا۔“

”کیا کہر ہے ہو بابا۔“

”ہاں! بال تم لا کر دو گے۔“

”میں بال لا کر دوں گا... لیکن کیسے؟“

”یہ میں نہیں جانتا... بس کسی کو کافی توں کا ان پاتا ہے... اور نہال لے آؤ... تب ہے بات۔“

”اچھی بات ہے...“ عبداللہ نے کہا۔

پھر وہ گھر سے لٹکا، اور ایک سوت میں چل پڑا... چھڑا رہا... ٹھاڑا رہا... یہاں تک کہ وہ ایک گھر کے دروازے پر رک گیا... اس نے دھنک دی تو اندر سے ایک نوجوان یہودی لکھا...“

”مردار سودا کے میئے آپ... کہے... کیا بات ہے۔“

”میں نے تھماری جوڑ یوں لگائی تھی... اس کا کیا بنا۔“

”میں ان کی خدمت کرنے لگ گیا ہوں...“

”وہ ایک یہودی سے خدمت لینے پر کیسے تیار ہو گئے۔“

”میں نے ان سے کہا... میں چند دن آپ کی خدمت کر کے

دیکھوں گا... پھر میرا دل ماتا تو اسلام قبول کرلوں گا، انہوں نے حاضری... اب میں ان کی خدمت کرتا ہوں... ان کے گھر کے کام کا جائزہ ہو جا ہوں۔“

”وہ سکھو کرتے ہیں... بالوں میں۔“

”ہاں! اوہ سراور ڈاڑھی کے بالوں میں سکھا کرتے ہیں۔“

”اس سکھے میں ان کے کچھ بال تو رہ جاتے ہوں گے۔“

”ہاں! ایسا ہوتا ہے۔“

”مجھے ان بالوں کی ضرورت ہے۔“

”کیا مطلب... آپ ان بالوں کا لیا کریں گے۔“
 ”تمہیں اس سے کیا... یہ تباہ... یہ کام کر سکتے ہو یا نہیں۔“
 ”کام خطرناک ہے... کسی نے دیکھ لیا تو پتا نہیں، میر ساتھ کیا سلوک کریں۔“

”بے دقوف ہوتم... کہہ دینا سنتکھا صاف کر رہا تھا۔“
 ”اوہ ماں! اچھا۔“
 ”رات کے وقت میں بال لینے آؤں گا... تم نے سن لیا۔“
 ”کیا سردار مجھے انعام دیں گے۔“
 ”پاکل دیں گے... فکر نہ کرو۔“
 ”اچھی بات ہے۔“

اور پھر عبد اللہ کرے گا اور کون کرے گا۔“ اس کے باپ نے کہا۔
 تاریک ہو گئی... اچانک پھر روشنی ہوئی... عبد اللہ اپنے گھر میں داخل ہوتا نظر آیا... وہاں اس کے باپ کے ساتھ بیسہ موجود تھا۔
 اسے دیکھ کر دونوں نے سوالیہ انداز میں سراخھایا۔
 ”کام ہو گیا... یہ رہے بال۔“
 ”کمال ہے... یہ تم کیسے لے آئے۔“
 ”یہ نہ پوچھیں... البتہ میں نے بال لانے والے سے انعام دیے ہیں تو وہ یہ کام بھی کرے گا۔“
 ”ٹھیک ہے... وہ آتا... اب تم جاؤ۔“

”ایس سوال کا جواب عبد اللہ دے گا... اگر اس نے بال لا کر وعدہ کیا تھا، وہ اسے دینا ہے۔“

”ایس سوال کا جواب عبد اللہ دے گا... اگر اس نے بال لا کر پورا کر دیا۔“

”لیکن میں یہاں تھہر کر جادو کا عمل کیوں تدیکھوں۔“
 باپ نے سوالیہ انداز میں بیسہ کی طرف دیکھا... جیسے
 اندازت لے رہا ہو...
 ”کوئی حرج نہیں... عبد اللہ عقل مند بچہ ہے... بال بھی آخر
 اسی نے لا کر دیے ہیں... اب میں اپنا کام شروع کرتا ہوں۔“
 یہ کہہ کر اس نے اپنے تھیلے سے ایک گزر یا نکالی... اس کے جسم
 میں نہیں گھوپتیں... ساتھ میں وہ کچھ پڑھتا بارہا تھا... پھر اس نے
 ان بالوں پر کچھ پڑھا اور بالوں کو ان کے پتوں کے ساتھ چھٹا دیا...
 ”اس گزر یا کوڑی زروان کے کتوں میں لٹکانا پڑے گا... یہ
 کوواں پہاڑ کے پاس ہے... یہ کام کون کرے گا۔“

”عبد اللہ کرے گا اور کون کرے گا۔“ اس کے باپ نے کہا۔
 ”پاکل کروں گا... آپ یہ گزر یا مجھے دے دیں۔“
 ”گزر یا لے کر عبد اللہ گھر سے نکل گیا...“
 ”اب یہ رپورٹ ہمیں کون دے گا کہ اس جادو کا ان پر اثر
 ہوا ہے یا نہیں۔“

”ایس سوال کا جواب عبد اللہ دے گا... اگر اس نے بال لا کر
 ٹھیک ہے... وہ پھر میں چلتا ہوں... میں نے اپنا کام
 پورا کر دیا۔“

سودا نے سر ہلا دیا... بیہر رات کی تاریکی میں وہاں سے نکل کر...
”اچھی بات ہے... تم روز رات کو آ کر روٹ لیتے رہتا۔
میں ہر روز کی بات بتاتا رہوں گا۔“

ایک بار پھر سکرین تاریک ہو گئی... اس بار روشن ہوئی تو

عبداللہ گھر میں داخل ہوتا نظر آیا... باپ نے اسے دیکھ کر پوچھا:

”اب ہمیں یہ کس طرح معلوم ہو گا کہ اس جادو کا اس پر اثر
یا نہیں اور ہوا تو کتنا؟“

”یہ کام بھی میں کروں گا... آپ پہلے بال لا کر دینے والے
انعام نہیں۔“

”یہ انعام کی رقم۔“

انعام کی رقم لے کر عبد اللہ گھر سے نکلا... پھر وہ ایک دروازے
بڑھ کر دیتا نظر آیا... یہ وہی گھر تھا جس میں بال لانے والا خادم رہتا



”تمہارا انعام لے آیا ہوں۔“

”مگر یہ امید نہیں تھی کہ انعام اس قدر جمل جائے گا۔“

”لیکن تمہیں ایک کام اور کرتا ہے۔“

”اور وہ کیا...“

”خور سے اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے کہ ان پر اس جادو کا اثر
اہے یا نہیں... یا کیا اثر ہوا ہے... اور یہ کہ ان میں کیا تبدیلی رونما
اہل ہے۔“

”اچھی بات ہے۔“

عبداللہ وہاں سے پلت آیا... سکرین ایک بار پھر تاریک
ہو گئی... اس بار روشن ہوئی... تو وہی خادم عبد اللہ کے ساتھ نظر آیا...
”ہاں اکیار ہاں... جادو نے اپنا اثر کیا یا نہیں۔“

”ایک بہت عجیب بات ہوئی ہے۔“ خادم نے کامیک آواز
میں کہا۔

شکست پر شکست

ہٹا کر ذی ذر و ان کتوں میں ایک پکالا لٹکا ہوا ہے... یا گڑیا کہہ لو، اس کے ذریعے بھج پر جادو کیا گیا ہے... جاؤ اس پتکے کو دہاں سے نکال، فرشتے نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ جادو بسید بن عصمنا ہی یہودی ہاگر نے کیا ہے۔"

"کیا!!! بسید بن عصمنا چلا اٹھا۔

دو توں نے پریشان ہو کر خادم کی طرف دیکھا... آخر... "ہاں جاتا! بالکل بھی ہوا ہے... پھر انہوں نے بتایا کہ نہ کہا: "کرنے کے سلسلے میں تھکنی کے بالوں سے مدد لی گئی ہے... یعنی بڑے بال کوئی بیہاں سے بسید کے پاس لے گیا تھا۔"

"چند دن سے جسوس ہورتا تھا جیسے محمد کو بھولنے کا مرض ہے، ان الفاظ کے ساتھ ہی انہوں نے میری طرف دیکھا... میں ہے... وہ کہتے تھے کیا میں نے قلاں کام کر لیا ہے... یعنی انہیں یہاں کوئی کر کر مجھ پر ٹک کر رہے ہیں، اس لیے کہ میں ہی وہ یہودی نہیں رہتا تھا کہ وہ فلاں کام کر چکے ہیں یا نہیں... اس سے میں یہ کہتے تھے... میں مگر اگر ایسا، لیکن انہوں نے مجھے کچھ نہ کہا... فرشتے نے انہیں یہ لکھا کہ جادو اپنا کام کر رہا ہے... اور بات تھی بھی بھی... لیکن پھر۔ "اک بتایا ہے کہ پتکے میں گیارہ ہنیں لگی ہوئی ہیں... اس کا علاج انہوں کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن پھر کیا؟"

"آج انہوں نے اپنے صحابہ کو بتایا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے، مسوردہ الناس ہیں... انہیں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی پر جادو وغیرہ کیا یہ کرن کر میں چوکک اٹھا... بظاہر میں کام میں لگا ہوا تھا، لیکن میرے کام نے تو ان سورتوں کو پڑھ کر دم کرے، جادو کا اثر شتم ہو جائے گا... ان کی باتوں کی طرف تھے... وہ لوگوں کو بتا رہے تھے... ابھی میرے اپنے انہوں نے اپنے صحابہ کو کتوں کی طرف رواد کیا... آپ کا داد پاس دو فرشتے آئے ہیں... ان میں سے ایک جریکل ہیں، دوسرے... دہاں سے نکال لائے اور اس کو جلا دیا گیا ہے... یہے آپ کے میکا نکل... انہوں نے بتایا ہے کہ مجھ پر جادو کیا گیا ہے... انہوں نے کا انجام۔"

یہ سن کر بسید نے کہا:

"یہ تو کام خراب ہو گیا... اب وہ مجھے بلاسیں گے تو میں جواب دوں گا۔"

"تم کہہ دینا... لاچ میں آ کر یہ کام کر گزرا... اور فیض معاافی مانگ لیتا، وہ معاافی مانگنے والوں کو کچھ نہیں کہتے... معاافی کر دیتے ہیں... لیکن تم یہ نہ بتاتا... تمہیں دیوار کس نے دیئے تھے ورنہ اس سازش کے تاتے پانے سب بکھر جائیں گے۔"

"آپ فکر نہ کریں سردار، بسید نے فوراً کہا۔

سکرین پر چند لمحوں کے لیے تاریکی چھا گئی... وہ سب ازان میں پوری طرح کھو چکے تھے... انہیں اردو گردکا ہوش تک جیسیں رہ گیا اسی وقت سکرین پھر روشن ہو گئی... بسید سودا کے گھر میں داخل ہوا آیا... سودا نے اسے دیکھتے ہی پوچھا:

"ہاں بسید اللہ کیا رہا۔"

"انہوں نے آدمی بھیج کر مجھے بلوایا تھا، اور سب کی موجودی میں پوچھا تھا کہ کیا تم نے مجھے پر چادو کیا تھا... اس غرض کے لیے تم کوئی اور تدبیر کریں گے... انکی تدبیر جو خالی نہیں جائے گی... بسید تم پڑھا تھا اور اس پتلے کو ذرا و ان تاریکی کو نہیں میں رکھوایا تو میں نے فوراً اقرار کر لیا اور کہا مجھے معاف کر دیں... میں لاچ میں آ تھا... رات کی تاریکی میں کوئی مجھے ملا تھا، اس نے اپنا منہ چھپایا تھا اس نے مجھے سے کہا تھا کہ اگر میں آپ پر چادو کر دوں تو وہ مجھے

داے گا... بس میں لاچ میں آ گیا... آپ مجھے معاف کر دیں...
میری بات سن کر انہوں نے کہا...
"

"مجھے میرے اللہ نے اس جادو سے بچالیا۔ پھر انہوں نے
مجھے معاف کر دیا... مسلمانوں میں یہ بات کافی مشہور ہو گئی ہے، میں
نے ان کی باتیں سنی ہیں... وہ کہہ رہے تھے کہ اس پتلے میں سو نیاں لگی
ہوئی تھیں... ایک دھاگا بھی جس میں گریں گئی ہوئی تھیں... جب پتا
ان کے نبی کے پاس لے جایا گیا تو انہوں نے آیات پڑھ کر وہ ہنسن
لکھا لاش روئے کیس، اس طرح تمام نہیں نکال دیں، پھر پتلے کو جادو
کیا... بسید بیہاں تک کہہ کر خاموش ہو گیا... اس کے بعد سو دا نے
کہا:

"مطلوب یہ کہ ہمارا یہ وار خالی گیا... اور محمد واقعی نبی ہیں...
لیکن اگر ہم انہیں نبی مان لیتے ہیں... تو ہماری حیثیت کیا ہو گی... ہم
وہ لگے کے نہیں رہ جائیں گے... پھر ہماری قوم کے جو عالم لوگ
ہیں... وہ ان کی نبوت کو مانتے کے لیے کسی طرح تیار نہیں، لہذا ہم اب
کوئی اور تدبیر کریں گے... انکی تدبیر جو خالی نہیں جائے گی... بسید تم
ہو سکتے ہو... اب اس واقعے کا ذکر کسی سے کرنا... کبھی کسی کو معلوم
نہ ہو یہ کام تم سے میں نے کروایا تھا۔"

"بہتر۔"

بسید اللہ احتتا نظر آیا... ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی...
...

سکرین پر پہلے وہ شخص جاتا ہوا نظر آیا، پھر چند سکنڈز کے لیے سکرین تاریک ہو گئی... پھر وہ سردار کے گھر میں داخل ہوتا نظر آیا... اندر سردار موجود تھا... دوڑ کر آنے والے شخص نے .."میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں... بونصیر پہلے ہی سازش کمل کر چکے ہیں... آج محمد کا کام تمام ہو جائے گا۔"

"وہ کیسے؟" سردار نے چونک کر پوچھا۔

"انہیں ایک ایسی جگہ بھایا جائے گا، میرا مطلب ایک ایسی ایوار کے سامنے میں بھایا جائے گا جس کی چھٹ پر پہلے بونصیر کا ایک سردار گمراہ جا ش ایک بھاری پتھر لیے چھٹ پر موجود ہو گا، وہ پتھر ان کے سر پر گراۓ گا... اس طرح وہ بچ نہیں سکیں گے... ان کے ساتھ ان کے چند ساتھی ہوں گے اور اس... انہیں ایسے میں جملہ کر کے ختم کر دیا جائے گا۔"

"بہت خوب ایہ بونصیر تو بہت ذہین لوگ ہیں... اب ہم وہ بہتر طرح ان کا ساتھ دیں گے... مسلمانوں کا چن چن کر قفل کر دیں... اب تم جاؤ اور سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھو... پھر آ کر نئے خوش خبری سنانا۔"

"بہت بہتر سردار! آپ انعام تیار کھیں۔"

"تم فکر کرو... انعام تیار ہے..."

پھر وہ باہر نکل کر تاریکی میں غائب ہو گیا... ایک بار پھر جائیں اور ہم باتحف ملتے رہ جائیں گے... اس سے اچھا موقع پھر نہ سکرین تاریک ہو گئی... اس بار روشن ہو گئی... وہی آدمی اندر داخل ہے گا۔"

روشن ہوئی تو ایک شخص دوڑتا نظر آیا... پھر وہ سردار کے گھر میں داخل ہوتا نظر آیا... اندر سردار موجود تھا... دوڑ کر آنے والے شخص نے ہانپہنچ ہوئے کہا:

"سردار! ایک خبر ہے۔"

"اور وہ کیا۔"

"محمد آج کسی وقت بونصیر کے ہاں آرہے ہیں... انہیں ان سے کوئی معاملہ طے کرنا ہے... بونصیر اندر سے ان کے پہلے ہی سخت خلاف ہیں... انہوں نے محمد سے صلح کا معاہدہ کیا ہوا ہے... اب اس معاہدے سے پھر نے کارادہ رکھتے ہیں..."

"خوب اوه کہاں آئیں گے۔" سردار نے کہا۔

"یہ تو طے نہیں ہوا... بونصیر کے جو سردار لوگ ہیں، وہ ان سے بات کریں گے۔"

"معلوم کرو... وہ انہیں کہاں بھائیں گے... اور جلد آنا۔"

"بہت بہتر سردار... وہ بھی تو آخر ہمارے یہودی بھائی ہیں... قبیل اور ہے تو کیا... ہم سب کا مشن ایک ہے... یہ کوئی کو ختم کر جائے تاکہ نہ رہے بانس، بیجے باسری۔"

"ہاں نمیک ہے... تم جلدی کرو... ایسا نہ ہو کہ وہ آگر چ جائیں اور ہم باتحف ملتے رہ جائیں گے... اس سے اچھا موقع پھر نہ سکرین تاریک ہو گئی... اس بار روشن ہو گئی... وہی آدمی اندر داخل ہے گا۔"

ہوتا نظر آیا... سردار کی جوئی اس پر پتھر پڑی... چونک اٹھا۔

"کیا ہوا... تمہارا تو منہ لٹکا ہوا ہے۔"

"سازش ناکام ہو گئی۔" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں

کہا۔

"کیسے؟" سردار پیچھا۔

"جوئی عمر بن جحاش پتھر گرانے کے لیے تیار ہوا... اچانک اٹھے اور وہاں سے چل دیے... پھر ان کے ساتھی بھی انہوں ان کام کو میرے حوالے کر دیں... پھر دیکھیے میں کس قدر جلد کامیاب چل گئے... اور اب سنائے انہوں نے بونصیر کو وہاں سے ٹکل جانے لگا ہوں۔"

"نہیں عبد اللہ! تم ابھی کم عمر ہو... تم اتنا ہی کرو... جتنا تم کم دے دیا ہے... اعلان کروادیا ہے کہ یہ جگہ خالی کرو... ورنہ ان سب کو قتل کر دیا جائے گا... شہر خالی کرنے کے لیے انہیں دن کی محلات سے کہا جائے... تم ناکام ہو رہے ہیں تو اس کی وجہ ہے... اس کی وجہ دی گئی ہے۔"

"اوہ اچھا... حیرت ہے... کمال ہے... آخرین وقت ان تو ہمارا دار کار گر ہو کر رہے گا۔"

"مجھے ایسا ہوتا نظر نہیں آتا بابا۔" عبد اللہ نے کھوئے کھوئے دہ کیوں اٹھ کھڑے ہوئے۔"

"اس کا جواب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ وہ جو کہتے ہیں انداز میں کہا۔"

بانکل بچ ہے... یعنی ان پر وہی آتی ہے... اللہ کے فرشتے نے انہیں "کیا مطلب؟"

میں وقت پر خبر کر دی کہ ان پر پتھر گرا یا جانے والا ہے... بس وہ ان "مطلوب یہ کہ... اگر کوئی غمی طاقت واقعی ان کے ساتھ اور چل دیے۔"

"اپنی زبان بند رکھ... اور جا کر بونصیر سے کہہ دے... فرشتے اترتے ہیں... وہ انہیں خبر میں ساتھی ہیں... جب ہمارا دار ان اس کے ساتھ ہیں... انہیں شہر چھوڑ کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پہنچی بھی کار گر بھیں ہو... لہذا۔" وہ کہتے کہتے رک گیا... کسی گھری

تم مسلمانوں کی ایسٹ سے ایسٹ بجادیں گے... تم کیوں یہاں سے نہیں... انہیں نکال دیں گے۔"

"بہت بہتر سردار۔"

یہ کہہ کر وہ آدمی باہر نکل گیا... اسی وقت اندر سے عبد اللہ اس کرے میں آ گیا۔

"بابا! آپ ناکام پر ناکام ہوتے چلے جا رہے ہیں... اب

اچانک اٹھے اور وہاں سے چل دیے... پھر ان کے ساتھی بھی انہوں

چل گئے... اور اب سنائے انہوں نے بونصیر کو وہاں سے ٹکل جانے لگا ہوں۔"

"نہیں عبد اللہ! تم ابھی کم عمر ہو... تم اتنا ہی کرو... جتنا تم

سب کو قتل کر دیا جائے گا... شہر خالی کرنے کے لیے انہیں دن کی محلات

سے کہا جائے... تم ناکام ہو رہے ہیں تو اس کی وجہ ہے... اس کی وجہ دی گئی ہے۔"

"اوہ اچھا... حیرت ہے... کمال ہے... آخرین وقت ان تو ہمارا دار کار گر ہو کر رہے گا۔"

"مجھے ایسا ہوتا نظر نہیں آتا بابا۔" عبد اللہ نے کھوئے کھوئے

سوق میں گم ہو گیا۔

”کہو... رک کیوں گے۔“

”ہم اپنا کام ان کی وفات کے بعد شروع کریں گے... ان کا دھوئی ہے کہ وہ آخری نبی ہیں... جب بیوت ختم ہو جائے گی تو انہیں سلسلہ قوبہ بند ہو جائے گا... تھیک ہے یا نہیں۔“

”بالکل تھیک۔“

”ہم اس وقت مسلمانوں پر اپنا اوارشروع کریں... بلکہ... پروار۔“

”تمہاری بات دل کو لگتی ہے... لیکن... کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔“

”تھیک ہے... ضرور کریں... مجھے آپ جو حکم دیں گے بجا لاؤں گا... لیکن ایسا محسوس کرتا ہوں... اس کام کی بھاگ دوڑ جنمیں رہاؤں میں آنے والی ہے... میں رہتی دینا تک مسلمانوں کے بیٹے پر موٹگ دلوں گا۔“

”عبداللہ... تمہارے الفاظ چوتھائی نے والے ہیں... جیز انگیز ہیں... ابھی تم بچے ہو... اور باقیں بڑوں بھی کرتے ہو... کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں... جب تم اپنا کام شروع کرو۔“

”اگر آپ اس وقت تک زندہ رہے تو آپ دیکھیں یہ گے۔“

”بہت خوب! اب دیکھتے ہیں... ہونصیر کی طرف سے کیا یقامتا ہے... کہیں وہ شہر خالی کرنے کا پروگرام بنایاں۔“

”وہ ایسا نہیں کریں گے... مسلمانوں کا مقابلہ کریں گے... ان کا ساتھ دینے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔“

سکرین ایک بار پھر تاریک ہو گئی... اس بار روشن ہوئی تو مردار کا وہی خادم آتا نظر آیا، اندر آتے ہی اس نے کہا:

”مردار... یہ ہودیوں کے سردار عبد اللہ ابن ابی سلول نے اعلان کیا ہے کہ ہم شہر چھوڑ کر نہیں جائیں گے... مسلمانوں سے جو ہو سکتا ہے، کر لیں۔“

”بہت خوب! یہ ہوئی نابات... تم لوگ بھی پھر مقابلے کی تیاری شروع کر دو... ہم سب مل کر مسلمانوں کا مقابلہ کریں گے۔“

”لیکن...“ ایسے میں عبد اللہ بول اخفا۔

”لیکن کیا میرے ذہین میئے۔“ سردار مسکرا یا۔

”اگر ہمیں لکھت ہو گئی... جیسا کہ نظر آ رہا ہے تو کیا ہو گا... ان صورت میں بھی تو ہمیں شہر سے لفڑا پڑے گا... اس وقت ہماری ہوا اکھڑ جائے گا۔“

”لیکن اگر ہم نے مسلمانوں کو لکھت دے دی... تو کیا ان کی ہو نہیں اکھڑے گی۔“

”شرط اکھڑے گی... لیکن... اس کا امکان نہیں ہے...“

ہمیں یہ لکھنا پڑے گا... اس سے بہتر ہے... ہم لاے بغیر نکل جائیں۔
این طاقت کو ایک جگہ جمع کر لیں... پھر مسلمانوں پر بھر پور حملہ کریں۔
”جیسیں مردار... عبد اللہ بن ابی سلوول نے جو فیصلہ کیا ہے...
ہم اس کا احترام کریں گے... ہماری طرف سے انہیں بیعام بھیج دو کہ
ہم ان کے ساتھ ہیں اور جب لڑائی شروع ہوگی تو وہ ہمیں اپنے دامیں
باہمیں پائیں گے۔“

”بہت بہتر...“ خادم نے کہا اور انہوں کو باہر نکل گیا۔
عبد اللہ کسی گھری سوچ میں غرق ہوتا نظر آیا۔
سکرین تاریک ہو گئی... پھر روشن ہوئی تو میدان جگ، اہلین نے پوری طرح ہمارا ساتھ دیا... یہ اور بات ہے کہ ہمیں بھلست
مظہر تھا... ایک طرف مسلمان خیمن زن تھے تو دوسرا طرف یہودی...
مسلمان پار پار نفرہ تکمیر بلند کر رہے تھے... اور یہودی جواب میں ازا
کی طرف تیر پھینک رہے تھے... ان کی طرف سے بھی تیر اندازی
ہو رہی تھی۔

”جب پھر میری بات مانیں...“
”عبد اللہ! مجھے جاؤ... بڑوں کے درمیان نہیں بولا کرتے۔“
سودا کی سخت آوازا بھری۔
”نہیں سودا بھائی... اسے کہنے دو... پچھے بہت ذہن لگتا ہے،
بان بیٹھ کو...“

”آپ کے ایک وفد بھیجیں... وہ مسلمانوں سے دو مرتبہ
ٹکٹ کھا پچے ہیں... ان سے کہیں... وہ مسلمانوں پر ایک حملہ اور
کلکڑیوں میں رہ کر مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے... ہمارے پاس نہیں
قلعہ ہے... ہم فی الحال قلعہ بند ہو سکتے ہیں... وہاں رہ کر اپنی طاقت
مخابراتے کی وجہ سے آپ لوگوں کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے، لیکن اب

لٹ کریں کے... پھر مسلمانوں سے فیصلہ کن جگ ہو گی...“

”لیکن کیوں...؟“ ایسے میں عبد اللہ بن سودا بول اٹھا۔

”لیکن کیوں... کیا... یہ کون بولا... آواز تو کسی پیچے کی

تھی۔“

”یہ میں بولا تھا۔“ مجھے میں سے عبد اللہ الحنفی نظر آیا۔

”ختم کون ہو۔“

”مردار سودا کا بیٹا۔“

”اوہ اچھا... مردار سودا کے تو ہم دیے بھی شکر گزار ہیں...“

سکرین تاریک ہو گئی... پھر روشن ہوئی تو میدان جگ، اہلین نے پوری طرح ہمارا ساتھ دیا... یہ اور بات ہے کہ ہمیں بھلست
مظہر تھا... ایک طرف مسلمان خیمن زن تھے تو دوسرا طرف یہودی...
ہو گئی۔“

”جب پھر میری بات مانیں...“

”عبد اللہ! مجھے جاؤ... بڑوں کے درمیان نہیں بولا کرتے۔“

سودا کی سخت آوازا بھری۔

”نہیں سودا بھائی...“

بان بیٹھ کو...“

”آپ کے ایک وفد بھیجیں...“

”کہہ رہا تھا...“

”اب ہمیں ایک جگہ جمع ہو کر لڑتا ہو گا...“

”ہم اگل الگ

کلکڑیوں

کی وجہ سے آپ لوگوں کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے، لیکن اب

قلعہ ہے... ہم فی الحال قلعہ بند ہو سکتے ہیں... وہاں رہ کر اپنی طاقت

مخابراتے کی وجہ سے آپ لوگوں کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے، لیکن اب

ہم نے معاہدہ قائم کر دیا ہے... لہذا آپ آ جائیں... ہم سے اک
آپ کا ساتھ دیں گے اور مسلمانوں کو ایسی شکست دیں گے کہ پھر بھی،
مقابلے پر آنے کا نام نہیں لیں گے۔"

"خوب! بہت خوب! آپ نے دیکھا سردار سودا... یہ
نے کس قدر اہم تجویز پیش کی ہے..."

"واقعی... اس میں کوئی مشکل نہیں... ان حالات میں اس
سے بہتر تجویز کوئی نہیں ہو سکتی... آپ کا یہ بینا قابل تعریف ہے۔"
ایک اور سردار نے کہا۔

"تب پھر وفد بیجنتے کی تیاری کریں... اور پہلے یہ طے کر لیں،
وہ وفد جا کر کیے بات کرے گا۔"

ایک لمحے کے بعد سکرین پر گھوڑے دوڑتے نظر آئے...
گویا وفد جا رہا تھا... سکرین پھر روشن ہوئی... اور گھوڑے آتے نظر
آئے... تمام یہودی مل کر انتشار کرتے نظر آئے... جوئی وفد کے
ارکان گھوڑوں سے اترے، وہ پکارا تھے:
"کہو... کیا خبر لاۓ۔"

"لکے کے تمام سردار مسلمانوں پر ایک بڑا حملہ کرنے کی
تیاریوں میں پہلے سے صروف ہیں... ہمارے لیے انہوں نے پیغام
دیا ہے کہ آپ بھی تیاری کر لیں... مل کر حملہ کیا جائے گا... اور انہوں
نے کہا ہے... جہاں تک ہو سکے... اپنی تیاریوں کو خفیر رکھیں... یعنی

مسلمانوں کو خیر نہیں ہوتی چاہیے۔"

"یہ تو خیر نہیں ہو گا۔"

"بہت بہتر۔"

سکرین تاریک ہو گئی... اس کے بعد رودھی کی آوازا بھری:
"آج کے دن کے لیے اتنی قلمیں کافی ہیں یا اور لگائی
جائیں۔"

"حد درجے دلچسپی محسوس ہو رہی ہے... ابھی چلتے دیں۔"
آنٹاب کی آوازا بھری۔

"یاقوت لوگ کیا کہتے ہیں۔"

"بہم بھی ابھی نہیں صحکے۔"

"اچھی بات ہے... لگاتے رہو بھئی فلم... میں تو اب آرام
کروں گا۔" ان الفاظ کے ساتھ رودھی کی تصویر سکرین پر سے ناہب
ہو گئی... اور دوسری سکرین پھر روشن ہو گئی...
سکرین پر ایک بڑا لٹکر نظر آیا، وہ ہر طرح کے ساز و سامان

سے لیس تھا... راستے میں وہ جن قبیلوں کے پاس سے گزرتا گیا، تھیلے
اں میں شامل ہوتے گئے... اس طرح وہ سکرین پر لٹکر کی تعداد میں
بہت تیزی سے اضافہ ہوتے دیکھتے رہے... پھر لٹکر میں سے کسی نے
کہا:

"تم مدینے کے نزدیک پہنچنے والے ہیں... لہذا ہمارے گھر

پاگل آتے گے، اس کے ساتھ شامل ہوتے گے۔ خیر کے یہود یوں نے مل کر ان کی تعداد کو اس قدر زیادہ کر دیا کہ اس بار مسلمانوں کا نام و نشان تک مت چائے گا... ہمارے لشکر میں سازھے چار ہزار اونٹ، تین سو گھوڑے ہیں۔“

”بہت خوب! یہ بہت حوصلہ افزایا تھیں ہیں۔“

”لیکن بابا! ان کی تیاریاں کیا ہیں۔“ دوسرے گھرے سے بیداہ اللہ اللہ نظر آیا۔

دونوں نے چوک کر اس طرف دیکھا... پھر سودا نے پس کر کہا:

”تو تم اس طرف ہماری باتیں سن رہے ہے۔“

”بالکل سن رہا تھا... یہ بتائیں، مسلمانوں کی تیاریاں کیا ہیں۔“

”نا ہے... انہوں نے سلمان فارسی² کے مشورے سے دینے کے گرد خدق کھو دتا شروع کی ہے...“ گھوڑے سوارنے کہا۔

”کیا کہا... خدق... یہ لوگ خدق کا علم کپاں سے لے آئے۔“ سودا نے منہ بنایا۔

”سلمان فارسی نے انہیں بتایا کہ ان کے علاقوں میں لوگ اس طرح ٹوتے ہیں...“

”یہ سلمان فارسی کون ہے...“ جو ہمارے ایک بھائی کے

یہود یوں کو اطلاع کر دی جائے کہ وہ بھی آ کر ہم سے مل جائیں... چاہے وہ خیر کے قلعے میں موجود ہوں یا اس کے آس پاس کے قلعوں میں ہوں... جن لوگوں نے ہماری مدد کا وعدہ کیا ہے اور مسلمانوں کی نیست و نابود کرنے کی بھائی ہے... وہ سب کے سب آ کے ہم سب سے مل جائیں... ہم اس بار اتنی بڑی تعداد اور طاقت سے مسلمانوں پر حمل آور ہوں گے کہ ان کا نام و نشان منادیں گے پھر کوئی اسلام کا نام نہ لینے والا نہیں پچے گا۔“

چند گھوڑے سوار و وزت نظر آئے... وہ لشکر سے لکل کر ایک طرف روانہ ہوئے تھے... پھر سکرین پر چھوٹے چھوٹے قلعے نظر آئے... ان قلعوں سے وہ لوگ نکلتے نظر آئے اور دوسرے ہوئے لشکر میں شامل ہوتے دکھائی دیے...“

وہ اس فلم کو بہوت ہو کر دیکھ رہے تھے... پھر ایک گھوڑے سوار تھا سفر کرتا نظر آیا... وہ سودا کے گھر کے سامنے اتراء اندر گیا... اندر سودا اس سے گرم جوشی سے ملاقات کرتا نظر آیا، پھر اس نے کہا:

”کہوا کیا خبر لائے۔“

”کے کا لشکر ابوسفیان کی سر کردگی میں آچکا ہے... خیر کے تمام قلعوں سے ہمارے بھائی لکل کر اس لشکر میں شامل ہو گئے ہیں... اس طرح اس بڑے لشکر کی تعداد 2 ہزار کے قریب ہو گئی ہے... ابوسفیان چار ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا تھا، راستے میں جتنے بھی

"تم کیا کہتے ہو عبد اللہ۔"

"اگر ہم یہ جگ جیت جاتے ہیں تو سمجھ لیں، پھر ہم مسلمانوں کے ایک ایک بچے کو نہیں چھوڑ دیں گے۔"
"یوں بھی اس قدر بڑا لٹکر آج تک مسلمانوں کے مقابلے میں نہیں آیا۔" سودا نے ہس کر کہا۔

"ہاں! اس بار کی ہماری کوشش ضرور کامیاب ہوگی۔"
سکرین پر سے روشنی غائب ہو گئی... ایسے میں فاروق کی آواز اپنگری:

"اف مالک! یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں... پچھلے لوگ اس وقت بھی پرده رہ کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہے تھے۔"
"یہ کوئی چھپی بات نہیں... لیکن یہ بات زیادہ چھپی ہوئی تھی کہ ان لوگوں نے یہ سب کس کس طرح کیا... مسلمانوں کے خلاف سازشیں کب نہیں کی تھیں... ہر دور میں کی تھیں... لیکن ان کے انداز الگ تھے... یہ ہدو یوں کی سازش کا انداز سب سے انوکھا تھا... ہم اسی انداز کو اس وقت دیکھ رہے ہیں۔" اسکریپٹر جمیش نے پریشان آواز میں لپٹا۔

"آپ پریشان کیوں ہو گئے۔"

"پریشانی کی بات یہ ہے کہ ہم پوری امت مسلم کو یہ کیش لکھنے کے قابل نہیں رہے... کاش ہم یہ تمام یہ مشش ان سب کو دکھا

پاس غلام تھا جسے ایک قاتلے والے بھی گئے تھے۔"

"ہاں وہی... یہ اصفہان سے چلا تھا... پہلے آگ کو پوچھتا تھا، پھر عیسائی نہ بہ احتیار کیا... اور چلتا چلتا... محمدؐ نے بھی پوچھ گیا... اسلام قبول کر لیا، پھر مسلمانوں نے اس کی قیمت ادا کر کے اسے آزاد کر لیا، یہ مشورہ اس کا ہے۔"

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس خندق کے تیار ہونے سے پہلے ہم عمل آور ہو جائیں۔"

"تمام مسلمانوں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں... لیکن پھر بھی خندق کھود رہے ہیں... خود ان کا نبی بھی ان کے ساتھ کام کر رہا ہے... جس طرح وہ با تحد چلا رہے ہیں... اس سے تو بھی لگتا ہے کہ وہ خندق کھول لیں گے... لشکر بعد میں پہنچ گا۔"

"تب تم جاؤ... ان سے کہو... اور زیادہ تیز چلیں۔" عبد اللہ نے بھنا کر کہا۔

سودا اور گھوڑے سوار نے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھا... کیونکہ بھر حال وہ ایک کمر عرب کا تھا... آخر سودا نے کہا:

"میرا یہ بیٹا بہت ہوشیار ہے... اس قسم کے کاموں کا اس اس عمر میں بہت زیادہ تجربہ ہے... لہذا جو یہ کہتا ہے... وہ کریں۔"

"بہت بہتر جناب۔" گھوڑے سوار نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

پڑے آسان کو سیاہ بادلوں نے گھر لیا... پھر تیز ہوا شروع ہوئی... پھر
ال میں غضب کی تیزی آگئی... اس کی آواز حدود بجے ہولناک ہو گئی،
اور انہوں نے کفار کے خیموں کو اڑاتے دیکھا... ان کا ساز و سامان
اور سے اوہر ہور ہاتھا... وہ پدھو اس ہو کر بھاگ رہے تھے... گر
رہے تھے... مر رہے تھے... مسلمان نعمہ تحریر اللہ اکبر کے نظرے لگا
رہے تھے... ان کے نعروں کی آوازیں کافروں کا چیخا کر رہی تھیں،
پھر آخ رکار... سکرین ایک پار پھر تاریک ہو گئی... اس پار روشن ہوئی تو
سودا عبد اللہ اور تین چار اور آدمی سودا کے کمرے میں بیٹھے نظر آئے۔
”یہ کیا ہوا... اتنی بڑی فوج بھی ناکام ہو گئی۔“ سودا کہہ رہا
تھا۔

”آنہمی اس قدر زبردست تھی کہ آج تک ہم نے الی
آنہمی نہیں دیکھی... ان لوگوں کے ساتھ ضرور نہیں طاقت ہے۔“ ان
میں سے ایک نے کہا۔

”یہ نہیں طاقت کب تک ان کا ساتھ دے گی... ہم بھی ہار
ماتے والے نہیں ہیں... ہم انہیں وہ زخم لگائیں گے... کہ یہ قیامت
تک ان زخموں کو چانتے رہیں گے مگر زخموں کا اڑ ختم نہیں ہو گا۔“
عبداللہ نے عجیب سے انہماں میں کہا۔

”کیا مطلب؟“ سب پولے۔

”یہ ابھی پچھے ہے... اس کی بات کو چھوڑیں اور مجھے جلد از جلد

اور بتا سکتے.. مسلمانوں! اب بھی وقت ہے، سنبھل جاؤ... ایک ہو جاؤ،
پوری دنیا کے مسلمان اگر ایک ہو جائیں... اب بھی یہ بڑی طاقتیں ان
کا کچھ نہیں بچا دسکتیں... لیکن ان سازشوں نے ہمیں اس طرح کوئے
نکھوڑے کیا ہے کہ ایک ہونا قریب قریب ناممکن نظر آتا ہے...
لیکن...“

وہ کہتے کہتے رک گئے... اسی وقت سکرین روشن ہو گئی تھی...
”آپ کیا کہنے والے تھے۔“

”پھر کسی وقت اس لیکن سے آگے کہوں گا... فی الحال تو یہ
دیکھو کہ غزوہ خندق کے بارے میں اب یہ کیا دکھاتے ہیں...“
اس وقت انہوں نے دیکھا، ہزاروں آدمیوں کا لٹکر ایک شہر
پر امداد اور تیریوں کی بارش کر رہا تھا۔

”یہ... یہ کافروں میں ہے پر تمیر بر سار ہے ہیں۔“ آنتاب
نے کاہپ کر کہا۔

”ہاں! خندق کی وجہ سے یہ ان پر حملہ آور نہیں ہو پا رہے...
اوہر مسلمان بھی تیر چلا رہے ہیں... اور ہو... وہ دیکھیے بادل بہت تیزی
سے آرہے ہیں... زبردست آندھی آنے والی سے۔“ آصف چالایا۔
”غزوہ خندق کو یاد کرو... آندھی آئی ہے۔“ ان پیغمبر کا مرزا
مرزا مسکرائے۔

وہ سب بتوں کی طرح ساکت بیٹھے قلم دیکھ رہے تھے...!

یہ بھر لا کر دیں... کاب مسلمان کیا کرنے والے ہیں۔"

"بہت بہتر... میرا نام عبد اللہ بن ابی ہے... میری خدمات آپ لوگوں کے لیے ہیں، میں ہر موقع پر مسلمانوں کو نقصان پہنچاؤں گا۔"

"ان کا طریقہ مجھے بہت پسند ہے بابا۔" عبد اللہ نے بلند آواز میں کہا۔

"کیا مطلب؟"

"یہ ہیں تو یہودی... لیکن دکھاوے کے طور پر مسلمان ہو گئے ہیں... اب لوگ تو انہیں مسلمان ہی سمجھتے ہیں... یہ ان کے درمیان رجھ ہیں.. ان کے اندر کی خبریں لا سکتے ہیں... بالکل درست خبریں، لہذا یہ ہمارے لیے سب سے زیادہ کام کے آدمی ہیں... ہم ان کے ذریعے بہت سے کام لے سکتے ہیں۔" عبد اللہ نے جلدی جلدی کہا۔

"سودا... آپ کا بینا واقعی بہت ذہین ہے... بڑے ہو کر یہ ضرور کام دکھائے گا..."

"میرا بھی یہی خیال ہے..." سودا بھسا۔

"تب پھر میں چلتا ہوں... بہت جلد آپ کو بتاؤں گا... اب ان کا کیا پروگرام ہے... دیسے میرا اندازہ ہے کہ اب ان کے جو سے بہت بلند ہو جائیں گے اور وہ آپ لوگوں کا رخ کریں گے... یہونکہ خدق کی اس لڑائی میں آپ لوگوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا... کے کے

225
اگوں کا ساتھ دیا ہے... ان کی ہر طرح مدکی ہے... گویا آپ لوگوں نے محمد (ص) کے ساتھ اُن کا جو معاہدہ کر دکھا تھا، اُس کی خلاف درزی کی ہے... اور میں تے یہ دیکھا ہے کہ وہ عہد توڑنے والوں کے خلاف فوراً اٹھتے ہیں... ان کو برداشت نہیں کرتے۔"

"اگر وہ ہمارا رخ کریں گے تو ہم ان کے دانت کھٹے کر دیں گے... خیر کو فتح کرنا آسان نہیں... ہم قلعہ بند ہو کر لڑیں گے... ہمارے پاس قلعوں میں بہت ساز و سامان ہے... اتنا طویل حصارہ مسلمان کرنیں سکیں گے... اور جب وہ تحکم جائیں گے تو ہم باہر لکھ کر ان پر کاری وار کریں گے... لیکن یہ تو بعد کی باتیں ہیں... صرف اندازے ہیں... ابھی ہمیں معلوم نہیں... کہ اونٹ کس کروٹ بیننے گا... وہ کرتے ہیں یا نہیں۔"

"نمیک ہے... میں چلتا ہوں۔"

سکرین تاریک ہو گئی... اس پار روشن ہوئی تو عبد اللہ بن ابی الی ۲۶۱ سے کہتا نظر آیا۔

"میرا اندازہ درست نہ کلا، اب وہ خیر پر چڑھائی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔"

"وہ خیر فتح نہیں کر سکتے... ہم بھی پوری تیاریاں کر رہے ہیں... ادھر ادھر کے تمام قبائل سے ہم نے مدد مانگی ہے... سب کے سب مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لیے بالکل تیار ہیں... کسی ایک

نے بھی انکار نہیں کیا... تم دیکھنا... اس بار ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔"
 "اور میرا پر گرام اور زیادہ شاندار ہو گا۔" عبد اللہ بن ابی
 نے شیطانی مسکراہت چھپے پر لاتے ہوئے کہا۔
 "اور وہ کیا۔"

"میں اپنے تن سو ساتھیوں کو لے کر میں اس وقت ان سے
 الگ ہو جاؤں گا، جب وہ خبر کے پاس چلتے والے ہوں گے۔"
 "واہ! یہ خوب رہے گا۔"
 "بس آپ دیکھتے جائیں۔"

"خوب... اب تم رات کی تاریکی میں لکل جاؤ... کلا
 جھیں دیکھنے پائے... یہاں تک کہ کوئی اپنا بھی نہ دیکھ سکے۔"
 "آپ فکر نہ کریں۔"

مسکر کر کے تاریکی میں پھر چند سینٹز بعد رہش ہو گئی...
 کیونکہ ڈیوٹی پر موجود آدمی قلمیں تبدیل کر رہا تھا... اب انہوں نے
 دیکھا... ایک لشکر نزدیک بیکارتا ایک بہت بڑے قلعے کی طرف بڑا
 رہا ہے... اس قلعے کے آس پاس چھوٹے چھوٹے قلعے بھی ہیں... لکل
 ان قلعوں سے آگے نکل چکا ہے... وہ چھوٹے چھوٹے قلعے یا چھپے رہ گئے
 ہیں... پھر مسلمانوں کے لشکر میں سے تین سو کے قرب آدمی الگ ہو کر
 واپس لوٹنے نظر آئے... انہوں نے جان لیا... عبد اللہ بن ابی اور ان
 کے ساتھ منافق ساختی ہیں... مسلمانوں کا لشکر بر امیر آگے بڑھ رہا تھا۔

آخر قلعے کے نزدیک پہنچ کر لشکر خیے گاڑتا نظر آیا... اور پھر سکرین پر
 وہا کا گھر نظر آیا... عبد اللہ بن ابی اس کے گھر میں داخل ہوا...
 "میں ان سے الگ ہو کر واپس لوٹ آیا ہوں... اب ہم
 ب مسلمانوں پر کاری ضرب لگانے کے لیے بالکل تیار ہیں۔"
 "تم فکر نہ کرو... خبر کے قلعے میں مرحب جیسا بہادر موجود
 ہے... وہ مسلمانوں کی دال نہیں گئے دے گا۔"
 "اس بارخ ہماری ہے، ہم مسلمانوں کو ناکوں پنے چھوادیں
 گے۔"

ایسے میں انہوں نے عبد اللہ بن سودا کو دیکھا... وہ ایک کونے
 میں فکر میں ہیٹھا نظر آیا... عبد اللہ بن ابی کی نظریں اس پر پڑیں تو وہ
 سکرا دیا اور بولا:
 "ہمارا ہونہا رجھتی جا کسی لکل میں گم ہے۔"
 "میں سوچ رہا ہوں۔"
 "کیا سوچ رہا ہوں۔"
 "اب تک ہم نے لکھت پر لکھت کھائی ہے... الہذا میں اس
 نتیجے پر پہنچا ہوں... کہ مسلمانوں سے لڑنے کا یہ طریقہ ہے یہ نہیں۔"
 "کیا مطلب؟" وہ سب ایک ساتھ بولے۔



یہ اندر ہمرا

لے کا یہ طریقہ ہے ہی نہیں۔ ”عبداللہ نے جلدی جلدی کہا۔
”تب پھر کیا طریقہ ہے ان سے لڑنے کا۔“ وہاں موجود
ہاؤں میں سے ایک نے کہا۔

”سازش... ان کے خلاف صرف سازشیں کی جائیں...
سازشیں سوچی جائیں... سازشوں پر عمل کیا جائے... ایک کے بعد
دوسری... دوسری کے بعد تیسری... تیسری کے بعد چوتھی... سازشوں
کی سازشیں کرتے چلے جائیں... سازشوں کا جال ان کے گرد پھیلا دیا
جاؤا... بلکہ میں فقط کہہ گیا... سازشوں کے اتنے جال ان کے گرد
بجاوادیے جائیں کہ ایک جال سے لکل نہ پائیں کہ دوسرے جال میں
پھنس جائیں... بس مسلمانوں سے لڑنے کا یہی ایک طریقہ ہے...
اپنی ختم کرنے کا... دنیا سے انہیں منانے کا یہی ایک طریقہ ہے...
آپ ہمیری اس بات کو لکھ لیں۔“

”لیکن ہم اس وقت کیا کریں... مسلمانوں کا لٹکر خبری
لفڑھنے کی تیاریاں کر رہا ہے... کیا ہم کسی سازش سے انہیں
لک سکتے ہیں۔“

”ہاں! کیوں نہیں... قیصر روم کو کہا جائے... وہ مسلمانوں پر
ملک رکے... وہ بہت بڑی طاقت ہے۔“

”جب تک قیصر روم ہماری بات سنے گا... اس وقت تک
ہمان خبر پر جملہ کر پکے ہوں گے۔“

”لے کا یہ طریقہ ہے ہی نہیں۔“ عبداللہ نے جلدی جلدی کہا۔
”تب پھر کیا طریقہ ہے ان سے لڑنے کا۔“ وہاں موجود
ہاؤں میں سے ایک نے کہا۔

”سازش... ان کے خلاف صرف سازشیں کی جائیں...
سازشیں سوچی جائیں... سازشوں پر عمل کیا جائے... ایک کے بعد
دوسری... دوسری کے بعد تیسری... تیسری کے بعد چوتھی... سازشوں
کی سازشیں کرتے چلے جائیں... سازشوں کا جال ان کے گرد پھیلا دیا
جاؤا... بلکہ میں فقط کہہ گیا... سازشوں کے اتنے جال ان کے گرد
بجاوادیے جائیں کہ ایک جال سے لکل نہ پائیں کہ دوسرے جال میں
پھنس جائیں... بس مسلمانوں سے لڑنے کا یہی ایک طریقہ ہے...
اپنی ختم کرنے کا... دنیا سے انہیں منانے کا یہی ایک طریقہ ہے...
آپ ہمیری اس بات کو لکھ لیں۔“

”لیکن ہم اس وقت کیا کریں... مسلمانوں کا لٹکر خبری
لفڑھنے کی تیاریاں کر رہا ہے... کیا ہم کسی سازش سے انہیں
لک سکتے ہیں۔“

”ہاں! کیوں نہیں... قیصر روم کو کہا جائے... وہ مسلمانوں پر
ملک رکے... وہ بہت بڑی طاقت ہے۔“

”جب تک قیصر روم ہماری بات سنے گا... اس وقت تک
ہمان خبر پر جملہ کر پکے ہوں گے۔“

"یہ آپ کا مسئلہ ہے... میر اجیس... میں نے آپ کو تاریخ سے کہ قیصر روم کو دعوت دی جائے اور خود بیچھے رہا جائے... یعنی انہیں اور رومیوں کو لڑنے دیا جائے... اس طرح جب مسلمانوں کی طاقت کمزور ہو جائے گی تو ان پر کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے۔"

"اور اگر انہوں نے رومیوں کو شکست دے دی تو پھر ان کی اور دھاک بیٹھ جائے گی... ہمارے لوگ پھر مقابله نہیں کریں گے... صرف بھاگ جاتے کی سوچیں گے۔"

"یہ آپ جانیں... میرا کام تھا، بتا دیا، سو میں تے بتا دیا، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں خیبر میں ان کا مقابلہ کرتا ہی پڑے گا تو پھر قائد بند ہوتا ہی بہتر ہے... قلعوں کے حاصلے بھی مسلمانوں کو تھا دیں گے..."

"چلو تم نے کوئی بات مانی... ہمارے نئے بوڑھے۔"

"اس خطاب کے لیے شکریہ۔" عبد اللہ بن سا

اور پھر سکرین پر تاریکی پھیل گئی... اس بار سکرین روشن ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کے لشکر کو ایک قلعے کی طرف بڑھتے دیکھا... فلک شکاف نعروں میں نظرہ تکمیر اللہ اکبر کہ رہے تھے... ان کے نزد پار بارگونج رہے تھے... پھر قلعے پر تیر رہنے لگے... ادھر قلعے کی فصیل پر موجود یہودی مسلمانوں پر تیروں کی بارش کردی ہے تھے۔ جنگ کا مظہر بہت دریتک جاری رہا... پھر سورج غروب ہوتا نظر آیا... کوئی لمب

آواز میں کہر ہاتھا۔

"مسلمانوں.... ہمیں کتنے دن ہو گئے اس قلعے کا حاصلہ کے ہوئے... آخر یہ خیج کیوں نہیں ہو رہا... ضرور ہم کوئی سنت بھول رہے ہیں... ہاں یاد آیا... جنگ کی مصروفیات میں الجھ کر ہم مساوک کرنا بھول گئے ہیں... جلد سب مساوک کرو... اور سنائے... آج تو اللہ کے رسول نے اعلان فرمایا تھا... صحیح میں جھنڈا اسے دوں گا... جو خیبر کو لے کرے گا... اب ویکھیں آج جھنڈا کے مٹا بے۔"

پھر مسلمان زور زور سے مساوک کرتے نظر آئے... قلعہ کی فصیل پر موجود یہودیوں نے انہیں اس طرح مساوک کرتے دیکھا تو ان کی آنکھوں میں خوف نظر آیا... شور سا گونج اٹھا۔

"یہ... یہ مسلمان کیا کر رہے ہیں۔"

"دانست تیز کر رہے ہیں۔" ایک آواز ابھری۔

"ارے باپ رے... کہیں یہ ہمیں کچا چا جانے کے لیے تو دانت تیز نہیں کر رہے۔"

"شاید ایسا ہی ہے۔"

سکرین پر نظر آئے والوں یہودیوں میں خوف پھیلتا نظر آیا... اور مسلمان تماز ادا کرتے نظر آئے، پھر سورج طلوع ہوا... اور مسلمان نظرہ تکمیر لگا کر قائد کی طرف بڑھے... وہ بلند آواز سے نفرے لگا رہے تھے... پھر خیبر پر مسلمان چڑھ دوڑے... اس کا دروازہ توڑ کر

رکھ دیا گیا... مسلمان اندر داخل ہو گئے... زور شور سے تکواروں، نیزروں، بحالوں کی لڑائی ہونے لگی... آخر یہ بودی بھاگتے نظر آئے... مسلمان انہیں مار اور کاٹ رہے تھے... یا قیدی بنا رہے تھے... عورتوں اور بچوں کو البتہ وہ آئل نہیں کر رہے تھے، انہیں صرف قید کر رہے تھے۔

جلد ہی منتظر تبدیل ہو گیا... سودا اور اس کے ساتھ چند سردار بیٹھے نظر آئے، ایک کو نے میں عبد اللہ بھی تھا... ”آخہم نے پھر حکمت کھائی۔“ سودا نے حضرت زدہ انداز میں کہا۔

”میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مسلمانوں سے جنگ کا یہ طریقہ نہیں۔“ ”لیکن ہم اس جنگ کو کس طرح روک سکتے تھے۔“ سودا نے تھلاک کر کیا۔

”خیر... کوئی بات نہیں... اب میری تجویز پر عمل کریں۔“ ”اور وہ کیا؟“ ”سلام بن ہنکہ کی یہ یوی نسب کو بلا نہیں۔“ ”سردار سلام بن ہنکہ کی یہ یوی کو... کیوں؟“ سودا نے چونک کر کیا۔

”آپ بلا کیں تو۔“ عبد اللہ نے کہا۔

”اچھا۔“ سودا نے کہا اور دروازے پر کھڑے پھرے دار سے کہا...“

”سردار سلام بن ہنکہ کی یہ یوی نسب کو بلا لاؤ...“ کہتا بہت اہم کام ہے۔“ سودا نے کہا۔

”بلکہ یہ کہنا کہ مسلمانوں کے خلاف ایک پروگرام تیار ہو رہا ہے، اس سلطے میں اس کی ضرورت ہے۔“ عبد اللہ بھا۔

”یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔“

”اس طرح وہ دوڑ کر آئے گی... وہ مسلمانوں کے نبی کی توہین سے بڑی دشمن ہے... اس کا بس نہیں چلا... درستہ جانے کیا کر گزرے۔“

”جاوہ بھی... وہی کہو... جو عبد اللہ نے کہا ہے۔“

”اچھا۔“

اور پھرے دار چلا گیا... پھر ایک عورت اندر داخل ہوتی نظر آئی... ٹھکل سے بھولی بھالی لگتی تھی۔

”آپ نے مجھے بلا یا سردار۔“

”ہاں! میرا بینا بتائے گا، آپ کو کس لیے بلا یا ہے۔“

”اوہ! یہ... آپ کا یہ بینا واقعی بہت پالاک ہے... چند دن پہلے مجھ سے ملا تھا، میں اس کی باتیں سن کر حیرت زدہ ہو گئی تھی... اس فرمیں یہ مسلمانوں کے بارے میں وہ باتیں جانتا ہے... جو ہم نہیں

بڑا بہت انوکھا ہے... اس کے پاس بہت بڑا دماغ ہے... اگر ہم نے
اس کے دماغ سے کام نہ لیا تو مسلمان ضرور ہمارے سروں پر چڑھ
پائیں گے... نہب تم کیا کہتی ہو۔“
”مسلمان مجھے پکڑ لیں گے۔“ اس نے گھبرا کر کہا۔

”میرے پاس اس کا جواب ہے... تم کہتا... تم دیکھنا
پاہتی تھیں... یہ اللہ کے رسول ہیں یا نہیں... اگر زہرنے ان پر اثر
کیا تو اللہ کے رسول ہیں اور زہرنے انہیں بلاک کر دا تو یہ اللہ کے
رسول ہیں ہیں... بلکہ اگر وہ اللہ کے رسول ہیں تب تو انہیں پہلے ہی پا
ہیں جانا چاہیے تھا... اس طرح تم بال بال بچ جاؤ گی۔“

”اچھی بات ہے... میں یہ کام ضرور کروں گی... اب میں
پڑھی ہوں۔“

”بہت ہوشیاری سے کرنے کی ضرورت ہے۔“ سودا نے
کہا۔

”اپنے فکر کریں۔“

پھر نہب باہر نکلی نظر آئی... تھوڑی دریٹک سکرین تاریک
رہی... روشن ہوئی تو وہ عورت ایک تھال اٹھائے جاتی نظر آئی...
تھال پر کپڑا اڑھانکا ہوا تھا... آخر وہ مسلمانوں کے خیموں کے پاس پہنچ
کر رک گئی... پھرے پر موجود مسلمانوں نے آواز دے کر اسے روک
دیا۔

جانتے۔“

”اس لیے اس وقت بھی جائے گا۔“

”نہب خالہ... آپ کے پاس ایک بہت خطرناک زبر
ہے۔“

”اوہ! تو جھیں یہ بھی معلوم ہے۔“ نہب نے چونک کر کہا۔

”ہاں! معلوم ہے... مسلمانوں کے نبی و سی کا گوشت بہت
شوق سے کھاتے ہیں۔“

”کیا مطلب؟“ نہب نے چونک کر کہا۔

”اس زہر کو بھی ہوئی ایک دسی میں ملا دو اور وہ دسی مسلمانوں
کے نبی کے پاس لے جاؤ... کہنا، اے اللہ کے رسول! یہ میں آپ کے
لیے ہدیہ لائی ہوں... وہ خیر کے باہر نہیں ہوئے ہیں... تم عورت
ذات ہو... کوئی تم پر ٹنک نہیں کرے گا... یہ بھی کہہ دیتا... کہ تم
مسلمان ہونے میں بہت دلچسپی رکھتی ہو... یعنی مسلمان ہونے کے
بارے میں سوچ رہی ہو۔ بس وہ گوشت لے لیں گے، اوہ زرہ ایک ایک
کھائیں گے، پٹ سے مر جائیں گے... اور اوہ مسلمانوں کے نبی
مرے... اوہ ان کا شیرازہ بکھرا... پھر ان کا شیرازہ بکھیرنے میں کوئی
دریتیں لگے گی... اسے کہتے ہیں سازش... اسے کہتے ہیں... مقابلہ
کرنے کا طریقہ۔“ عبد اللہ بیہاں تک کہہ کر رک گیا۔

”بہت خوب ایہ ہوئی بات... واقعی سروار سودا!... آپ کا!“

"خبردار! کون ہو تم اور کہاں چلی آ رہی ہو۔" لفکر میں سے ایک مسلمان کی آواز ابھری۔

"میں اللہ کے رسول کے لیے ہدیہ لائی ہوں۔"

"کیا تم مسلمان ہو...?"

"نہیں میں یہودی ہوں... لیکن میں مسلمان ہوتے کا ارادہ رکھتی ہوں... اگر انہوں نے یہ ہدیہ قبول کر لیا تو ہو سکتا ہے، میں اسلام قبول کروں۔"

"اچھا آؤ... میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے خیے بیک لے چکے ہوں... کیا تام ہے تمہارا۔"

"زندگی زوج سلام بن ہنک۔"

"ہوں... اچھا... آؤ۔"

وہ عورت ایک مسلمان کے ساتھ خیموں کے درمیان میں جاتی نظر آئی... پھر مسلمان اکیلا و اپس آتا نظر آیا... عورت اس کے ساتھ آتی نظر نہ آئی... مسلمان پھر اپنی جگہ آ کر پھرہ دینے لگا۔ پھر عورت واپس آتی نظر آئی... وہ اس پھرے دار کے پاس سے گزرنے لگی تو اس نے پوچھا...
"کیا رہا؟"

"انہوں نے ہدیہ قبول فرمایا۔" عورت نے کہا۔

"پھر... کیا تم نے کلمہ پڑھ لیا۔"

"ایسا شاید دوچار دون کی حاضری کے بعد ہو سکے گا۔"

"ہوں... اچھا... تھیک ہے... تم جاؤ۔"

عورت وہاں سے چل پڑی... اور تاریکی میں گم ہو گئی... پھر سودا کے گھر میں داخل ہوتی نظر آئی... اس کے چہرے پر کامیابی ہی کامیابی کے آثار تھے۔

"کیا رہا نہب؟" سودا نے پوچھا۔

"انہوں نے گوشت لے لیا۔"

"پچھے پوچھا گئیں۔"

"بس نام وغیرہ پوچھا... اور یہ کہہ کر کہ تمہارا اسلام قبول کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے... سو میں نے کہہ دیا کہ سوچ رہی ہوں۔"

"ہوں تھیک ہے... اب تم تاریک راستے سے ہوتی اپنے گھر پہنچ جاؤ... دیکھتے ہیں... اب کیا ہوتا ہے... وہ اس گوشت کو کھاتے ہیں یا نہیں، عبد اللہ تم سرانگ لگانے کی کوشش کرتے رہو... مسلمانوں کے جن یہودی غلاموں سے تمہاری بات چیت ہے... ان نہ ہنچتے کی کوشش کرو... گوشت والا وارخاری نہیں جائے گا۔"

"میں جاتا ہوں... آپ فکر نہ کریں۔"

"اور عبد اللہ! اچھی خبر لے کر لوٹنا... ہم کوشش کر کر کے تھک پکے ہیں۔"

گل دیا... اور اپنے صحابہ کو بھی روک دیا... یہ کہتے ہوئے کہ اس
ہمٹ لے مجھے خبر دی ہے... کہ مجھ میں زہر ملا یا گیا ہے... اے
الد کے رسول آپ مجھے نہ کھائیے۔“
”کیا نہیں... گوشت نے انہیں بتایا۔“ سودا چلا اٹھا۔

”ہاں! گوشت نے انہیں بتایا... لیکن اس وقت تک شہر بن
والقریل جکے تھے... نہ ہے... ان کی حالت خراب ہے... باقی
صحابہ حفظہ اللہ ہے... ان کے لئے والے ہاتھ من کی طرف اٹھ چکے
تھے... جب انہوں نے انہیں روک دیا۔“

”اوہ! اوہ۔“ سب کے منہ سے مارے جیرت کے نکلا۔
”پھر... اب کیا ہو گا... وہ تو بد لے میں نسب کو قتل کر گے
لینا۔“

”نسب کے رشتہ دار اور دوسرے بڑے بڑے سردار اب
دہاں گئے ہیں... دیکھیں کیا پتا ہے۔“
”جب تم وہیں چلے جاؤ... تم تو بچے ہو... تمہیں کوئی نہیں
دوکے گا... ساری سن گن لے کر آؤ...“

”مجی اچھا! اور اگر انہوں نے مجھے پکڑ لیا، تب بھی وہ میرا کچھ
نہیں پکڑ سکیں گے۔“

”یہ بات تم اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہو عبد اللہ۔“
”ہو اتنے حیران ہو کر کہا۔

”لیکن یا با! میں نہیں تھا... اور نہ میں حکوم گا۔“
”اچھا تم جاؤ...“

پہلے عورت گھر سے نکلی، پھر عبد اللہ نکلا... اور سکرین تاریک
ہو گی...
”سکرین ایک بار پھر روشن ہوئی... عبد اللہ دوڑ کر آتا نظر آیا۔
اس کا سانس بری طرح پھولہ ہوا تھا... پھر وہ گھر میں داخل ہوا...
”کیا بات ہے... بہت گھبرائے ہوئے ہو۔“
”غمبراؤں نہ تو کیا کروں... انہوں نے نسب کو پکڑا
ہے۔“

”کیا مطلب؟“
”مسلمان سپاٹی آئے اور نسب کو گرفتار کر کے لے گئے۔“
”اس کا مطلب ہے... نسب نے اپنا کام دکھا دیا۔“
خوش ہو گیا۔

”بھی تو مصیبت ہے... ایسا نہیں ہوا۔“
”کیا کہا... ایسا نہیں ہوا۔“
”تفصیلات اس طرح سامنے آتی ہیں کہ انہوں نے گوشت
کھانے کے لیے صحابہ کو بھی بالایا... ان سے پہلے ایک صحابی نے کہا
شروع کیا... ان کا نام شہر بن براء ہے... ان کے ایک دلخواہ بعد غنا
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی ایک لقہ من میں رکھ لیا... لیکن اسی وقت اس نے

"ہر ان میں پر اپنی آسمانی کتابیں پڑھتا رہوں گا اور دوسرا سی کتابیں
بھول گا۔"

"غیر... تم ایسا کرتے رہتا، لیکن ہم اپنی کوشش نہیں چھوڑیں
گے... اور میرے ذہن میں اب ایک خوبصورت ترکیب آ رہی ہے۔"

"آپ اپنی ترکیبیں لاتے رہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"
بِسْمِ اللّٰہِ هٰشَ

"لیکن تم نے یہ نہیں پوچھا... وہ ترکیب کیا ہے۔"

"پہلے تادیں پھر۔" اس نے کہا... گویا وہ باب کی ترکیبوں
کو کوئی احیت دینے کے لئے بالکل تیار نہیں تھا۔

"ہم ان کے مقابلے میں ایک جھوٹا نبی بنا گیں۔"

"کیا کہا... جھوٹا نبی۔"

"ہاں! جھوٹا نبی... تم دیکھنا... یہ ترکیب کس قدر کامیاب
ہوگی... لوگ اس کے گرد بجھ ہو جائیں گے... اس کا لایا ہوا دین...
میرا مطلب ہے... اپنا جو دین وہ لوگوں کو بتائے گا... اس کے مطابق
نہ اسی پاٹھ کی بجائے صرف تین ہوں گی... زکوٰۃ ختم کروی جائے
گی... کوئی تمازن پڑھئے تو کوئی حرج نہیں... بس اس حرم کی باتیں وہ
تائے گا... اور دو چار تجھزے دکھانے ہیں۔" سودا نے جلدی جلدی
کہا۔

"بہت خوب! میرے خیال میں یہ ترکیب کا رُگر رہے گی..."

"میں ان سے کہہ دوں گا... مجھے اسلام سے بہت دلچسپی ہے
اس لیے میں چھپ چھپ کر مسلمانوں کے طریقے سیکھ رہا ہوں۔"

"اوہ عبداللہ اود... تم بہت چالاک ہو... بڑے ہو کر
ضرور اپنیں ناکوں پہنچ جاؤ گے۔"

"یہ کام تو میں اب بھی کر سکتا ہوں... لیکن کیا کروں... ان
کے پاس آسمان سے خبر آ جاتی ہے... اور سبکی میں پار پار کچھ رہا ہوں...
ہمیں انتظار کرنا ہو گا..."

"انتظار... کس بات کا انتظار۔" ان سب نے ایک ساتھ
کہا۔

"ان کی موت کا انتظار... ان کے مرنے پر ہم کچھ کر سکیں
گے... ان کے پاس تو آسمان سے خبر یہ آ جاتی ہیں... اس لیے کہ
نبی ہیں... جب یہ مر جائیں گے اور رب آسمان سے خیروں کا سلسہ بھی
بند ہو جائے گا، اس لیے کہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں...
اب ان کے بعد نبوت کسی کو نہیں ملے گی... گویا ان کے مرنے پر وہی کا
سلسلہ بند ہو جائے گا... ان کے صحابہ پر تو آسمان سے خبر یہ آئیں گی
نہیں... اس وقت ہم اپنا کام شروع کریں گے۔"

"لیکن عبداللہ! وہ وقت نہ جانے کب آئے۔"

"میں نے کہانا... ہمیں انتظار کرنا ہو گا... کوئی کرنے
کرے، میں یہ انتظار کروں گا، مرتے دم تک انتظار کروں گا... از
کہا۔

اب آپ نے درست طریقے سے سوچنا شروع کیا ہے... اب آپ
میرے راستے پر آئے ہیں۔ ”عبداللہ نے مس کر کہا۔

”ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ اب تم صرف انتظار کرو گے۔“

”نہیں! میں اس چال کی حد تک آپ کا ساتھ ضرور دوں گا۔
اس کے بعد پھر شاید میں انتظار کروں گا... میرا مطلب ہے... اک
جو ہوئے نبی والی ترکیب بھی خالی گئی جب۔“

”بھلا یہ ترکیب کیسے خالی جائے گی۔“

”اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔“

”لیکن آپ یہ کام سونپیں گے کے۔“

”ہمارے ہاں ایک ماہر بہر و پیہ ہے... وہ تھے نے سوانح
بھر تارہتا ہے... اب ہم اس سے نبی کا سوا مگ بھروائیں گے... اس
نام ہے بشر سومالی۔“

”اوہ اوہ... لیکن لوگ تو اسے جانتے ہیں... وہ کہیں گے۔
یہ تو پہلے ہی اس حکم کا کام کرتا رہتا ہے... اس بار اس نے یہ ڈھونگ
رچایا ہے... لہذا میرا مشورہ مانیں... اس کام کے لیے کسی اور
چنیں۔“ عبد اللہ نے جلدی جلدی کہا۔

”نہیں... وہی بہتر رہے گا۔“ نہیں سودا نے پر زور انہماز
ہوئے کہا:
”آپ نے مجھے یاد کیا سردار۔“

”ہاں سومالی... آؤ... تم سے بہت ضروری کام ہے...“

”وہ اپنا حلیہ تبدیل کرنا جاتا ہے۔“

”اوہ ہاں! یہ بات نحیک ہے... لیکن معاملہ پھر انک جاتے
گا۔“ عبد اللہ نے کہا۔

”وہ کیسے؟“ سودا نے مت بنایا۔

”لوگ اس کا نام تو جانتے ہیں۔“

”اس کا نام بھی جدیل کر دیا جائے گا... اس کا نام ایسا رکھا
جائے گا... کہ اس نام کا کوئی آدمی آس پاس موجود نہیں ہو گا... جسے
نم سے پہلے یہ نام کسی کا سنتے میں نہیں آیا۔“

”اب آپ درست راستے سے سوچ رہے ہیں... اب آپ
کہا کہا میانی کے امکانات ہیں۔“

”چلو تم نے یہ تو کہا... تم ذرا بہتر سومالی کو بala کر لے آؤ... ہم
اسے خوب اچھی طرح پڑھائیں گے تاکہ لوگ جان نہ سکیں... اور
اس بات کا ہمارے علاوہ کسی کو کوئی علم نہ ہو۔“

”بہت بہتر سردار...“ دروازے پر موجود پھرے دار نے
کہا اور چلا گیا اور سکرین تاریک ہو گئی۔

جلد ہی ایک کالے رنگ کے آدمی نے اندر داخل ہوتے

”نہیں... وہی بہتر رہے گا۔“ نہیں سودا نے پر زور انہماز
ہوئے کہا:
”آخ رکیسے؟“

"کہانا... ہم حفاظت کریں گے۔"
 "اچھی بات ہے... مجھے کیا کرتا ہے... کیا کہتا ہے۔"
 "ہم عبد اللہ بن ابی کو اشارہ کروں گے... وہ منافق ہے...
 بجوت موت کا مسلمان بنا ہوا ہے تاکہ مسلمانوں میں رہ کر مسلمانوں کو
 قسان پہنچائے... لہذا وہ اپنے بہت سے ساتھیوں کو تمہارے آس
 پاس بھیج دے گا... تم کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر کہتا... لوگوں... سنو،
 جس طرح محمد نبی ہیں اسی طرح میں بھی نبی ہوں... میری شریعت میں
 نہ ایں صرف وہ ہیں، زکوٰۃِ محاف ہے... اس حسم کی اور باشیں ہم
 تمہیں لکھ کر وے دیتے ہیں... تم پہلے ان کو خوب رٹ لینا... پھر بیان
 کرنا۔"

"اچھی بات ہے... اب آپ فکر کریں..."
 "اور تمہیں اپنا حلیہ بھی تبدیل کرنا ہو گا... تمہارا نام ہے...
 اسود غصی... کیا کہھے۔"
 "میرا نام اسود غصی ہے اور میں نبی ہوں۔" اس نے پس کر
 گما۔

"بالکل ٹھیک۔"

سکرین پر تاریکی چھا جاتی ہے... اس بار روشن ہوتی ہے تو
 اسود غصی ایک نیلے پر کھڑا نظر آیا... وہ بلند آواز میں کہہ رہا ہے...
 "لوگو سنو! میں اسود غصی ہوں... مجھے اللہ نے نبی بتایا ہے..."

مسلمانوں کے خلاف کیا کام کر سکتے ہو۔"
 "جو آپ حکم کریں۔"

"تم بڑے بڑے سوائیں بھرتے ہو... روپ دھارتے ہو،
 لوگوں کو چنانے کے لیے اور خوش کرنے کے لیے... آج ایک سوائیں
 ہمارے کہنے پر بھرو... وارے نیارے ہو جائیں گے۔"

"اور کیا چاہیے۔" اس نے خوش ہو کر کہا۔
 "تب پھر تمہیں نبی بتا ہے... جھوٹا نبی۔"

"کیا... کیا کہا آپ نے... جھوٹا نبی۔" وہ چلا اٹھا۔
 "ہاں! جھوٹا نبی... ہم تمہیں پوری پوری تربیت دیں گے...
 تم محمد کے مقابلے میں جی بخو گے۔"

"نہیں... نہیں... سردار! میں یہ کام نہیں کر سکتا۔" بڑے
 سومالی چلا اٹھا۔

"کیا کہا... تم یہ کام نہیں کر سکتے... یہ سن کر حیرت ہوئی...
 آخر کیوں جیسیں کر سکتے۔"

"مسلمان مجھے جان سے مارڈا لیں گے۔"
 "بے وقوف انسان... ہم سب تمہاری حفاظت کریں گے
 اور پھر اس طرح تمہاری شہرت ہو گی، دولت ملے گی... لوگ تمہارے
 پاؤں دھو دھو کر جیسیں گے۔"

"دیکھو سردار... کہنی مجھے مرداں دیں۔"

جس طرح محمد کو نبی بنایا ہے... لیکن میری شریعت میں اور ان کی شریعت میں فرق ہے... میری شریعت میں تمازیں صرف دو ہوں گی۔ صح اور شام اور بس... زکوٰۃ معاف ہو گئی... بتاؤں کی پوچھا خوشی سے کر سکتے ہو... کوئی اعتراض نہیں... ”

لوگ تیزی سے اس کی طرف پڑھتے نظر آئے... سکرین چہل ٹھوں کے لیے تاریک ہوئی... اس کے بعد پھر روشن ہو گئی... ایک ٹھن من لٹکائے گھر میں داخل ہوا... اندر سودا اور چند دوسرے موجود تھے... ایک کونے میں عبداللہ بھی بیٹھا نظر آیا... اس نے جو نبی اندر داخل ہونے والے کو دیکھا، وہ زور سے ہنسا... سودا نے اسے گھورا اور کہا:

”خیر تو ہے عبداللہ! بلا وجہ نفس رہے ہو۔“

”آپ اس کا چہرہ نہیں دیکھ رہے... لٹکا ہوا ہے... گوا اسود غصی کا کام ہو گیا... کسی مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا... میں نے غلط تو نہیں کہا۔“

”یہی بات ہے جی۔“ آنے والے نے مری مری آواز میں کہا۔

”کیا کہا... اسود غصی کو قتل کر دیا گیا ہے۔“

”ہاں رات کی تاریکی میں کوئی اس کے گھر کے پچھلے حصے اندر داخل ہوا... آپ کے پہرے دار صرف دروازے پر تھے... بس

لگا وہ مردہ ملا ہے... اس کا جسم خون میں لٹ پت ہے۔“
”اوہ... یہ سب پرا ہوا۔“

”میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا... آپ کا میا ب نہیں ہو سکیں ہے... وحی کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے... اور ہم وحی کا مقابلہ نہیں کر سکتے... جب وحی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا... وہ وقت ہو گا اُسے حرکت میں آنے کا۔“

”عبداللہ چپ رہو... تم اپنا کام کرو...“ جب تمہارے خیال میں کام کا وقت شروع ہو جائے، تم حرکت میں آ جانا... تمہیں کوئی لکن روکے گا... ہمیں اپنا کام کرنے دو... ہم کا میا ب ہوتے ہیں یا نہ کام... اس کی نہیں پرواہیں... نہیں تو بس اپنا کام کرنا ہے۔“

”آپ کی مرضی... اب میں نہیں بولوں گا۔“

ہاں تم تفصیلات سناؤ... یہ سب کیسے ہوا۔“

سکرین تاریک ہو گئی... تو انہوں نے ایک دوسرے کی لف دیکھا۔

”تو یہ تھا پہلا جھوٹا نبی۔“

”ہاں! لیکن زیادہ مشپور مسیلہ ہوا تھا... دیکھتے ہیں انہوں نے اس کی کیا فلم تیار کی...“

”آخر قائمیں بنانے سے ان کا کیا مقصد ہے۔“

”اپنی عوام کو دکھا کر یہ بتانا کہ ہم چودہ سو سال میں مسلمانوں

کے خلاف کیا کچھ کر چکے ہیں... کیا کچھ کرتے چلے آئے ہیں اور اب کیا کر رہے ہیں اور یہ کہ آئندہ نسل کو کیا کرتا ہے... اصل میں یہ فسیل ان لوگوں نے آئندہ نسل کے لیے تیار کر دیتی ہیں۔"

"اور ہم سے ان کو اس لئے چھپایا جاتا ہے کہ کہیں مسلمان ان کو دیکھ کر ہوشیارت ہو جائیں... یہودیوں کی چالوں کو کہیں سمجھنے نہ چاہیں... لیکن اب ہم بھی اپنی قوم کو یہ سب بتا کر رہیں گے... دکھا رہیں گے... ان سے کہیں گے... ان لوگوں نے یہ فلمیں اپنی آئندہ قوم کے لیے تیار کی ہیں تاکہ آئندہ نسل جان لے، انہیں رہتی دنیا نہ مسلمانوں کے خلاف کیا کرتا ہے... اور ہم اپنی قوم کو یہ فلمیں اس لیے دکھائیں گے کہ وہ جان لیں، انہیں کیا کرتا ہے... ایک ہو کر ان سے لڑتا ہے یا نہیں... جب تک پوری مسلمان قوم... پوری دنیا کے مسلمان ایک نہیں ہو جاتے، ایک جسم ہو کر ان کے خلاف ڈٹ نہیں جاتے، اور وقت تک ہم لوگ کبھی ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتے... یہ ایک ہیں یا نہیں... تمام یہودی مسلمانوں کے خلاف ایک قوم ہیں... یہاں تک کہ تمام غیر مسلم قومیں مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں... میں ہندو، میسائی، یہودی، پارسی وغیرہ سب کے سب... جو تم ہب کو سے سے مانتے ہی نہیں، کہتے ہیں... اس دنیا کو کسی نے نہیں بنایا، یہ تو ہمارا ذاتی طور پر بن گئی ہے... وغیرہ... ایسے تمام لوگ مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں... لیکن ہم کیا کر رہے ہیں... ملکروں میں بنتے ہیں

جاتے ہیں... الگ الگ ہو کر ان سے لٹانے کی کوشش کرتے ہیں... اول تو خوف کے مارے لانے کی جرأت ہی نہیں کرتے... کرتے بھی ہیں تو مگر یوں میں بے ہونے کی وجہ سے مار کھاتے ہیں... اس کا واحد عمل بھی ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان ایک قوم ہوں، ایک جسم ہوں، ان کا بس اللہ پر کامل ایمان ہو... آپ ﷺ کی پیروی کرنے کا نشان پوری طرح سوار ہو... وہ صحابہ سے سبق یہ میں... ان کے نقش قدم پر ٹلیں... تو پھر دیکھیں... کیسے وہ تمام دنیا کے غیر مسلموں پر فتح نہیں پاتے۔"

"لیکن... یہ کیسے ہو سکتا ہے... تمام دنیا کی قوم ایک مسلمان کیسے بن سکتے ہیں... دنیا میں کوئی اپنے آپ کو ختنی کرتا ہے، کوئی مانگی ہے یا کوئی شافعی ہے اور کوئی حنبیل... چار بڑے کلاؤں تو یہی ہو گے... اب آگے جو فرقے بن گئے ہیں... ان کی تعداد ہی معلوم نہیں۔" آصف نے پر بیثان ہو کر کہا۔

"اس کا عالمانہ اور تفصیلی جواب میں دے سکتا ہوں... لیکن کیوں نہ میں ایک مختصر اور عام قسم جواب دے دوں۔"

"یہ زیادہ اچھا ہے۔"

"یہ چاروں اور ان چاروں کے ماننے والے ایک دوسرے پر کوئی کچھ نہیں اچھاتے... انہیں کچھ نہیں کہتے... کیا کبھی شاہ ہے کہ فلاں ختنی کہہ رہا ہے کہ حنبیلی مسلمان نہیں ہیں... یا کسی حنبیلی نے کہا ہو

شا فقی، ماں کی اور جنگی مسلمان نہیں ہیں... انہوں نے آپس میں کوئی اتنی بات سمجھی نہیں کی... ہمیشہ ایک دوسرے کی تعریف کی... اور یہ کہ دن کی کوئی الگ الگ شاخیں نہیں ہیں... ایک ہی دین کی شاخیں ہیں... یہی سے پوری دنیا کے مسلمان جب بیت اللہ کا رخ کریں گے تو مختلف راستوں سے وہاں پہنچیں گے... اور وہاں پہنچ کر سب ایک ہو جائیں گے... وہاں تمام انسانوں کا سمندر محسوس ہوتا ہے یا نہیں... اب اس سمندر میں، کفر تو یہ کہتا ہے... وہ تو خنی ہے... وہ تو مالکی ہے... وہ تو شافعی ہے... وہ تو حنبلی ہے... نہیں... وہاں سب یہ کہتے ہیں... ہم سب مسلمان ہیں... یہ سب مسلمان ہیں... کوئی غیر مسلم اس انتہا کے بارے میں کسی سے پوچھئے... یہ کون لوگ ہیں... تو بتایا جائے کہ یہ سب مسلمان ہیں، اس سوال یہ جواب ہرگز ہرگز کوئی نہیں دے گا کہ ان لوگوں میں کچھ خنی ہیں، کچھ مالکی ہیں، کچھ شافعی ہیں... کچھ حنبلی ہیں...“

”اس وقت مسلمان قوم ایک ہو گی... لہذا تمام قوتوں کو ٹفت دے دے گی... یہی میں کہتا ہوں... وہ وقت تو نہ جانے کب آئے گا... تو کیا ہماری کوئی ذمہ داری نہیں کہ ہم پوری مسلمان قوم کو بک جگہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔“

”ضرور فرض بنتا ہے...“

”جب پھر اب کیوں نہ ہم اُنکی کیست دیکھیں... اُرے یہ نہیں... سکریں اس بار پھر سے روشن نہیں ہوئی... اُرے بھی... کیا

آج کا پروگرام بس اتنا ہی تھا۔ انپکڑ جمیل نے ہائک لگائی۔

ساتھ ہی کمرے میں گھپ اندر ہو گیا۔

”ارے باپ رے... یہ کیا ہوا...“ ان میں سے کئی بوکھلانے ہوئے انداز میں یوں لے۔

”مسٹر روڈی... آپ کہاں ہیں... آپ کا عملہ کہاں ہے۔ یہ ہم تاریکی میں کیوں ڈوب گئے...“ فاروق نے بوکھلانے ہوئے انداز میں کہا۔

”تمہیں محسوس ہو رہا ہو گا کہ ہم تاریکی میں ڈوب گئے۔“ آفتاب نے جھلا کر کہا۔

”کیوں کیوں... کیا بات ہے... تمہیں کیا محسوس ہو رہا ہے۔“ مکھن کی آواز میں حرمت ہی حرمت تھی۔

”مجھے تو محسوس ہو رہا ہے... تاریکی ہم میں ڈوب گئی ہے۔“ آفتاب نے کہا۔

”ہے کوئی تسلیک اس بات کی... ارے! یہ کیا... نف فف۔“ فاروق کی بوکھلائی ہوئی آواز ابھری... وہ آگے کچھ کہنے جانے تو نہ لو۔

تحاکر انپکڑ جمیل نے اس کا جملہ اچک لیا۔

”بھی کیا نف نف لگا رکھی ہے... شش شش کہو۔“

”جی کیا مطلب... شش شش کہوں۔“ وہ اور زیادہ بوکھرا یوں لے۔

”ہاں اور کیا۔“

”جی اچھا... شش... شش۔“ فاروق نے فوراً کہا۔

”یہ کیا؟“ شوکی کی آواز ابھری۔

”ابا جان نے کہا ہے تا... شش شش کہو... سو میں تینیں شش

کہ دیا... اسی کو تو کہتے ہیں... حکم ماننا۔“ فاروق جلدی سے بولا۔

”بانکل ٹھیک فاروق... تمہاری تعریف کرنے کو جی چاہتا

ہے۔“ انپکڑ جمیل نے۔

”جب پھر... آپ کو کون روک رہا ہے۔“ فاروق کے لئے

من حرمت ہی حرمت تھی۔

”یہ اندر ہرا۔“

”یہ اندر ہرا ہو یا دو اندر ہرا... اب اندر ہرا اندر ہرا کون

کرے۔“ خان رحمان لگے گئے تھے۔

”بانکل آپ پر گئنے کا بھوت تو سوار نہیں ہو گیا۔“

”ارے باپ رے... بھائی اس اندر ہرے میں بھوت کا نام

لو۔“

”ہاں! کسی جن کا نام لو۔“ مکھن نے مشورہ دیا۔

”پپ... پپ۔“ آفتاب نے کہنا چاہا... میکن اس مرتبہ

انپکڑ کا مرزا نے اس کا جملہ اچک لیا۔

”اوہو... کیا ہو گیا ہے تمہیں... اب تم پپ پپ شروع

کرو گے... چپ۔"

"سے... سوری۔"

"ہاں بس میں نے کہہ دیا... " اسکلر کا مردانہ شام
آنکھیں نکال کر کہا۔

"پتا نہیں.. کیا ہو گیا ہے... شاید یہاں کی بھلی کا نظام ہے... وہ بھی فاروق کے دلانے پر۔"
برہم ہو گیا ہے اور ہو سکتا ہے... یہاں ایسا چیز پار ہوا ہو۔"

"اوہ ہو اچھا... اورے ہائیں... فاروق تم نے کیا نام لیا تھا
تے انکل کر ڈرایا ہر کی سیر کیوں نہ کر لیں۔"

"بی انکل ٹھیک... آؤ بابر کی ہوا کھا آئیں۔"
.."لیکن اندر ہیرے میں ہمیں نظر کیا آئے گا انکل۔" محسن لاں بے چلتی ہے۔ "شوکی نے طنز کہا۔
آواز ایمہری۔"

"فاروق ذرا جیب سے نارج نکالنا بھی۔" آصف بولا۔ ڈل۔

"کہاں سے نکالوں... کیسے نکالوں۔" فاروق نے نکلتا
ہاں کیا کریں گے رک کر... ان لوگوں نے کوئی پابندی تو نہیں لگا
کی کوشش کی۔

"حد ہو گئی... نارج نکالنے کے لیے بھی سمجھنا ضروری ہے۔"

"اور یہ لائٹ صلب کو کیا ہوا؟"

"آصف جھلا کر بولا۔

"نہیں... نکالنے کے لیے ضروری ہے... جمارے از
مہربانوں نے کوئی چیز پاس نہیں رہنے دی... بے شک منکل اور ہل
خان سے پوچھلو... ان کے پاس ان کا تمیل ہے یا نہیں۔"

"ہم سے یا مسٹر روزی وغیرہ سے۔"

"یہ تو اس سے پوچھ کر ہی بتا سکتا ہوں۔"

"اڑے باپ رے... " منور علی خان کی بوكھلائی ہوئی آواز
وہاں۔

"کیا ہوا؟" سب بول اٹھے۔

"تحتھ... تمیاں... غائب ہے... یہی بار اس کا خیال آیا

"پتا نہیں.. کیا ہو گیا ہے... شاید یہاں کی بھلی کا نظام ہے... وہ بھی فاروق کے دلانے پر۔"

"اوہ ہو اچھا... اورے ہائیں... فاروق تم نے کیا نام لیا تھا

"جب پھر ہم موقع سے فائدہ کیوں نہ اٹھائیں... اس بال انکل کا۔" محسن چونکا۔

"وہ... بس... اندر ہیرا ہے تا... زبان پھسل گئی۔"

"حد ہو گئی... یہ تمہاری زبان روشنی اور اندر ہیرے کے مطابق

.."لیکن اندر ہیرے میں ہمیں نظر کیا آئے گا انکل۔" محسن لاں بے چلتی ہے۔ "شوکی نے طنز کہا۔

"جب سے یہاں اندر ہیرا ہوا ہے۔" فاروق نے فوراً جواب

"فاروق ذرا جیب سے نارج نکالنا بھی۔" آصف بولا۔ ڈل۔

"کہاں سے نکالوں... کیسے نکالوں۔" فاروق نے نکلتا

ہاں کیا کریں گے رک کر... ان لوگوں نے کوئی پابندی تو نہیں لگا

"حد ہو گئی... نارج نکالنے کے لیے بھی سمجھنا ضروری ہے۔"

"اوہ یہ لائٹ صلب کو کیا ہوا؟"

"نہیں... نکالنے کے لیے ضروری ہے... جمارے از

"ہمربانوں نے کوئی چیز پاس نہیں رہنے دی... بے شک منکل اور ہل

"یہ تو اس سے پوچھلو... ان کے پاس ان کا تمیل ہے یا نہیں۔"

”ساتی کیے دے... بھلی جو نہیں ہے... آخڑیہ تمام کام بھلی
کے ذریعے ہی چل رہے ہیں۔“

”کیا یہاں بھلی جانا عجیب بات نہیں۔“

”اس سوال کا بہتر جواب مشرودہ ڈی دے سکتے ہیں۔“

میں اس وقت ان کے چہروں پر بڑی بڑی نارچوں کی
راہنمیاں پڑنے لگیں... پھر وہ پورے ان روشنیوں میں نہا کئے۔

”کیا کر رہے ہو بھائی، آنکھوں پر تو نہ ماروا لائیں۔“ آصف
نے جملہ کر کیا۔

”گو... انہیں... گنو۔“ کوئی چیخنا۔

”کیا کہا... گنو... ہمیں... کیوں... کیا ہماری یہاں
خود اپنے گئی ہے... اسے باپ رے۔“ فاروق بوکھلا اٹھا۔

”بڑا نہیں گئی... گھٹ گئی ہے... گو نہیں۔“ وہ پھر چیخنا۔



”تورو کا کس نے ہے... پوچھ کر بتاؤ۔“

”اندھیرے میں کیسے پوچھوں... اگر میں کسی اور سے پوچھ
بیٹھا...“ فاروق کی بوکھلا تی ہوئی آواز ساتی دی۔

اور وہ اپنی ہنسی کی طرح نہ روک سکے۔

”اندھیرے میں ہنسی بھی کچھ کالی کالی سی لگ رہی ہے۔“
رفعت کی آواز لہر اتی۔

آخڑو ڈگرتے پڑتے... دیواروں کو نٹلتے ہال سے باہر کل
آئے... باہر ہر طرف پودے لہلہمار ہے تھے... تاروں بھرے آسان
کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل تھے۔

”مشرودہ ڈی... آپ کہاں ہیں...“ آصف نے ہال
کاٹی۔

”تمہیں ہم یاد کرتے ہیں۔“ محمود نے اس کا ساتھ دیا۔

”گھانا گانے کا پروگرام ہے کیا۔“ فرحت نے پوچھا۔

”نہیں... بس ذرا سختا نے کا...“ آصف نے کہا۔

”میرا مطلب ہے... یار لوگ سو گئے ہیں... انہیں لگا
علوم کہ یہاں کیا ہو گیا ہے۔“

”کون سے یار لوگ۔“

”بھی مشرودہ ڈی اور ان کے اہل کار و غیرہ... کسی کی آن
ساتی نہیں دے رہی۔“

خیہ آواز

"خاموش... چلو تم گتو۔"
 اس نے بھی پندرہ تک گنا اور خاموش ہو گیا۔
 "اب میں گن کر دکھاتا ہوں... عقل کے انہوں۔" پھر اس
 نے کہا:

"ایک... اور آپ اوہر آ جائیں... ہے میں گن اون... وہ
 ان میں سے ایک نے کتنی شروع کی... ایک دو تین...، افراتا جائے... اے دیکھو... اگر یہ حکم کی قبیل نہ کریں تو گیس پستول
 کا ایک فائرارڈ بیٹا... کیونکہ اس طرح یہ زمین پر لے لیت جائیں گے،
 درہم و نیک آسانی سے گن سکیں گے... پھر یہ اوہر اوہر نہیں ہو سکیں
 گے۔"

"کیا مطلب سر... کیا یہ گنتے کے وقت اوہر اوہر ہوئے
 "اس گنتے والے اپنے کارکن کو... اسے گناہیں آتا۔" تھے۔"

"تاکہ کتنی پندرہ تک پہنچ جائے۔"
 "اوہ... اوہ... تن نیں۔"

"ابھی آنکھوں سے دیکھو گے۔" وہ غرایا، پھر بولا:
 "اوہر آپ اوہر آ جائیں۔"

اس طرح اس نے تیرہ تک کتنی مکمل کی... اوہر مزید افراد تھم
 لے گئے۔

"اڑے تو وہ بھی بیہاں آ جاتے... ہمیں گنتے کے پیدا لو... یہ تو تیرہ ہیں... دو کہاں
 مکمن ہن۔"

ان میں سے ایک نے کتنی شروع کی... ایک دو تین...، تیرہ چودہ پندرہ...، بیہاں تک گن کر اس نے کہا۔

"سولہ ہیں سر۔"
 "پاگل... انہیں... اقو۔"

"یہ آپ نے کس کس کو کہا۔" آفتاب نے براسا منہ بنایا۔
 "اس گنتے والے اپنے کارکن کو... اسے گناہیں آتا۔" تھے۔"

"کیا کہہ رہے ہیں سر... میں پندرہ تک کتنی نیں جانتا...
 گنتے والے کے لمحے میں حرمت تھی۔"

"ہم نے یہ نیں کہا، اس وقت ان کی تعداد سول نیں اونچی
 یہ مسزروذی نے کہا ہے... اور ان کی بات فلاط نہیں ہو سکتی۔"

"وہ ہیں کہاں۔" فاروق فوراً بول اٹھا۔
 "اپنے کرے میں۔"

"اڑے تو وہ بھی بیہاں آ جاتے... ہمیں گنتے کے پیدا لو... یہ تو تیرہ ہیں... دو کہاں
 مکمن ہن۔"

"اندھیرے میں اور ہر کھنک گئے ہوں گے... لیکن تو گئے ہے... صرف ہمیں کا اپنے کے ذریعے جا سکتے ہیں... وہ اس جائیں گے کہاں... یہاں سے لفنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ لیکن صرف مسٹر رودھی کے حکم سے آ لکا ہے۔" ایک اور ساتھی نے کہا۔ "معلوم ہو گیا... اسکلز جشید نے فوراً کہا۔

"کچھ بھی ہے... ان لوگوں کا نظر دیں سے اور جملہ ہو جائے۔" آپ لوگوں کے لیے زندگی کی آخری جگہ بس بھی ہے... خطرناک بات ہے اور یہ بات مسٹر رودھی کو ہرگز پسند نہیں تھیں اماڑہ پر آپ کو جب تک ہینا ہے... بیٹھنے ہینا ہے اور جب پیش شتم ہو جائیں کے ذریعے ہر طرف تلاش کرو... چھان مارو انجیں، ورنہ مسٹر روانا لالا... تو بیٹھنیں آپ کو مرنا ہو گا... لبذا کسی بھی قسم کی کوشش فضول ہماری تھیں تک میں دیں گے۔"

"بھتی واہ! گویا ہم یوں کا سرمدیہاں دیں گے، اب یہ ہمایہ کیلئے۔" یہ بات بھتی نوٹ کر لی... اپنے ان دونوں ساتھیوں کو بھی ہمیں یوں کا سرمدیہمکوں کے لیے مفید رہے گا یا مضر۔ آفتاب نے ذرا بات اچھی طرح سمجھادیں گے... ویسے جب وہ آپ کو نہیں ملیں گے ہو کر کہا۔ آپ کی ہدود کریں گے۔ اسکلز کامران مرزا مسکرائے۔

"ہم انہیں پکڑ کر یہاں لا کیں... یا جہاں وہ نظر آئے۔" کیا مطلب؟" ان سب نے ایک ساتھ کہا۔ انہیں گوئی مار دیں؟" کسی نے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ پھر ہم انہیں آپ کے لیے تلاش کر دیں گے۔" "اس حد تک جانے کی ضرورت نہیں... پکڑ کر یہاں۔" کام رہم بہت آسانی سے کر لکھیں گے۔" آئیں۔"

"تو ابھی تلاش کر دیں... وقت کیوں خالع کر رہے ہیں۔"

"ابھی نہیں... پہلے آپ کو شکر لیں... ہم یہ بھی تو دیکھنا

ہیں کے قریب آدمی ہار چیزیں لہراتے ہیں سے روائی ہو گئی تھیں کہ آپ لوگ کتنے کاری گر ہیں۔" اسکلز کامران مرزا نے اتنے ہی باقی لوگوں کے پاس نہ ہرے، ان کے ہاتھوں میں پستول بھی۔" تھے اور نار بھیں بھی۔

"اصل مسئلہ اندھیرے کا ہے... ایک نے کہا۔"

"تو آپ لوگ لوٹ کر لیں... یہاں سے نکلے کاں۔" ایک بات آپ لوگ لوٹ کر لیں گے اس اندھیرے سے چیچا کیوں نہیں

چھڑا سکے۔"

"یہاں بھی ایسا نہیں ہوا۔ بھل کے تین تین نظام موجود ہیں۔" بھی وجہ سے ایک نظام خراب ہو جائے تو دوسرا نظام کے تحت فوٹھا نہیں آئے۔ "شوکی نے طریقہ کہا۔
بخوبی بھل چاری رہے گی... دوسری خراب ہو جائے تو تم سے کے ذریعے بھل چاری رہے گی... ایک لمحہ کے لیے بھی اندھیرا نہیں ہو گا۔ آج پھل بار ایسا ہوا ہے... اس پر ہم لوگوں کو ہی نہیں مسخر رہا ہی کوئی حیرت ہے۔"

"وہ نہیں ملے..."

"لیکن اس وقت تم لوگوں نے نارچوں کی مدد سے ان کو اطلاع دی چاہکی ہے... کسی بھی لمحے مابین آتے ان کیا ہے... اب جب کہ روشنی ہر طرف پھیل گئی ہے... انہیں نئے دالے چیزیں... وہ پورے نظام کو چیک کریں گے اور وقتی طور پر معمولیں سے تلاش کرو۔"

"بھی اچھا۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے۔" ایک اور نئے کہا۔

"کیوں ضرورت کیوں نہیں۔"

"یہ ان کے ساتھ تلاش کرنے کا کہہ رہے تھے... یہ کام ان اور نارچوں کی روشنیاں نیچے مار رہے تھے... تو پھر ہم کیوں وقت شائع کریں۔" لیے ہرگز مشکل نہیں ہے... ان کو دیکھ کر وہ سکرانے لگے... لیکن ان کے پاس موجود رہا ہی کے آدمی انہیں سکراتے ہوئے تھے دیکھنے کے... آخر ہیلی کا پھر نیچے آگئے... ان سے انجینئرم

"کیا کہا... سر... نہیں... انتشارج کا نپ کر بولا۔" "ان لوگوں کو تم لوگ ہی تلاش کرو... اگر تلاش نہ کر سکے... وہ انہوں نے نصب کرنا شروع کر دیا... چند منٹ بعد ہی وادی یورنی کیوں... زندگی سے ہاتھ دھون یعنی ہو گے۔"

"نہ نہیں۔" وہ چلائے۔

"لیکن یہ بھی تو سوچو... یہ کام تمہارے لیے کامشکل ہے... اس دادی سے وہ نکل نہیں سکے... یہاں چند بڑے بڑے بال ہیں... ان کے گرد باغ میں... باغ کے چاروں طرف عمودی پہاڑیں... جن پر آلات کے بغیر چڑھانیں جاسکتا... لہذا انہیں تلاش کیوں نہیں کی جاسکتا۔"

"ضرور کیا جاسکتا ہے سر۔" انجارج نے فوراً کہا۔

"تو کرو تلاش... اس کام کے لیے ان کی مدد نہ لو۔" روزانی چینا۔

"وہ ایک بار پھر ادھر دوڑپڑے... پہلے ان کے پاس جو لوگ رک گئے تھے... وہ بھی اب تلاش میں نکل گئے... وہاں صرف انجارج کھڑا رہ گیا... باقی لوگوں کا جانے کا اشارہ اسی نے کیا تھا... کیونکہ اب اس کی اپنی جان پر بن گئی تھی۔"

"سر انجارج... ہم آپ کی زندگی بجا سکتے ہیں۔" اپنے جشید نے دھی سرگوشی کی۔

"لک... کیے۔" اس نے بھی اتنی آہست سرگوشی کی۔

"ہم ایک خفیہ آواز من سے نکالیں گے... وہ دونوں چینا بھی چھپے ہوئے ہیں، وہاں سے نکل آئیں گے اور آپ سب کی جان ڈال جائے گی... ورنہ آپ لوگ تو گئے کام سے... وہ آپ کو نہیں ملیں گے۔"

ل کام کے وہ بہت بڑے ماہر ہیں۔"

"کس کام کے۔" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"چھپنے کے۔"

"ہم انہیں تلاش کر لیں گے... آپ فکر نہ کریں۔" اس نے
خوبی انداز میں منہ بٹایا۔

"شاپاٹ جو گم۔" روڈی کی آواز ابھری۔
وہ سب چونکہ اٹھے۔

"تو آپ نے سب یہ سرگوشیاں سن لیں۔"

"ہاں! اگر جو گم نے کبھی یہ کہہ دیا ہوتا کہ اچھا ٹھیک ہے...
لال دل پھر منہ سے آواز اور اس احسان کے بد لے میں آپ لوگوں

کا ساتھ دوں گا... تو یہ اسی وقت... اس جگہ را کھہ ہو جاتا۔"

"لیکن کیسے... آپ کا بھلی کا نظام اس وقت فیل ہے۔"

"اس کے ٹھیک ہونے میں چند منٹ لگیں گے۔"

"خیر... دیکھا جائے گا... ویسے میں نہیں چاہتا... یہ لوگ بلا
بندارے جائیں، لہذا میں خود یعنی اپنے ساتھیوں کو بلا رہا ہوں۔"

"ایسا کرتا ہے... ضرور کرو... لیکن... روڈی نے عجیب
سے لبھ میں کہا۔

"لیکن کیا؟"

"لیکن... یہ سن لیں... یہ لوگ آپ کے نبی کے بدترین

دہن ہیں... انہیں دن رات برا بھلا کہتے ہیں۔"

"کیا مطلب... انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔"
انپر جشید نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے یہاں اپنے گردابیے ہی لوگ جمع کیے ہیں...
دیے تو تمام یہودی... ایسا کرتے ہیں... اب بھی اگر آپ لوگ ان پر
ترس کھانا پاچا ہے ہیں... تو آپ کی مرضی۔"

"نہیں... ان حالات میں تو ہم ایسا نہیں کر سکتے۔" انپر
جشید نے خلک انداز میں کہا۔

"ہاہا... دیکھا... دیے تم خیال کر سکتے ہو... کہ میں نے
یہ بات یونہی کہہ دی اور یہ لوگ ایے نہیں تو بے شک تم ان سے پوچھ
سکتے ہو... جو گم... ابھی چتا ہو... ان کے نبی کے بارے میں کیا کہتے
ہو۔"

"ایک منٹ... مسٹر جو گم... ایک بات کا خیال رہے۔"
ایسے میں انپر جشید اور انپر کامران مرزا ایک ساتھ چلا گئے۔

"اوروہ کس بات کا۔"

"ہمارے سامنے اگر تم نے ہمارے نبی چھڑا کی شان میں ایک
لغت بھی منہ سے نکالا تو ہم اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے کہ
تمہارے ہاتھ میں جو یہ سوول ہیں... وہ ہمارے لیے کس حد تک خطرناک
ہے... ہم تم پر نوٹ پڑائیں گے... یہ بات یاد رہے۔"

"نہ نہیں۔"

"ڈر گئے جو گم۔"

"ان کا پھرہ بتا رہا ہے... جو کہہ رہے ہیں... کر گز رہیں
گے۔"

"لیکن تمہارے ہاتھ میں گیس پستول ہے۔"

"جب تک گیس ان پر اڑ کریں گی... یہ میرا کچھ مر نکال دیں
گے۔"

"خیر اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ میرا بیان قباط نہیں
ہیں۔"

"یہ تھیک ہے۔" جو گم نے کہا۔

اور پھر وہاں وہ لوگ منہ لکائے واپس آگئے... گویا ان کے
ہدوں ساتھی انہیں نہیں ملے تھے۔ ان کے بدن کانپ رہے تھے...
ایسے میں انجینئر زکی طرف سے اعلان ہوا:

"مسٹر روڈی... لاست تھیک ہو گئی ہیں اور اب اس وادی
کے نظام کے تحت ہی لاست آن ہے۔"

"اس کو ہوا کیا تھا؟"

"فیوز اڑے ہوئے ملے ہیں۔"

"جنہوں نظاموں کے ایک ہی وقت میں۔" روڈی نے بوکھلا
کر کہا۔

"لیں سر... اور یہ بات ہمارے لیے بہت زیادہ حیرت کی ہے۔"

"اوہ... اوہ... میں سمجھ گیا۔" رودھی پہنچا۔

"کیا سمجھ گئے آپ۔"

"یہ کام ضرور ان کے اس ساتھی کا ہے... جوان سے بغاوت پر اتر آیا تھا... اور غالباً اس نے بغاوت کا ذرا ماہی لیے رچایا تھا... ہم نے اسے اپنے خاص کرے کے ساتھ ٹھپرا�ا ہوا ہے... اسے پکار کر یہیں لے آؤ۔"

"لیں سر... جو گم بولا۔

"اور ان کی سزا تو رہ ہی گئی۔" محمود نے گویا انہیں یاد دلادیا۔

"یہ یہیں ہیں... ٹکرنا کرو... جس طرح تم یہاں سے نکل کر یہیں جاسکتے... اسی طرح یہ بھی کہیں یہیں جاسکتے۔"

جو گم کے چند ساتھی دوڑتے ہوئے وہاں سے چلے گئے... وہیں لوٹے تو اکرام ان کے ساتھ تھا...
"تو یہ کام تمہارا تھا۔" رودھی کی آواز ابھری۔

"ہاں امیر رودھی... میں نے محسوس کیا تھا... میں اور میرے تمام ساتھی بالکل بے بس ہیں... کچھ کرنے کے قابل نہیں ہے، لہذا کیوں نہ یہ چال چلوں... شاید میں کچھ کام دکھا سکوں... سو میں نے ان سے نداری کا ذرا راما رچایا اور آپ نے مجھے ان سے الگ کر

دا... ایک کرے میں جگہ دی... اب میں ایک بھریں الیکٹریشن لیں... میں نے اس سلسلے میں بہت تحریکات کیے ہیں... بس میں نے اپنے ایک تحریک سے کام لے کر یہاں کا بیکل کا نظام تاکارہ بنادیا۔"
"حیرت ہے... کمال ہے... لیکن اس سے بھلا یہ کیا فائدہ اٹھا سکتے۔"

"اس بارے میں تو میں کچھ نہیں جانتا... جو میں کر سکا... کر گز را... صرف یہ کہوں گا کہ میں اپنی جان تو دے سکتا ہوں... لیکن نہاری نہیں کر سکتا۔"

"تم نے بہت اہم کام انجام دیا... اکرام... تمہارا یہ کارنامہ ہیں بھیش یا در ہے گا۔"

"لیکن اس سے تم لوگوں کو فائدہ کیا ہوا؟" رودھی نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم... لیکن ان کی حد تک یہ کارنامہ ضرور تھا۔"

"خیر... ہو گا... اب تم لوگ الگ ہو جاؤ... مجھے ان لوگوں کو مزرا دینا ہے... آخر یہ ان لوگوں کو کیوں تلاش نہیں کر سکے۔"

"ہم نے چپ چپ چھان مارا ہے۔" جو گم نے کاپ کر کیا۔
"تب... وہ کیوں نہیں ملے... یہ تم بھی جانتے ہو کہ وہ ہیں اسی دادی میں۔"

"بالکل صحیح... یہ ہم نے کب کہا کہ وہ بہاں تھیں ہیں۔"
 "ہوں... اچھا... آپ ہمیں سزا ضرور دیں... اتار دیں
 ہمیں موت کے گھاث... لیکن ہماری آخری خواہیں ضرور پوری
 کر دیں۔" جو گم بولا۔

"اور وہ کیا؟"

"ہم جانتا چاہتے ہیں... وہ کہاں چھپے ہیں۔"

"یہ تو خیر مجھے بھی تھیں معلوم... اس لیے کہ انہیں ہو گیا تھا...
 اسکے جمیلہ اپنے ساتھیوں کو بلا ہیں۔"

"اچھی بات ہے... پروفیسر صاحب... اور فرزانہ... آپ
 آ جائیں... آپ نے اب تک جو کارنامہ انجام دیا... اس کا جواب
 تھیں... ان سب کو پکڑا کر رکھ دیا... لہذا آپ آ جائیں۔"
 جواب میں پروفیسر داؤد اور فرزانہ کی آواز سنائی تھی تو وہ
 بہت حیران ہوئے۔

"اوہ! یہ کیا ان کی طرف سے کوئی جواب کیوں نہیں
 آیا۔" اسکے کارن مرزانہ کے منہ سے لکلا۔

"پروفیسر صاحب... اور فرزانہ... آپ کہاں ہیں...
 آ جائیں۔"

ان کی طرف سے اب بھی جواب نہ ملا... اب اسکے جمیلہ
 نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر آتو کی آواز نکالی... آتو کی آواز پوری واویں

ہی گئی گئی...
 لیکن ان کی طرف سے اب بھی جواب نہ ملا... اب تو وہ سکتے
 میں آگئے... پھر لگے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے... ان کے دل
 بک دھک رہے تھے...



”ہاں! امکان اسی بات کا ہے... اب ہمیں ان کی تلاش میں
لنا ہوگا... مسٹر روڈی... آپ کا کہنا ہے کہ اس وادی سے کوئی نہیں
لے سکا... تب پھر آپ کو ہمارے میں کیا پریشانی ہو سکتی ہے... ہمیں
پہنچیوں کو تلاش کرنے کی اجازت دیں۔“

”اوکے... کوئی اعتراض نہیں... جائیں... انہیں تلاش
کریں اور تلاش کرنے کے بعد پھر وہیں لوٹ آئیں...“ روڈی نے
ہمیں۔

”بہت بہت شکر یہ۔“
”ہمارے لیے کیا حکم ہے۔“ یہی کا پڑکے ایک پائلٹ نے
ہمیں۔

”آپ لوگ اپنا کام کر چکے... روڈی کا نظام بحال ہو چکا...“
”آپ جاسکتے ہیں۔“
”اوکے سر۔“

پھر انہیوں نے یہی کا پڑروں کو اڑتے دیکھا... اس کے بعد وہ
ہمیں طرف اپنے ساتھیوں کو تلاش کرتے پھرے... یہاں تک کہ
اگھری۔

”اور... اور وہ کیا۔“ وہ سب جلدی سے بولے۔
”کہیں چھپنے کے چکر میں وہ زخمی ہو گئے... چوتھا کھابیٹے اور
اس وقت کمل طور پر بے ہوش ہیں، ورنہ یہ ہوشیں سکتا کہ وہ ہماری آواز
ہمیں اور جواب نہ دیں۔“

دعویٰ

”یہ... یہ کیا... یہ دو توں کہاں چلے گئے۔“ انپکٹر جمشید کر
آواز بھرا گئی۔

”پروفیسر صاحب... آپ کہاں ہیں۔“ انپکٹر کامران مرزا
چلا گئے۔

”انفل... فرزان۔“ فاروق نے پورا ذریغہ دیا۔
ان کی طرف سے اب بھی کوئی جواب نہ ملا۔...
”یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے... اس وادی سے کوئی باہر نہیں
جا سکتا... نہیں جا سکتا۔“ روڈی کی آواز انہیوں نے سنی۔

”اس کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔“ شوکی کی آواز
اگھری۔

”اوکے... اور وہ کیا۔“ وہ سب جلدی سے بولے۔
”کہیں چھپنے کے چکر میں وہ زخمی ہو گئے... چوتھا کھابیٹے اور
ہمیں اور جواب نہ دیں۔“

حصہ کو روڑی والے حصے سے الگ کرنے کے لیے دو دھیا شنے کی ایک دیوار قائم تھی، یہ دیوار کافی اوپری تھی... اور انسانی سیرھی بنا کر بھی "دوسری طرف نہیں دیکھ سکتے تھے... تاہم انہوں نے سوچ لیا تھا... ضرورت پڑتی تو وہ اس دیوار کو کوئی پھرمار کر توڑ دیں گے اور روڑتی ہے جمل آور ہوں گے... لیکن پہلا منٹ پر و فیسر داؤ دا اور فرزانہ کی علاش کا تھا... لمحہ پر علاش کی پریشانی بڑھ رہی تھی... وہ سوچ رہے تھے... آخر وہ دونوں کہاں چلے گئے... علاش کرتے کرتے وہ اسی جگہ پہنچ گئے... جہاں رات ہیلی کا پڑا ترے تھے... ان کے پہیوں کے نشانات گھاٹ پر بھی نظر آ رہے تھے... ان جگہوں پر گھاس میں گزٹے پڑ گئے تھے... وہ ان جگہوں کو غور سے دیکھنے لگے... اچاک اسکنڈ جشید کو ایک چھوٹی سی چیز نظر آ گئی... لیکن انہوں نے اپنے چہرے سے یہ ظاہر نہیں ہوا۔ دیا کر انہیں کوئی چیز نظر آئی ہے... اس چیز کو دیکھتے وہ پر سکون ہو گئے... علاز اتھا...

"آپ کا دعویٰ ہے... کہ اس وادی سے کوئی نہیں کھل سکتا.. لہاڑا پورا طینان کر چکے ہیں... ہمارے دونوں ساتھی اس وادی میں ہیں... اس کا مطلب ہے... وہ وادی سے باہر جا چکے ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔" روڑتی چیخ اٹھا...
اس کی آواز پوری وادی میں گونج آئی... گویا وہ پوری قوت علاش کے باوجود انہیں کیوں نہیں ملے... پروفیسر داؤ دا اور فرزانہ کے دکھادیں۔"

"سیرے آدمی علاش کر چکے... ارے ہاں! میں بھول گیا... ان سب کو خوب چکرایا تھا... اصل میں انہوں نے یہ چکر روڑتی کو دیا تھا... لے تو انہیں موت کی سزا نہیں تھی... پروفیسر داؤ دا اسی چال سے اور یہ فرزانہ کے ذہن کی کارستانی تھی... پروفیسر داؤ دا تو اسی چال سے بھی نہیں سکتے تھے... اندر ہیرے سے انہیں نکال کر بھی وہی لے لی تھی... پھر اس چیز کو اسکنڈ کامران مرزا نے بھی دیکھ لیا... وہ بھی ساری بات جان گئے..."

باری باری ان سب کی نظریں اس چیز پر پڑتی گئیں... آخر پل جشید کی آواز نے ان سب کو اپنی طرف متوجہ کر دیا:
"مشترک روڑتی... اگر آپ سیری آوازن رہے ہیں تو میں پ کو ہاتا چاہتا ہوں... ہمارے ساتھیوں نے آپ کا دعویٰ غلط ثابت کیا۔"

"کیا مطلب... کون سا دعویٰ؟"

"آپ کا دعویٰ ہے... کہ اس وادی سے کوئی نہیں کھل سکتا.. لہاڑا پورا طینان کر چکے ہیں... ہمارے دونوں ساتھی اس وادی میں ہیں... اس کا مطلب ہے... وہ وادی سے باہر جا چکے ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔" روڑتی چیخ اٹھا...

اس کی آواز پوری وادی میں گونج آئی... گویا وہ پوری قوت

علash کے باوجود انہیں کیوں نہیں ملے... پروفیسر داؤ دا اور فرزانہ کے دکھادیں۔"

"اگر یہ بات غلط ہے تو پھر آپ انہیں اس وادی سے علاش دیا کر انہیں کوئی چیز نظر آئی ہے... اس چیز کو دیکھتے وہ پر سکون ہو گئے... اب وہ جان گئے تھے کہ وہ دونوں کہاں ہیں... عاقب کیوں ہیں اسی علاش کے باوجود انہیں کیوں نہیں ملے... پروفیسر داؤ دا اور فرزانہ کے دکھادیں۔"

"سیرے آدمی علاش کر چکے... ارے ہاں! میں بھول گیا... لے تو انہیں موت کی سزا نہیں تھی... پروفیسر داؤ دا تو اسی چال سے بھی نہیں سکتے تھے... اندر ہیرے سے انہیں نکال کر بھی وہی لے لی تھی... پھر اس چیز کو اسکنڈ کامران مرزا نے بھی دیکھ لیا... وہ بھی ساری بات جان گئے..."

اب ان کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا...

"ہاہا۔" اسکے بعد جسید نے۔

"کیا ہوا... کیوں نہ رہے ہیں۔" روڈی نے جلا کر کہا۔

"آپ کے تو اپنے ساتھی وادی سے نکل گئے ہیں... اب

آپ کیا کریں گے۔"

"اس پوری وادی کو تجاہ کر ادوس گا... کوئی اور جگہ بنا لوں

گا... لیکن سوال یہ ہے کہ میرے کار کن کہاں طے گئے... آپ لوگوں

یا... اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ وادی میں نہیں ہیں... اور

کے دوسرا ٹھیوں کی گشادگی میرے لیے کچھ کم نہیں تھی... اب یہ تک

ہاتے جاتے وہ آپ کے ان ساتھیوں کو بھی لے گئے... جن کی موت کا

قریب اور غائب ہو گئے ہیں... میرا خیال ہے... اب مجھے یہاں آپ نیلہ کر پکے تھے... انہوں نے سوچا... شاید ان کے ساتھ نکل

ماہرین کو بناتا پڑے گا۔"

"آپ کو جو کرتا ہے کر لیں... لیکن ہمیں فلمیں دکھانے

رہیں۔"

"اوہ ہاں! آپ لوگ ناشتا کر لیں... پھر فی وہی ہاں میں بیجائے گا... اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو بھی لا بایا جائے گا..."

چاہیں... کھانے کا کرہ اس کے ساتھی ہی ہے۔"

انہوں نے ایسا ہی کیا... پھر فی وہی ہاں میں آگئے۔

"کیا پروفیسر صاحب اور فرزانہ کے بغیر ہم توجہ سے قصہ

دیکھ سکیں گے انکل۔" شوکی نے کہا۔

"ہاں! کیوں نہیں... اب جب کہ ہم جان پکے ہیں..."

"غور دریکیں... کوئی اعتراض نہیں... آپ یہر اگلی فلم

وادی میں نہیں ہیں... یہاں سے نکل گئے ہیں تو ان کے بارے میں کہا دو۔"

فکر مند ہونے کی بھلاکیا ضرورت ہے۔"

"لیں سر۔" انہوں نے پہلی بار آپ پر شرکی آواز سنی۔

بمارک بادوو... ان کا ایک ساتھی ادھر ہی خیموں کی حفاظت کے لیے رہ نہیں ہے... میں ان کے ساتھ چار ہاؤں... اسے بھی کلمہ پڑھانا ہے اور ضروری احکامات سکھانے ہیں۔"

"آپ یہ بمارک کام ضرور کریں... ضرورت محسوس کریں تو میں بھی ساتھ لے پٹیں۔"

"آپ کی خوشی... چنانجاہیں تو کوئی اعتراض نہیں۔"
"مگر یہ... آئیے پھر پٹیں... یہ لوگ اس طرح اور خوش ہوں گے۔"

"ہاں! کیوں نہیں۔"

اب وہ سب ان کے ساتھ چل پڑے... شہر سے باہر آئے۔
ہاں خیہے نصب نظر آئے... ایک شخص ان خیموں سے باہر کھڑا شاید ان
النقار کر رہا تھا..."

"آپ لوگ آگئے۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں میلہ ہم آگئے... ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہے... یہ مسلمان
اپ کو کلمہ پڑھانے کے لیے آئے ہیں۔" ایک نے کہا۔

"میں تیار ہوں..."

"تب پھر پڑھیے....." "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ"

اس نے کلمہ پڑھا... پھر بولا:

"کیا رسول اللہ مجھے نبوت میں حصہ دار ہنا کیسے گے۔"

پھر سکرین روشن ہو گئی... چند سوار ریگستان میں سفر کرنے نظر آئے... پھر کھجوروں کے درخت دکھائی دینے لگے... مدینہ شہر سے باہر وہ اونٹوں پر سے اترے اور انہیوں نے اپنے خیہے نصب کر دی، ایک ساتھی کوہاں چھوڑا، پھر آگے بڑھے... مدینہ میں بہت چل پہل اور روتنی نظر آری تھی، لوگ ادھر سے ادھر آ جا رہے تھے... وہ ایک دوسرے کو السلام علیکم، علیکم السلام کہ رہے تھے... یہ لوگ اپنی محسوس ہوئے تو ایک مسلمان نے ان کے قریب رک کر پوچھا۔

"آپ لوگ کون ہیں اور کہاں کا ارادہ ہے۔"

"ہم قبیلہ خیف کے لوگ ہیں اور اسلام قبول کرنے کے لیے آئے ہیں، آپ کے نبی کی خدمت میں حاضری چاہتے ہیں۔"

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے... آئیے میں آپ کو لے پڑا ہوں۔"

"بہت بہت شکر یہ... پڑیے پھر۔"

اب وہ لوگ آگے بڑھے... پھر انہیں مسجد نبوی میں داخل ہوتے نظر آئے... پھر پکھوڑی کے لیے سکرین پر تار کی پچیلگی... آڑ سکرین پھر روشن ہوئی... اور وہ لوگ باہر نکلنے نظر آئے، وہ مسلمان بھی ان کے ساتھی تھا... کچھ دوسرے مسلمانوں کو نزدیک دیکھ کر اس نے کہا:

"یہ لوگ ایمان لے آئے ہیں... بخوبی نظر کے ہیں... انہیں

"کیا مطلب؟ یا آپ نے کیا کہا۔"

گے۔"

"میں نے کہا ہے، کیا نبی مجھے نبوت میں حصہ دار بنا گئے۔"

"ہم نے الیکی عجیب بات آج تک نہیں سنی... خیر ہم یہ بات نبی ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں۔"

"مگر یہ... مجھے ان کے جواب کا انتظار رہے گا۔"

مسلمان مدینہ کی طرف لوٹے... پھر اس طرف سے چند سو میل آئے اور حیموں کے پاس اترے...

"تم میں سے وہ کون ہے، جس نے نبوت میں حصہ داری کی بات کی تھی۔"

"یہ میں ہوں... مسیلم۔"

"تو سنو مسیلم... یہ ایک بے ہودہ بات ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہیں تو کھجور کی ایک شاخ بھی نہیں مل سکتی۔"

"ان کی مرضی۔" مسیلم نے کہا۔

پھر مسلمان وہاں سے لوٹ گئے اور یہ لوگ اپنے نجی اکھاڑنے لگے... جلد ہی وہ ادنوں پر سفر کرتے نظر آئے... یہ لوگ سفر کر کے اپنے ملکتے میں پہنچے اور پھر مسیلم ایک اونچے مقام پر پکارتے رہا، لوگ اس کے گرد جمع ہونے لگے... آخر جب بہت سے لوگ جمع ہو گئے تو اس نے کہا:

"سنوا! میں مسیلم ہوں... نبی نے مجھے اپنی نبوت میں حصہ دار بنا ہے... میں اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہوں... میری شریعت میں لازم معاف ہے، شراب جائز ہے... جو اجازت ہے، سنوا! مجھ پر یہ آیات اتری ہیں..."

"ہم ہے ان عورتوں کی جواناچ پیٹنے والی ہیں، اور آٹا گوندھنے والی ہیں اور پھر روٹی پکانے والی ہیں... اور ثریہ بنانے والی ہیں اور پھر لفڑی بٹانے والی ہیں..."

ان الفاظ کو سن کر لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیسی آیات ہیں... پھر اس نے کہا... دیکھو! میں تمہیں ایک بجزہ دکھاتا ہوں... پھر اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک ٹنگ من والی بوٹی بٹکالی... اس میں مرغی کا ایک انڈا اتحاد... ان لوگوں کو اس کا ٹنگ منہ دکھایا... انڈے کا سائز دکھایا، پھر بوڑا:

بھلاکوئی اتنے ٹنگ منہ کی بوٹی میں انڈا داخل کر سکتا ہے... سنو... یہ انڈا میں تے اس بوٹی میں ہی پیدا کیا ہے... تاکہ تم چان لو۔

میں بھی اللہ کا نبی ہوں..."

لوگ حیرت زدہ رہ گئے... اس کے ہاتھ پر اس کی نبوت کا اقرار کرنے لگے... دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود بوجوں نے اسے نبی مان لیا اور ساتھ ہی سکرین پر انہیں چراچھا گیا... اس بار سکرین روشن

ہوئی تو سودا گھر میں نظر آیا... پھر میلہ اندر داخل ہوا۔

"ہاں میلہ کیا رہا... کہاں تک کامیابی ہوئی؟"

"زیر درست کامیابی حاصل ہوئی ہے... لوگ وہڑا اور ہم ابھی
نہیں رہے ہیں... اور وہ مجھے نبی کیوں شمانیں... آپ کی ہدایات
پر میں نے اعلانات کیے ہیں کہ نماز معاف ہے... روزہ معاف ہے...
زکوٰۃ معاف ہے... شراب جائز ہے... جو جائز ہے... زنا جائز ہے،
پھر میں نے بوتل میں اٹھے والا تجزہ انہیں دکھایا ہے... اس مجرز کو
دیکھ کر لوگ مجھ پر ثبوت پڑے اور جلدی جلدی میرے ہاتھ پر بیت
ہونے لگے... مجھے نبی مانتے والوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے...
اب میں کیا کروں۔"

"اپنا کام چاری رکھو... اب ہم دیکھیں گے... مسلمان کیا
کرتے ہیں..."

"بہت اچھا... تب میں چلتا ہوں... اب میں محمد (ﷺ) کو
ایک خط لکھوں گا۔"

"خط... کیا مطلب... تم انہیں کیا لکھوں گے۔" سودا نے
چونک کہا۔

"اس کے الفاظ سن لیں:

"یہ خط ہے اللہ کے رسول میلہ کی طرف سے محمد رسول اللہ
کے نام، اما بعد، بات یہ ہے کہ مجھے آپؐ کی ثبوت میں شریک ہنا یا کیا
کہا ہے۔"

بے اور ہم دو توں آدمیے آدمیے کے حصے دار ہیں، مگر قریش کے لوگ
(یعنی آپؐ اور آپؐ کے قبیلے کے لوگ انصاف پسند نہیں ہیں...)۔

یہ الفاظ ہوں گے خط کے... آپؐ کا اس خط کے بارے میں
کیا خیال ہے؟"

"بہت خوب ایم ٹھیک رہے گا... لکھ دو... دیکھتے ہیں... وہ
کیا جواب دیتے ہیں... جو جواب دہ دیں... تم لا کر دکھانا۔"

"ٹھیک ہے... آپؐ فکر نہ کریں... ہمیں شاندار کامیابی
حاصل ہوگی۔"

"مشکل ہے۔" ایسے میں عبد اللہ بول اٹھا۔

"تم چپ رہو۔" سودا نے اسے ڈاٹ دیا۔
سکرین تاریک ہو گئی... روشن ہوئی تو میلہ گھر میں داخل

ہوتا نظر آیا... اس کے ہاتھ میں ایک خط تھا۔
"یہ کیا میلہ ہے۔" سودا نے پوچھا۔

"محمد (ﷺ) کا خط۔" اس نے چنک کر کہا۔
"خوب اتو ان کا جواب آگیا، پڑھ کر سنا، انہوں نے کیا
لکھا ہے۔"

"سینے! لکھا ہے:
"یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے، مسلم

کا اب کے نام... سلامتی اس پر جس نے ہدایات اور سیدھے راستے

”سردار... وہ بیمار ہو گئے، بہت زیادہ بیمار، انہوں نے اپنے دنیا سے رخصت ہونے کی خبر دی ہے... مسلمانوں کو وصیتیں کر رہے ہیں۔“

”تمہارا مطلب ہے مجھ... (۷۸)۔“
”ہاں سردار۔“

”بہت خوب! پل کی خبریں مجھ تک پہنچائی جائیں... لوگوں کی ایک لائن یہاں سے مدینے تک قائم کرو... اور ہمدردی نے کے لوگوں کو ایک خبر معلوم ہو، اور ہر چیز معلوم ہو جائے... کیا ایسا ہو جائے گا۔“

”ہاں سردار، کیوں نہیں... ہمارے پاس آدمیوں کی کمی نہیں، اور مسلمانوں کو اپنی پڑی ہو گی... ہماری طرف کون دھیان دے گا۔“

”خوب! بہت خوب۔“

”ہم ابھی اپنے آدمیوں کی لائن یہاں سے وہاں تک پہنچادیتے ہیں۔“

”بہت خوب! مسلسلہ تم جاؤ... اپنا کام تیز کر دو، لوگوں سے یہ بھی کہہ سکتے ہو، جن کی نبوت میں مجھے شریک کیا گیا ہے... وہ تو اب دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں، اب باقی کام تو مجھے کرتا ہے... لہذا مجھے نبی مان لو... اسی میں تم لوگوں کی بھلاکی ہے... وغیرہ... اس حرم کی بے شمار باتیں تم تو اپنی طرف سے گھر سکتے ہو۔“

کی بیوی کی، اما بعد ایروٹے زمین اللہ کی ملکیت ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہے، اس کا وارث بنادتا ہے، درحقیقت بہتر ایمان تو اللہ سے ذر نے والوں کا ہی ہوتا ہے۔“

”تو یہے ان کا خط... لایا کون؟“

”دو قاصد! میں نے ان سے پوچھا، کیا تم بھی یہی کہتے ہو، جو وہ کہہ رہا ہے، یعنی میں کذاب ہوں۔“

”ہاں! بالکل۔“ انہوں نے کہا۔
اس پر میں نے ان سے کہا:

”اگر قاصدوں کا قتل کرنا دستور کے خلاف ہوتا تو خدا کی قسم میں تمہاری گرد نہیں مار دیتا۔“

”پھر! تم نے کیا کہا۔“

”میں نے انہیں جانے دیا۔“

”اچھا کیا، اب تم اپنا کام آہستہ رفتار سے جاری رکھو، وقت ہا انتظار کرو، تمہیں نبی مانے والوں کی تعداد میں جوں جوں اضافہ ہوتا جائے گا، تم اپنا کام تجزی کرتے جاتا...“

”بہت اچھا، آپ فکر نہ کریں۔“

ای وقت دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ پھر ایک شخص اندر واصل ہوا، اس کے چہرے پر بلا کا جوش تھا... اندر آتے ہی اس نے چینچنے کے اندازم میں کہا:

"بالکل سردار! آپ غفرنے کریں۔" مسیلمہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

پھر وہ الحنا نظر آیا... تھوڑی دیر کے لیے سکرین تاریک ہو گئی پھر روشن ہوئی تو ایک آدمی کہتا نظر آیا:

"سردار! آپ کے حکم کے عین مطابق ہم نے اپنے لوگوں کی ایک لائی قائم کر دی ہے... جو نبی مصطفیٰ سے کوئی خبر ملتے گی، آپ تک پہنچنے میں اس خبر کو دیر نہیں لگائی... ساتھ ساتھ آپ تک خبریں پہنچیں گی... اب سب تیار ہو جائیں... اس وقت کی بھلی خیریہ ہے کہ آج نبی کی نماز ان کے ساتھی ابو بکرؓ نے پڑھائی ہے... وہ مسجد میں نہیں آسکے۔"

"بہت خوب! اب وقت آگیا... وقت آگیا۔" عبد اللہ پاکار شاہ۔

"ایک اور خبر ہے سردار... مسیلمہ کی طرح حد لوگوں نے بہوت کا اعلان کر دیا ہے... ان کے نام یہ ہیں، طیسمہ، خویلد، سجاد، بنت حارث۔"

"یہ اور اچھا ہے... اس سے مسلمان اور زیادہ منتشر ہوں گے۔"

"ان کی طبیعت اور بھروسگی... نمازیں ابو بکرؓ پڑھا رہے ہیں۔"

287
"ستو! جو نبی ان کی وفات کی خبر سنو... تم میں سے چھ آدمی اعمار بیوں میں کھل مل چاتا... عبد اللہ بن ابی کے آدمی اس کام کے بیچ زیادہ بہتر رہیں گے... وہ ایک دوسرے سے یہ بس کہتے رہیں... اب غیضہ انصار میں سے ہونا چاہیے... پھر جب وہ آپس میں یہ بات اٹے لگ جائیں... تب وہ لوگ وہاں سے نکل آئیں... پھر وہاں ان کی ضرورت نہیں رہے گی..."

"بہت بہتر سردار... ہم عبد اللہ بن ابی کو یہ پیغام پہنچا دیتے ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا، اسی وقت ایک اور اندر آیا... وہ بھی اپر رہا تھا:

"تم کیا خبر لائے ہو۔"

"حالات اور بھروسگی.. انہوں نے اسامہ بن زیدؓ کو پہ سالار مقرر کر کے رومیوں کے مقابلے کے لیے روانہ کیا تھا... وہ لشکر بھی ان کی حالت کی خبر سن کر رک گیا ہے... اب شاید وہ کوچ نہ کر سکے... انہوں نے مسلمانوں کو وصیت کی ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ احراب سے نکال دیا جائے... اسامہ کے لشکر کو ضرور روانہ کیا جائے، اور یہ کہ میں ابو بکرؓ سے زیادہ کسی کو افضل نہیں جاتا..."

ان الفاظ کے بعد ان پر فٹی طاری ہو گئی..."

"ٹھیک ہے... اسی طرح خبریں پہنچاتے رہو... آج کیا

تاریخ ہے بھلا۔"

"گیارہ ربیع الاول۔"

سکرین پر پھر تاریکی چھا گئی... جلد ہی پھر روشن ہو گئی... ایک شخص بے تحاشہ دوزتا ہوا آیا اور باہر سے پکارا تھا:

"ان کا انتقال ہو گیا ہے سردار... ان کے مجاہپ کا براعال

ہے... بے تحاشہ رور ہے ہیں... اور تمام انصار بتوصیف میں قیمیں،

ووغلافت کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں... ان میں سے ایک

انصاری سعد بن عبادہ ہیں... سب انصاری انہیں ظلیف بنا چاہئے

ہیں... ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ہیں... ہم نے ایک شور

اور چھوڑ دیا ہے... یہ کہ ایک امیر انصار میں سے لیا جائے، دوسرا امیر

قریش سے ہو جائے... اس طرح مہاجر اور انصار آپس میں لایں

گے..."

"شاندار... بہت خوب... حرا آگیا... یہ کیا کام کیا ہے تم

نے۔" عبد اللہ چلا اٹھا۔

سودا نے حیران ہو کر اپنے میٹے کی طرف دیکھا... وہ حد سے

زیادہ پر جوش نظر آ رہا تھا...

"جھیں کیا ہوا۔"

"آپ اتنی مدت سے اس کام میں لگے ہوئے تھے... اصل

کام اب شروع ہوا ہے... ہم صرف اور صرف اس صورت میں کامیاب

لئے ہیں، جب مسلمانوں کو آپس میں لڑاؤں اور اگر اس وقت مہاجر
و فدر لڑپڑے تو بس ہمارا کام آسان ہو جائے گا... پھر مسلمان
لندبھاں سے نہیں نکال سکیں گے... ہم انہیں نکالیں گے۔"

"میرا خیال ہے... عبد اللہ غیب کہ رہا ہے... اس طرف
وادی... انصار کو اور زیادہ بھرپور کا دو، وہ قریش کے سخت خلاف ہو جائیں
وادی کل پڑیں میانوں سے۔"

"آپ فکر نہ کریں سردار... ایسا ہی ہو گا۔"

ایسے میں ان کے مت سے ایک ساتھ نکلا:

"اوے! کیا۔"

سکرین پر منظر دیکھ کر وہ حیرت زده رہ گئے تھے۔



براءہ راست

”دیکھو... سیر اور سکون سے کام لو... مہاجر بھی آخر ہمارے
ہمالی ہیں... آپ نے ہم سب کو آپس میں بھائی بھائی بنایا تھا...“
کیا نے بلند آواز میں کہا۔

”سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ایک خلیفہ ہم میں سے ہو اور
یک مہاجرین میں سے۔“ کسی نے تجویز پیش کی۔

انہیں اس بات کی امید قطعاً نہیں تھی کہ یہ لوگ قلم بانے
یہ کرن کر ایک اور آواز گوئی۔

سلسلے میں اس حد تک آگے بڑھ جائیں گے... صحابہ کرام کے نئے
”یہ تو خیر کسی طرح مناسب نہیں ہو گا۔“

سکرین پر دکھادیں گے... اب ان کے سامنے براءہ راست مظاہر
تھا... اگر مہاجرین نے ہمارے حق کو تسلیم من کیا تو پھر ہم انہیں

خدا... ایک بڑے میدان میں لوگ نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک دینے سے نکال دیں گے۔“

اوٹھی جگہ پر کھڑا التقریر کر رہا تھا... اور پر جوش انداز میں کہہ رہا تھا:
”ہم نے مہاجروں کے لیے کیا نہیں کیا... اب وقت آئی، آواز سنائی دو۔“

ہے کہ وہ ہمارے لیے خلافت کی جگہ چھوڑ دیں... خلیفہ ہم میں سے تو

”مہاجرین اور انصار آپس میں بھائی ہیں، خلافت کے سکے
ہونا چاہیے... کیا آپ لوگ اس فیصلے کو منحور کرتے ہیں۔“

پرانیں لڑنا نہیں چاہیے... میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ پہلے مہاجر خلیفہ

”ہاں! ہمیں منحور ہے...“ سب نے ہاتھ اٹھا کر بلند آوازیں ہوں گے اور انصار وزرا ہوں گے۔“

اس پر ایک نے کہا:

”وہ اس طرف کون آ رہا ہے۔“ کسی نے جیچ کر کہا۔

”ایسا کیوں نہ کر لیا جائے، ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک

یہاں کیا باقیں کر دے ہیں، یہ اچھا ہوا... منہ درمنہ باقیں ہو جائیں۔“

اس پر ایک آواز اور ایک بھروسی:

”تمہیں یاد ہو گا... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین

خلافت کا فیصلہ ہو جائے گا۔“

کو وحیت کی ہے کہ انصار سے اچھا سلوک کرنا، انصار کو یہ وحیت نہیں کی کہ مہاجرین کے ساتھ رعایت کا برداشت کرنا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خلافت مہاجرین میں رہے گی۔“

”یہ کوئی دلیل نہیں۔“ ایک نے حیر آواز میں کہا۔

بھر تیز تیز آواز میں بلند ہونے لگیں... یوں محسوس ہونے کا چیزے دونوں گروہ لڑپڑیں گے... ایسے میں ایک شخص نے اوپنی جگہ پہنچ کر بلند آواز کہا:

”بے شک، آپ ﷺ قبلہ قریش سے تھے، لہذا ان کی قوم یعنی قریش کے لوگ ہی خلافت کے زیادہ حق دار ہیں... ہم لوگوں نے بے شک دین اسلام کی نصرت کی اور پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہیں، لیکن ہمارا اسلام لانا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے سے اس لیے تھا کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے... ہم ایسا نہیں چاہئے نہ ہم خلافت کے معاملے میں مہاجرین سے بھڑا کرنا پسند کرتے ہیں۔“

ایک انصاری نے انہوں کو طعنہ دینے کے انداز میں کہا:

”تو نے بڑی بزدی کی بات کی... بنے بنائے کام کو بیا دیا۔“

یہ کوئی پہلے نہ کہا:

”نہیں! میں نے بزدی کی بات نہیں کی... بلکہ میں نے اس ظرف تبدیل ہو گیا۔

ان کو پسند کیا کہ خلافت کے معاملے میں ان لوگوں سے کیوں بھڑا کیا ہے جو خلافت کے حق دار ہیں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھا کہ امام قریش میں سے ہوں گے۔“

ان القاطل کوں کر کئی انصاری بول پڑے:

”ہاں! ہم نے یہ سنائے۔“

اب تو وہاں سنانا چاہیا، ایسے میں ایک لمبے قد کے صاحب فڑے ہوئے اور بولے:

”تو پھر اے انصار اور مہاجرین! یہ ابو عبیدہ ہیں اور یہ عمر ہیں،

ذہن میں سے جسے چاہو... خلیفہ چن لو۔“

اس پر ایک دوسرے لمبے قد کے صاحب فڑے ہوئے اور بولے:

”نہیں... ابو بکر صدیقؓ مہاجرین میں سے افضل ہیں، یہ غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، نماز کی امامت کرنے میں آپ نے انہیں اپنا قائم مقام بنایا، لہذا ان کے ہوتے ہوئے کوئی اور خلیفہ نہیں نہ ملکا۔“

”تم نے بالکل صحیک کہا اے عمرؓ۔“ ایک اور کی آواز بھری۔ بس پھر کیا تھا.. لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے نظر آئے۔

ب لوگ خوب زور زور سے بیعت کر رہے تھے... اسی وقت سکرین پر

”نہیں! میں نے بزدی کی بات نہیں کی... بلکہ میں نے اس ظرف تبدیل ہو گیا۔

سودا کے سامنے کئی لوگ پہنچے اور ایک ساتھ ہو یہ لے:
 "ابو بکر" کو خلیفہ جن لیا گیا۔ لا اُنی تھے ہو سکی، میں وقت پڑا
 اور ابو بکرؓ و عمرؓ نے مہاجرین کے ساتھ ہبھی پہنچ گئے... انہوں نے
 تقریبیں کر کے انصار کو قاتل کر لیا، لہذا سب نے ابو بکرؓ کو خلیفہ جن
 لیا۔"

"افسوس! یہ برا ہوا... ہمارا سارا منصوبہ چھپٹ ہو گیا۔"
 سودا نے افسر دہ انداز میں کہا، پھر چونک کر بولا:
 "کیا کچھ لوگ ایسے ہیں... جنمیں نے بیعت نہ کی ہو۔"
 "ہبھی کچھ لوگ کفن دفن کے انتظامات میں مصروف ہونے کی
 ہتھ پر ہبھی نہیں پہنچ سکے... انہوں نے بیعت نہیں کی... ان میں علیؑ بھی
 شامل ہیں۔"

"بس تھیک ہے... افواہیں پھیلا دو... علیؑ ان سے ناراض
 ہیں... اس لیے انہوں نے ان سے بیعت نہیں کی... اس خبر کو خوب ہوا
 دو... اور میلہ سے کھو... اپنا کام تجز کر دے... جن اور لوگوں نے
 بیوت کا دعویٰ کیا ہے... ان میں بھی ہوا بھروسہ..."

"بہت بہتر خرد ردار..."
 "اور ابو بکر خلیفہ بنے کے بعد کیا کیا کچھ کرتے ہیں...
 مسلمانوں کو کیا کیا حکم دیتے ہیں... مجھے ساتھ ساتھ بتاتے رہو...
 مسلم ناکامیوں نے مجھے تھکا دیا ہے..."

"بہت بہتر... ہم ایسا ہی کریں گے۔"
 "اب آپ یہ کام مجھے سوچ دیں...""عبداللہ نے جس کر
 "تم چپ رہو۔" اس نے غار کر کپا۔
 عبد اللہ کہم گیا... لیکن خوف زدہ چہرے کے پہنچے وہ ایک
 لابہت صاف و کیچڑ ہے تھے... جیسے وہ کہہ رہا تو...
 "آخر کرب تک... ایک دن تو آپ کو بیرے لیے یہ جگہ خالی
 رہا ہو گی۔"

پھر سکریں تاریک ہو گئی... اس بار روشن ہوئی تو سودا کے
 نئے تین آدمی کھڑے نظر آئے... ان میں سے ایک اس سے کہہ رہا

"مردار! ہمارا یہ تم بھی خالی گیا... علیؑ نے بھی ابو بکرؓ کی
 وقت کر لی... بیعت کرتے وقت انہوں نے کہا ہے... میں آپ کی
 خلیت اور خلافت کے حق کا انکار نہیں کرتا، مجھے تو رنج یہ تھا کہ ہم لوگ
 ہرل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمی رشتے دار ہیں، آپ نے سقید بنو
 حد میں ہم سے مشورہ کیے بغیر ہی لوگوں سے بیعت لے لی... اگر آپ
 میں بلواتے تو ہم سب سے پہلے بیعت کرتے... اس پر ابو بکرؓ نے ان
 سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے داروں سے سلوک کرنا
 مجھے اپنے رشتے داروں سے زیادہ عزیز اور محیوب ہے... میں سقید میں

بیعت لینے کے لیے تو گیا ہی نہیں تھا... مہاجرین اور انصار کے لارپڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا، اس لیے فوری طور پر وہاں جانا پڑا... دلوں فریق لامر نے پرچل گئے تھے، میں نے خود اپنی بیعت کی درخواست نہیں کی بلکہ لوگوں نے خود میرے ہاتھ پر بیعت کی اگر میں اس وقت بیعت نہ لیتا تو خطرہ تھا... مسلمانوں میں خوزریزی نہ ہو جائے... اور آپ کفن دن کے انتظامات میں معروف تھے... میں اس قدر جلت میں آپ کو کیسے بلوا سکتا تھا۔“

ابو بکرؓ یہ پاتیں سن کر علیؑ نے اپنی تمام شکایات واپس سالی ہیں اور مسجد نبوی میں مجمع عام میں ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔“

”اوہ... نہیں... یہ... یہ... بہت برا ہوا۔“

”اور سن لیں... ابو بکرؓ نے ان تمام لوگوں کے خلاف جرارہ حکم دیا ہے... جن لوگوں نے اسلام کے تمام احکامات مانتے سے البار کیا ہے... مثلاً اگر کسی قبلی نے یہ کہا ہے کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے تو انہوں نے حکم دیا ہے کہ ان کے خلاف بھی جہاد کیا جائے... ان کے رسولؐ نے وفات سے پہلے رومیوں کے خلاف اسامہؓ کو لشکر کا پس سالار بنانے کر روانہ کیا تھا... لیکن ان کی طبیعت خراب ہونے پر یہ لشکر مدینے سے باہر ہی رک گیا تھا اور وفات ہونے پر واپس لوٹ گیا تھا۔ اب ابو بکرؓ نے سب سے پہلے اس لشکر کو روانہ کیا ہے۔“

”اس لشکر کی کیا خبر ہے۔“

297

”لشکر رومیوں کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔“

”خیر... وہ سمجھتے ہیں... اس جگہ کا کیا تجھے لکھتا ہے... تم میں کو یقین دو... وہ اور اس کے تمام ساتھی اپنا کام تجز کر دیں۔“

”بھی اچھا... ہم جا رہے ہیں۔“

سکرین ایک بار پھر تاریک ہو گئی... وہ سکتے کے عالم میں پہنچتے تھے... اچانک انہوں نے محسوس کیا... کوئی نہایت آہت سے کرہ میں داخل ہوا ہے... اور ان کے درمیان آ کر پہنچ گیا ہے... اپنے جشید نے فوراً لاست آن کر دی... فوراً ان کے منہ سے

”ارے! یہ کیا...“

پر ویسردا اور فرزاد وہاں موجود تھے اور مسکرا رہے تھے...“

”آپ کہاں چلے گئے تھے۔“

”بس ذرا سیر کرنے گئے تھے۔“

”اوہ! تو یہ آگئے... انہیں پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔“

ہوں نے روڈی کی آواز سنی...“

”آپ نے یہ کیا کیا... یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔“

اپنے جشید نے پریشان ہو کر کہا۔

”وہ... دراصل... مجھے بھوک لگ گئی تھی... اور وہاں چانے کے لیے کچھ تھا نہیں۔“ پر ویسردا وہ بکالائے۔

"اس بات پر کہ تم اس وقت آپ کی مدد کرنے کی پوزیشن
لپیٹیں ہیں۔"

"تو کیا ہوا... آپ کیوں غفران کرتے ہیں۔"

"یعنی ہم دعا صدر کر سکتے ہیں۔" "رفعت بول پڑی۔

"بہت خوب! دعا مومن کا ہتھیار ہے... اس ہتھیار کو کام

لیا: شروع کرو۔" پروفیسر داؤڈ مکراے۔

اور پھر وہ ان دونوں کو لے کر رہا ہے۔

"کیا ہم ان سے دو...؟" اشراق نے کہتا چاہا۔

"بس بس... ادھر ادھر کی باتیں نہ کرو... صرف اور صرف

اکی باتیں کرو۔" شوکی نے اسے فوراً انوکھا دیا۔

"شوکی بالکل صحیک کہہ رہا ہے... اشراق۔" اپنکے جمیلے خلک

پکاش بولے۔

"کیوں نہ ہم توجہ صرف ٹیوہی کی سکرین کی طرف رکھیں۔"

ہونے فوراً کہا۔

"بہب... بالکل صحیک۔" اشراق اور اخلاق ایک ساتھ

لے۔

اب ان دونوں کی سمجھیں یہ بات آگئی... وہ کہتا چاہتے تھے

اک سب لوگ چاہتے تو پسول پرداروں سے بنت سکتے تھے اور

پروفیسر داؤڈ اور فرزان کو تو ان کے ساتھ جانے بے روک سکتے تھے..."

"مجی پاں! یہی بات ہے... میں بھی کیا کرتی۔" فرزان
سمیانے انداز میں مسکرائی۔

"خبر کوئی بات نہیں۔"

اسی وقت ہال کے ایک تاریک کونے سے گیس پستوں
والے فسودا رہوئے، اب تک وہ ان کی موجودگی سے بے خبر ہے تھے،
پہلی بار معلوم ہوا کہ اس ہال میں ان کے علاوہ بھی ٹھیک جانے کتنے لوگ
موجود ہیں..."

"آپ دونوں ہمارے ساتھ چلیں۔"

"اب آپ کیا کریں گے۔" آفتاب نے گھبرا کر کہا۔

"وہی کریں گے جو اللہ کو منظور ہوگا۔" فرزان نے مسکی
صورت بنائی۔

"تب تم صحیک کرو گی... پروفیسر انکل! آپ کیا کریں گے۔"
آفتاب نے فوراً کہا۔

"فرزان نے بتایا تو ہے... جو یہ کرے گی، وہی میں کروں
گا۔" پروفیسر داؤڈ نے مت بنایا۔

"مشکر یہ! آپ بھی اچھا کریں گے۔"

"اور ہمیں افسوس ہے۔" اپنکے کامران نے اوس انداز میں
مسکرا کر کہا۔

"آپ کو کس بات پر افسوس ہے۔"

تھے... اب وہاں پر ویسرا داؤ اور فرزانہ کے علاوہ اور لوگ بھی نظر آ رہے تھے۔

"مرانی قلموں کو ذرا در کے لیے بھول کر آپ لوگ اب نی قلم بھیں... یہ قلم آپ کے رو تکنے کھڑے گی..."

"میں آپ کو ایک بار پھر خبردار کیے دیتا ہوں۔" انپکٹر جشید نے سرد آواز میں کہا۔

"اور میں پہلے ہی خبردار ہوں، خبردار کو خبردار آپ کیسے کر سکتے ہیں انپکٹر جشید... بچوں جسکی باتیں سن کریں۔" وہ بتا۔

اب انہوں نے دیکھا... روڈی ان دونوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گیا تھا... اس نے اپنی جیب سے ٹیجی و غریب تم کے

ہتھے نکال کر چکن لیے... پھر سرسری آواز اس کے ہتھ سے نکالی:

"میں آپ دونوں سے پہلا سوال کرتا ہوں، لائٹ کو کیا ہوا تو؟"

"میری بانی فرم اکر اپنی لائٹ سے پوچھیں۔" فرزانہ نے مند

"آپ دونوں کہاں پہنچے ہوئے ہیں؟"

"اپنے آلات سے پوچھ لیں۔" فرزانہ نے پھر کہا۔

"خوب خوب فرزانہ۔" پر ویسرا خوش ہو کر بولے۔

"آپ نے دو مرتب خوب خوب کیوں کہا۔" فرزانہ کے لئے دیکھا۔ اس نے وی سکرین پر جس پہلے صرف روڈی کو دیکھتے رہے

لیکن انہوں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا... کیوں نہیں کیا تھا... اس کی وضاحت پھر کسی وقت ہو سکتی تھی... ایسے میں روڈی کی چیزیں آواز سنائی دیں:

"انپکٹر جشید اور انپکٹر کامران مرزا... کیوں نہ ان قلموں کو روک کر آپ کو ایک اور قلم دکھائی جائے۔" "کیا مطلب؟"

"بس اپر ویسرا داؤ اور فرزانہ کے چکنے کی دیر ہے... پھر قلم شروع ہو جائے گی۔"

"دیکھیں مسٹر روڈی... آپ نے اگر ان دونوں کے ساتھ کوئی زیادتی کی تو ہم سے برداشتی نہیں ہو گا۔"

"آپ لوگوں سے برداشتی بھی ہم لوگوں کے لیے کوئی نہیں ہوا، میں تو آپ کو ان قلموں میں دکھار ہے ہیں۔" روڈی بتا۔

انپکٹر جشید بار بار گھری کی طرف دیکھ رہے تھے... جو جنی وہ لوگ پر ویسرا داؤ اور فرزانہ کو لے کر نکلتے تھے، انہوں نے گھری پر وقت نوٹ کیا تھا... اور اب بار بار وقت دیکھ رہے تھے... آخر روڈی کی آواز سنائی دیں:

"جیجے... وہ لوگ آ گئے۔"

انہوں نے دونوں کو روڈی کے کمرے کے میں داخل ہوئے دیکھا۔ اس نے وی سکرین پر جس پہلے صرف روڈی کو دیکھتے رہے

کہ جب تک آپ کسی مسلمان کا خون نہیں بھایتے اس وقت تک
ہستے نہیں اتا رتے۔“

”ہاں! یہی بات ہے... میں آدم خود نہیں ہوں... آدم کسی
ہوں... خون بھاؤں گا... جب وہ ستانے اتا روں گا۔“

”جب تو آپ کے لیے بہت مشکل ہو جائے گی۔“ فرزاد
نے پریشان ہو کر کہا۔

”کیا مطلب؟“

”آپ آپ یہ دستانے نہیں اتا سکیں گے۔“

”آپ کا مطلب ہے... میں آپ دونوں کا خون نہیں بھا
سکوں گا۔“

”امید تو یہی ہے...“ پروفیسر یو لے۔

”اچھی بات ہے... انہیں میزوں پر لٹا دو... یہ نہیں بتا سکیں
گے... اور میری تکوار بھجھے دے دو۔“ یہ کہتے ہوئے اس نے دیوار کی
طرف دیکھا... ایک میان میں تکوار لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے ماتھوں میں
سے ایک نے تکوار کو دستے سے پکڑ کر میان سے نکالا... تکوار نکلنے کی
آواز نے کمرے میں مشنی پھیلا دی... دوسرے لمحے تکوار روڑی کے
ہاتھ میں نظر آئی... چار چار آدمیوں نے مل کر انہیں پکڑ لیا اور دیوار کے
ساتھ پچھی دو میزوں کی طرف کھینچنے لگے۔

”ارے باپ رے... کیا تم واقعی ہمیں زندہ ذبح کر دو
وقت تک یہ دستانے اتا رتے نہیں۔“ ایک نے فوراً کہا۔

میں حیرت تھی۔

”تم نے انہیں دوبار جواب دیا تا۔“ وہ سکرائے۔

”اوکے... تو آپ نہیں بتا میں گے۔“

”آخر آپ کے انتظامات کو کیا ہوا... یہ کسی مرض کی دوایں
آپ کو کیوں پہنچیں چلا کر لاعت میں کیا خرابی ہو گئی تھی اور ہم کہاں
چھپے ہوئے تھے۔“

”یہاں کے نظام میں کوئی گزیب ہوتی ہے... ماہرین
تحیک کر رہے ہیں... لہذا آپ پتا دیں۔“

”سوری! ہم ان باتوں کا جواب نہیں دے سکتے... اتنی منت
ہے تو چھپنے کی جگہ تلاش کی ہے۔“

”تم دیکھ رہے ہو، میری ماتھوں میں کیا ہے۔“ روزی لے
سرد آواز میں کہا۔

”یہ... غالباً دستانے ہیں۔“

”ہاں! یہ دستانے ہیں... لیکن ان کا کمال کیا ہے... یہ آپ
نہیں جانتے... سو میں بتاتا ہوں، جب میں ان دستانوں کو پکن لیا
ہوں تو... تم انہیں بتاؤ... کیا کرتا ہوں۔“

”پھر جب تک آپ کسی مسلمان کا خون نہیں پی لیتے... ا jal
وقت تک یہ دستانے اتا رتے نہیں۔“ ایک نے فوراً کہا۔

”گل... کیا مطلب... کیا ان صاحب کا مطلب یہ
ہے۔“

گے۔ ”پروفیسر گبرا گے۔

”اور نہیں تو کیا۔“

”دلل... لیکن... مم... مجھے بھوک گئی ہے۔“

فرزان کوٹھی آگئی...
.....

”بائندھ دو انہیں۔“ روڈی غرایا... پھر عجیب سی ٹھیک بھس کر

بولا:

”آج میرے لیے بہت خوشی کا دن ہے... جب میں کسی مسلمان کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتا ہوں تو وہ دن میرے لیے خوشی کا دن ہوتا ہے... آج تو میں ایک کی بجائے دو کو ذبح کروں گا۔“

”جب پھر صرف دو کو کیوں... اور بھی موجود ہیں یہاں تو۔“

فرزان نے ہر اسامنہ بنایا۔

میں اس لمحے دروازے پر زور دار دستک ہوئی... روڈی اور اس کے ساتھی بہت زور سے اچھلے۔



دستانے

ساتھی روڈی نے اس کمرے کی طرف دیکھا... جہاں لوگ موجود تھے، وہ ہال انہیں خالی نظر آیا... سکرین پر روڈی، پیرساؤ اور فرزانہ وغیرہ نظر آ رہے تھے لیکن اس مظکر کو دیکھنے والا اس کوئی نہیں تھا۔

میں اس لمحے کمرے کا دروازہ ٹوٹ کیا اور سب لوگ اندر ٹھیک ہو گئے...

”یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ روڈی کے منہ سے مارے گت کے لگتا... لیکن خوف اب بھی اس کے چہرے پر نظر نہ آیا تھا... دیاں کے آجائے سے بھی وہ خوف زدہ ٹھیک ہوا تھا۔

”یہ بس اسی طرح ہو سکتا ہے، جس طرح کہ ہو سکتا ہے۔“
اتاب نے فوراً کہا۔

”ہے کوئی سمجھ... یہ بھی کوئی جھلوک میں جملہ ہے۔“ قارون
ہر اسامنہ بنانا کر کہا۔

”تم نے نہیں... انہوں میں کا تارا جا۔“ محمود نہسا۔

"یہ تم انہی سے اور راجا کہاں سے اٹھا لائے۔ آصف کے ہالوں... دوسری بات یہ دستانے آڑ ہیں۔"

لہجے میں حیرت تھی۔

"آڑ ہیں... کیا مطلب؟" وہ پوچھ کے۔

"آپ لوگ آڑ کا مطلب نہیں سمجھتے۔" اس کے لہجے میں

"جہاں سے آفتاب یہ جملہ اٹھا لایا۔"

"حد ہو گئی... کام کی بات تو کرنے دو بھی۔" انپکڑ کا مردانہ بہت تھی۔

مرزا غرائی۔

"یہ کسی چیز کے لیے آڑ ہیں۔"

"میرے اور آپ کے درمیان یہ آڑ ہیں... جب تک میں

ایپنی بے کام کی باتیں کریں گے۔"

"جی... جی اچھا... پہلے آپ کام کی باتیں کر لیں... پھر تم

ایپنی بے کام کی باتیں کریں گے۔"

"اوہو... تو کیا یہ ضروری ہے... بے کام کی باتیں کرنا۔" میں... آپ میں سے کوئی مجھ پر چھالا گکہ لگا کر دیکھے..."

"اس سے یہ کہیں بہتر ہے۔" یہ کہہ کر فاروق نے اپنی جیب

انپکڑ جمشید نے جملہ کر کہا۔

"جی ہاں! محنت ذرا اچھی رہتی ہے۔"

"اچھا چپ رہو... ہاں تو مسٹر رودھی... اپنے آدمیوں سے

کہو... انہیں چھوڑ دیں... میزوں سے نہ باندھیں۔"

"اوہ اگر میں نہ کہوں۔"

"تب ہم آپ سے گلکرا جائیں گے... چاہے کچھ ہو جائے۔"

"تم نے ان دستانوں کو نہیں دیکھا۔"

"اوہو... پھر وہی دستانے... آخر ان میں کیا ہے۔" غول کا اینٹھنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کی۔

تھے جھلا کر کہا۔

"کیوں کیا خیال ہے دوستو۔"

"پہلی بات آپ سن چکے... جب میں دستانے پہن لیتا ہوں

"اپنے دونوں ساتھیوں کو ڈفع تو ہم پھر بھی نہیں کرنے دیں

تو ان کو اس وقت تک نہیں اتارتا جب تک کہ کسی مسلمان کا خون نہ لے آپ کو۔" انپکڑ جمشید نے سرد آواز میں کہا

"حد ہو گئی... انہیں کیوں بتا دیا۔" پروفیسر داؤڈ نے جلا کر

"کیا بتا دیا؟" فرزانہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ کہ یہ مرگی کے مریض نہیں ہیں۔"

"یہ کیا بات ہوتی۔" روڈی نے حیران ہو کر پوچھا

"ہماری طرف مرگی کا کوئی مریض سڑک پر گرپٹا ہے تو لوگ سے جو تائید ہے اس... وہ بندہ ہوش میں آ جاتا ہے۔" انکھڑ جسیہ نہیں کر کہا

"لیکن یہاں یہ ذکر کیسے لکھ آیا۔"

"پروفیسر داؤڈ نے کہا ہے نا... جو تائید ہے۔"

"لیکن پروفیسر صاحب... یہ کیوں...؟"

روڈی کے الفاظ درمیان میں رہ گئے... وہ چاروں فرش پر اعلیٰ نظر آئے تھے... اسے زبردست جھوکاں گا۔

"یہ... یہ کیا ہوا۔"

"جوتے کا کمال کہتے ہیں اس کو۔"

"نہ نہیں... وہ چیخنا۔"

"ابھی کہا ہے... آگے آگے دیکھنے ہوتا ہے کیا۔"

ایسے میں اس کے پاؤں کے پاس پڑا ہیں ایک دھماکے سے پٹا... روڈی کے مت سے جیخ نکل گئی... وہ اچھل کر گرا... اس کے

"کیا کریں گے آپ... کیسے روکیں گے مجھے۔"

"ہم روک لیں گے... آپ اپنا کام کریں۔" انکھڑ کامران مرزا کی آواز ابھری۔

"انہیں باندھو بھی... اب ان کی یہاں موجودگی میں ان دونوں کو ذبح کر دیں گا۔"

"اوکے سر۔"

اور پھر ان لوگوں نے دونوں کو میزوں پر لاناے کی کوشش شروع کر دی... فرزانہ تو کسی طرح ان کے قابوں میں نہیں آ رہی تھی... کبھی وہ ادھر ہو جاتی، کبھی اوہر ہو جاتی، وہ پورا زور لگا کر اسے میزوں طرف لاتے، لیکن وہ پھر بہاں سے سڑک جاتی، باوجود داس کے کاٹے چار آدمیوں نے پکڑا ہوا تھا، رہے پروفیسر... وہ بھی ہاتھ پر ہمارے تھے، لیکن ان کے والے چاروں انہیں میزوں پر لاناے کے قابل ہو گئے... اس پر پروفیسر داؤڈ نے کہا:

"تم یوں نہیں مانو گے... اب تمہیں میزوں پر لانا یا جائے گا... اور مسٹر روڈی تمہیں ذبح کریں گے۔"

"کیا اوت پٹا گکھا کر رہے ہیں آپ۔"

"یہ اوت پٹا گکھیں... یہ لو... میرا جوتا سو گلے لو۔"

"یہ مرگی کے مریض نہیں ہیں انکل۔" فرزانہ نے پاگ لگائی۔

ساتھی بھی گرتے چلے گئے۔ گویا چند سینڈ میں میدان صاف تھا۔

"یہ لمحے... مشرروڑی آپ تو گئے کام سے... اب آپ کے ہاتھوں میں سے دستانے کون اتارے گا۔" فاروق نے ہاک کاںی۔ وہ سکرائے بخیرت رہ سکے۔

ایسے میں کمرے میں ایک آواز ابھری۔

"میں نے کیا کہا تھا روڑی۔"

"کون تھے بھائی... اور آپ نے کیا کہا تھا... دیسے آواز تو ہو گئے۔" مشرروڑی کی لگتی ہے... لیکن وہ تو فرش پر آرام فرمائے ہیں۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا:

"مم... معاف کیجئے گا سر۔"

اب وہ بھیکی ملی بنا منتظر آ رہا تھا۔

دستانے اتار کر ان سے لڑو... یا تو ان سب کو ختم کر دو یا ان

لے ہاتھوں خود ختم ہو جاؤ۔"

"تن ٹیکیں۔" نعلیٰ روڑی نے بوکھلا کر کہا۔

"کیوں... ڈر گئے۔"

"تھی نہیں... ڈرانہیں... آپ کے لمحے نے ڈر دیا ہے..."

"میں روڑی ہوں... اصل روڑی... یہ تو میرا صرف ایک

ماتحت ہے... اصل روڑی تک پہنچانا تم لوگوں کے بس کی بات نہیں... لیکن چھوڑیں گے۔"

"ہاں ای تو ہے۔"

"یہ آواز میری تھی... یعنی روڑی کی۔" آواز گنجی۔

"لمحے... اب ایک اور روڑی پیدا ہو گیا... پہلے ہی ایک روڑی کیا کم تھے کہ اب دوسرا نکل آئے... خیر صاحب آپ بھی اپنا تعارف کر دیں۔"

"میں روڑی ہوں... اصل روڑی... یہ تو میرا صرف ایک

سکرین والے کمرے سے اس کمرے تک تم وقت کا حساب لکا کر پہنچ

کرے... تم نے حساب لگایا تھا کہ پر و فیسر داؤ دا اور فرزانہ دونوں کرنے کا اور کتنے سیکنڈ میں اس کمرے تک پہنچے ہیں، لیکن وہاں سے نکل کر وقت میں تم جس کمرے کے دروازے پر پہنچے... تم نے جان لیا، اسی کمرے میں ہیں... لیکن جھیں یہ معلوم نہیں تھا کہ اب تک تمہارا نہیں روڑی سے جھیں... میرے ایک ادنیٰ ماتحت سے رہا ہے... منوفی روڑی اب ہوش میں آ جاؤ... ورنہ جھیں وہ سزا دوں گا کہ یاد کرو گے۔"

نعلیٰ روڑی ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا... اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور شرمندگی کے آثار تھے... اس نے کپڑے جہازتے ہوئے کہا:

"مم... معاف کیجئے گا سر۔"

اب وہ بھیکی ملی بنا منتظر آ رہا تھا۔

"دستانے اتار کر ان سے لڑو... یا تو ان سب کو ختم کر دو یا ان

"جب میں ان سے لڑ کر کیا کروں گا۔"

"اس صورت میں یہ بس تھیں ماریں گے... اپکن جمیش..."

تعلیٰ روڈی کو مارڈا لو۔"

"تم نے سامنے تعلیٰ روڈی... تمہارے بارے میں یہ نہیں...

آپ کے اصل روڈی... کیا حکم دے رہے ہیں۔"

"ہاں! میں نے سن۔" اس نے مردہ ہی آواز میں کہا۔

"جب پھر تم اس میز پر لیٹ جاؤ... میں تمہارا گلاکاٹ دے دیا ہوں۔"

"تن نہیں... نہیں۔" وہ چینا۔

"بھتی اس میں چیننے کی کیا ضرورت ہے... مرننا تو اب تھیں لکھائی۔

ہے۔" روڈی ہنسا۔

"نہیں... نہیں۔"

"تمہارے درمیان بھی طے ہوا تھا... تمہارا دعویٰ تھا، یعنی

مکن نہیں پہنچ سکیں گے... لیکن میں نے کہا تھا... یہ نہ صرف یہ کہ تم مکن

پہنچ جائیں گے بلکہ تم پر قابو بھی پالیں گے... دیکھ لو... ایسا ہو گیا...

اپکن جمیش اس کا گاگھونٹ دو۔"

"مسٹر روڈی! آپ میز پر لیٹ جائیں... ورنہ پھر میں اس

حالت میں بھی گاگھونٹ سکتا ہوں۔"

"تن نہیں۔" وہ چینا۔

313
"اب آپ کے نہیں نہیں یا ہاں ہاں کرنے سے کچھ نہیں
ہوا۔" آفتاب ہنسا۔

"حد ہو گئی... امرے بھائی اس نے ہاں ہاں کب کہا ہے...
یہ بے چارا تو نہیں نہیں کرتا نہیں تھک رہا۔" فاروق نے منہ بنا لیا۔

"تو بہے تم سے... اب یہ بے چارا ہو گیا... اب تک تو یہ
ہیں بھتی کا ناج چھاتا رہا ہے... وہ تو پر فیض انکل اور فرزانہ نے کام
اکھادیا... ورنہ ہم تو اب بھی کیسٹس سن رہے ہوتے۔" آفتاب نے
جلدی جلدی کہا۔

"کیسٹس سنی نہیں، دیکھی جاتی ہیں۔" فرزانہ نے ہاں کنک
ہائی۔

"غلط... ساتھ میں سنی بھی جاتی ہیں۔"

"ان پاتوں کی کوئی تک ہے نہ ضرورت... مجھے اپنا کام
کرنے دو... کم از کم ایک روڈی تو جائے کام سے... اصل کو بعد

مکن نہیں پہنچ سکیں گے... لیکن میں نے کہا تھا... یہ نہ صرف یہ کہ تم مکن

پہنچ جائیں گے بلکہ تم پر قابو بھی پالیں گے... دیکھ لو... ایسا ہو گیا...

"ہاں ہاں ہاں۔" اصل روڈی کا قہقہہ گوچ اٹھا۔

اس قہقہے کی گوچ میں اپکن جمیش نے روڈی کا گاگھونٹ لیا...

ذھیلا پڑ گیا... اس پر بھی انہوں نے اسے نہ چھوڑا... کہیں مکر نہ

کر رہا ہو... جب یقین ہو گیا کہ وہ سرچ کا ہے... تب انہوں نے اس

کی گردن چھوڑی... وہ تختے کی طرح فرش پر گرا... اس کی کھلی آنکھیں
جیت سے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں جیسے کہہ رہی ہوں ...
”یہ کیا ہوا۔“

اب وہ اسے کیا تاتا تے، یہ کیا ہوا... انہیں تو خود معلوم نہیں تھا،
یہ کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟

”اب آپ لوگ اسی ہال میں جائیں... ان کیش سے دل
بہلائیں... جس دن کیش ختم ہو جائیں... تو آپ کی زندگی کا وہی
دن آخری دن ہو گا... اور مجھ تک چیخنے کا خواب آپ لوگوں کا اوہ حوارہ
جائے گا... اس لیے کہ... وہ کہتے کہتے رک گیا۔

”اس لیے کہ کیا؟“

”اس لیے کہ اگر آپ مجھ تک کسی دس کی طرح بچنے بھی گے...
مجھے ختم بھی کر دیا، تب بھی آپ مجھ تک نہیں پہنچیں گے، مجھے ختم نہیں
کر سکیں گے۔“

”یہ کیا بات ہوئی۔“

”میری جگہ میرا ناہب لے لے گا... جس طرح میں نے
اپنے باپ کی جگلی تھی۔“

”اوہ اچھا... لیکن آپ ایک بات بھول گئے۔“ اپنکے
کامران مرزا اور دارالنداز میں بوئے۔

”اور وہ کیا... آپ یاد کر دیں۔“

”ہم آپ تک بچنے گے اور آپ کی جگہ آپ کے ناہب نے
تلے تو ہماری جگہ بھی ہمارے ناہب لے لیں گے۔“

”لیکن آپ کے ناہبوں میں آپ لوگوں جیسا ایک بھی آدی
نہیں ہے۔“

”یہاں آپ غلطی کر رہے ہیں... قدرت کے کارخانے میں
ایک سے بڑھ کر ایک موجود ہیں۔“

”غیر... اس موضوع پر بات کرنا فضول ہے... میں اپنی صد
ک اور آپ لوگوں کی حد تک بات کر لیتا ہوں... اور وہ بھی ہے کہ
آپ لوگ مجھ تک بچنے سکیں گے۔“

”ہم ان کیش تک بچنے گے یا نہیں۔“ اصف نے منہ بنا یا۔
”یا! یہ تو ہے۔“

”بس تو پھر آپ کیا چیز ہیں۔“

”اوہ کے... میں سلسلہ کاٹ رہا ہوں۔“

کمرے میں خاموشی چھائی... پھر اپنکے جشید نے کہا:
”اوہ بھی چیزیں... قلمیں دیکھیں۔“

”لیکن ہم یہاں سے نکلنے کی کوشش کیوں نہ کریں، قلمیں ہم
اپنے ملک میں اٹھینا نہ سمجھنے کر دیکھتے رہیں گے... اور مسلمان قوم کو
لکھاتے رہیں گے..... ظاہر ہے... یہ قلمیں ہمارے ملک کے صرف
مسلمان ہی نہیں... پوری دنیا کے مسلمان دیکھنا چاہیں گے... خواب

عقلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کے لیے یہ قائم خوب کردار ادا کریں گی... بلکہ غیر مسلم دیبا کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس وقت پوری دنیا میں جتنی بھی گز بڑی ہے... وہ سب کی سب بیگانیوں کی وجہ سے ہے... دنیا کے بیشتر غیر مسلم ممالک امن و امان سے رہتا پسند کرتے ہیں، لیکن یہ بیگان ہے... جو لوگوں کو حالت امن میں نہیں رہنے دیتا چاہتا... خاص طور پر مسلمان ممالک کو تو بالکل نہیں رہنے دیتا۔" پروفیسر داؤڈ نے جلدی جلدی کہا۔

"آپ تھیک کہتے ہیں... ہم پہلے یہاں سے نکلنے کی کرتے ہیں... لیکن ان کیست کو لے جانا بھی تو آسان کام نہیں ہو گا۔"

"اس وادی کے روپکارڈ والے شعبے پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا جمیشید... تو پھر یہ کام بھی آسان ہو جائے گا۔" پروفیسر داؤڈ نے راز دارانہ انداز میں کہا۔

"اوہ! اب میں سمجھا۔" وہ چونکے اور پھر وہ یہاں سے نکل پڑے... لیکن جو شیخی باہر نکلے... انہیں یہاں موجود روڈی کے ماتحتوں نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

"آپ لوگ یہاں سے سیدھے اس ہال میں جا سکتے ہیں جس میں آپ قلمیں دیکھتے رہے ہیں... وہاں آپ کو ہر یہ قلمیں دکھالی جائیں گی... آخری قلم ختم ہوتے ہی آپ کو موت کے گھاٹ اتار دی جائے گا... ہمارے پستول یہیں پستول ہیں... ان سے نشانہ لینے کی

نہ وودت نہیں... ان میں بھری گیس اس قدر زہری لی ہے کہ آدمی چند یک لکھ میں صاف ہو جاتا ہے... رہے ہم... ہم نے گیس مامک اٹھے ہوتے ہیں، ہمیں اس گیس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔" "بہتا چلا گیا۔

"بس یا اور پکھ۔"

"اس سے زیادہ اگر سنتا چاہتے ہیں تو ہم اس کے لیے بھی ماہر ہیں... اس وادی سے باہر جانے کا راستا صرف اور صرف مسٹر ایڈی کو معلوم ہے۔"

"کون سے روڈی کو... جو مر گیا۔"

"وہ توڈی تھا... اصل روڈی کی تو آپ نے جھلک تک نہیں بکھی... تم نے ہی کیا، کسی نے بھی نہیں دیکھی... وہ آج تک کسی کے گی سامنے نہیں آیا... یہاں تک کہ خود بیگان کے کرتا و ہر تالوگوں نے آج تک روڈی کو نہیں دیکھا... انہیں تو بس وہ خودی دیکھ سکتے ہیں... ان کے علاوہ کسی نے انہیں نہیں دیکھا۔"

"جب ہم ضرور انہیں دیکھیں گے۔" فاروق نے خوش ہو کر جا۔

"یہ ایک خواب ہے... جو بھی پورا نہیں ہو گا۔" وہ ہنسا۔

"خیر دیکھا جائے گا... ہم نہ صرف خود مسروڈی کو دیکھیں گے بلکہ آپ کو بھی دیکھا میں گے۔"

"ہاہا... میرے پاس تو خردو آنکھیں ہی نہیں ہیں جو سڑ روڈی کو دیکھ سکتیں۔" اس نے قبہ لگانے کے بعد کہا۔

"کیا مطلب؟ کیا مسٹر روڈی کو دیکھنے کیلئے الگ آنکھوں کی ضرورت پڑتی ہے۔"

"ہاں! نہ ہے... کوئی ان کی طرف اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا... نہ آج تک کوئی دیکھ سکا ہے۔"

"یہ اوٹ پنائگ باتیں اپنے پاس رکھیں... اور ہمیں ہال میں جانے دیں... دیے ہم اس باغ کی سیر کر سکتے ہیں نہ۔"

"ہاں! کیوں نہیں... دن کے وقت جب آپ فلمیں دیکھ کر تھک جائیں گے... تو باہر گھوم پھر سکتے ہیں، لیکن اس وقت بھی ہم آپ لوگوں کے سرہن پر موجود ہوں گے اور آپ کو کوئی حرکت نہیں کرنے دیں گے۔"

"اللہ مالک ہے..." رفتت نے بلند آواز میں کہا اور یہ کہتے وے اچھی بھی... اس حرکت کی وجہ سے وہ دھڑام سے گری اور اس کے منہ سے دل دوز صح نکل گئی... شوکی بے تحاشا انداز میں اس کی لرف دوز اور اس چکر میں روڈی کے ایک ماتحت سے اس زور سے نکلا یا کہ منہ سے صح نکل گئی... وہ دھڑام سے گرا...

"ارے ارے بھائی... سنجھل کر... گک... کہیں گیں پتوں نہ چل جائے۔" آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

"تم لوگ کہیں بھی اپنی حرکتوں سے بازخیں آتے۔" دوسرا سخت جل بھن کر بولا اور اپنے ساتھی کو اخوانے کے لیے آگے بڑھا... تینی دیر میں وہ خود ہی انہم چکا تھا... اور کپڑے جھاڑ رہا تھا... اگرچہ ہمال گردناہم کی کوئی چیز نہیں تھی... ایسے میں دوسرا ماتحت چونک اخھا اور ٹھرا کر بولا:

"ارے! تمہارا گیس ماسک کہاں گیا۔"

"گگ... گیس ماسک۔" وہ چینجا... ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھے پر گیا... گیس ماسک وہاں نہیں تھا۔

"شش... شاید گرنے کی وجہ سے اتر گیا... نہیں کہیں ہو گا..."

اب وہ لگے گھاس میں گیس ماسک خالش کرنے... اس وقت نک وہ روڈی والے کمرے سے باہر نکل پکے تھے اور گراہن میں تھے، پھر وہ انہیں بھول گئے اور سب کے سب گیس ماسک خالش کرنے لگے،

آخران میں سے ایک نے اعلان کیا:

"گیس ماسک یہاں کہیں نہیں ہے۔"



گیس ماسک

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے، گیس ماسک ابھی تو میرے پرے
پر موجود تھا... پھر اس کو زمین کھاٹی یا آسان انگل گیا۔" اس نے کہا
جس کا گیس ماسک گم ہوا تھا۔

"دونوں ہی باتیں ہی ہو سکتی ہیں۔" آصف نے سر بلایا۔
"کیا مطلب؟" انہوں نے چونکہ کراں کی طرف دیکھا۔
"اس بات کا ذریعہ زبردست امکان ہے کہ اس کو زمین کھا گئی ہو،
اور اس بات کا اور بھی زیادہ ذریعہ زبردست امکان ہے کہ اس کو آسان نے
انگل گیا ہو۔"

"تم چپ رہو۔" وہ چینا
"جج... جی اچھا... اب میں کچھ نہیں کہوں گا... ویسے بھی
میرے پاس کہنے کے لیے ہے ہی کیا۔" آصف نے بر اسامنہ بنایا
"لک... کیوں... کیا الفاظ ختم ہو گئے۔" محمود کے لئے
میں حیرت تھی۔

"تم الفاظ کو رو رہے ہو... یہاں تو ہر چیز ختم ہوتی ہے

لائے۔" فرزانہ پڑت سے بولی۔

"مل... لیکن میں روکب رہا ہوں، وہ بھی الفاظ کو۔" محمود

لپاٹ پڑا۔

"سوال یہ ہے کہ کیس ماسک کہاں ہے۔" ایک ماتحت چینا۔

"جواب یہ ہے کہ ہمیں معلوم نہیں۔" فرحت مسکرائی۔

"یہ لوگ ہمیں پا گل کر دیں گے... چھوڑو ماسک کو... انہیں
لش پہنچاؤ... اور اپنا کام کرو۔" ایک نے کہا۔

"کام... کون سا کام۔"

"تلگرانی کا اور آرام کا... آدھے تم لوگوں کی تلگرانی کریں
..... آدھے آرام کریں گے۔"

"اگر گیس ماسک مل گی تو ہم کہاں لے کر آئیں... آرام
رنے والوں کے پاس یا تلگرانی کرنے والوں کے پاس۔"

"ہے کوئی تک... وہ تمہیں کیوں ملے لگا... جب ہمیں نہیں
لکا۔" ایک اور نے جھلا کر کہا۔

"آپ کی مرثی... اگر وہ ہمیں ملاتو ہم آپ لوگوں کو نہیں
لے گے... اپنے پاس رکھ لیں گے۔"

"یہ میں نے کب کہا۔" وہ چینا۔

"آپ نے جو کہا ہے... وہ بارہ کہہ دیں۔"

"گیس ماسک اگر مل جائے تو... آپ لوگ تلگرانی کرنے

والوں کو دے دیں۔ ”اس نے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کہا۔

”اچھی بات ہے... یہ ہوئی نبات۔ ”فاروق چکا۔

”اب ہال میں جائیں... ہم بہت پریشان ہیں۔ ”

”اس کیس ماں کی وجہ سے؟“

”ہاں! اس کی وجہ سے... اب میری تو جواب طلبی ہو جات

گی نا... آفسر پوچھتے گا... کیس ماں کہاں کیا... تو میں کیا جواب دوں گا۔“

”جواب سوچ لیں.. نہ بھائی دے تو ہم سے پوچھ لجئے گا۔“

آفتاب تے کہا۔

”کیا پوچھ لوں۔“ اس نے بر اسمندہ بنایا۔

”کیس ماں کہاں گیا... اس کا جواب۔“

”تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں۔“ وہ چینا۔

”نہیں... ہم دوسروں کا دماغ ضرور خراب کر دیتے ہیں۔“

”ایسا ہی لگتا ہے... اب چلو۔“

اور وہ انہیں ہائکٹے کے انداز میں اس ہال میں لے آئے۔

اٹھ کی، لیکن اس کو باہر سے بند کر دیا گیا تھا... اب وہ پھر سکریں دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔

”ارے بھئی یہ کیا... دروازہ کیوں بند کر دیا۔“ اٹھ متوہج ہو گئے... سکریں خود بخود روشن ہو گئی... انہیوں نے چلا یا۔

”ئے احکامات... تم لوگوں کی آسانیاں قسم... اب ہم باقیوں میں تکواریں نہیں، وہ بار بار تکواروں کو لہرار ہے تھے اور جی

لہ آپ لوگوں پر نظر رکھی جائے گی۔ ”باہر سے بلند آواز میں کہا گیا۔

”وہ تو پہلے بھی رکھی جا رہی تھی۔“

”اب مزید رکھی جائے گی، فلمیں دیکھیں اور آرام کریں...“

”آپ کو باہر نکالا جائے گا۔“

”شش شکریہ۔“ آفتاب ہکلایا۔

”اس میں بے چارے شکریے کا کیا تصور۔“ فاروق نے مند

”کس میں۔“ مکھن نے حیران ہو کر پوچھا۔

”پپ پانچیں کس میں۔“ آفتاب بوكھلا کر بولا۔

”کوئی نکل نہیں ان باتوں کی... یہ لوگ بس دوسروں کا دماغ

لب کرنے کے ماہر ہیں۔“ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا۔

”آپ کا اندازہ بالکل درست ہے۔“

”تم سے تو توبہ بھلی۔“

”کر لیں... تو توبہ... روکا کس نے ہے۔“

اور پھر وہ لوگ چلے گئے... انکلہ جمیلہ نے دروازہ کھولنے

اور وہ انہیں ہائکٹے کے انداز میں اس ہال میں لے آئے۔

اٹھ کی، لیکن اس کو باہر سے بند کر دیا گیا تھا... اب وہ پھر سکریں

”ارے بھئی یہ کیا... دروازہ کیوں بند کر دیا۔“ اٹھ متوہج ہو گئے... سکریں خود بخود روشن ہو گئی... انہیوں نے

چلا یا۔

”ئے احکامات... تم لوگوں کی آسانیاں قسم... اب ہم باقیوں میں تکواریں نہیں، وہ بار بار تکواروں کو لہرار ہے تھے اور جی

رہے تھے:

”میلے زندہ باد... میلے زندہ باد۔“

پھر ایک لٹکر ان کی طرف بڑھتا نظر آیا... اس لٹکر کے والے مسلمان تو آسمان سے نازل ہوں گے... خود تم نے ابھی ابھی یہ نعرہ تکمیر اتنا کبر پکار رہے تھے... ان میں سے بعض کے سروں پر سطیں اور کیا ہے... دوسرا یہ کہیں علیہ السلام آ کر اپنی نبوت کا اعلان اور بعض کے سروں پر سیاہ پکڑیاں تھیں... آخرون وغیرہ توں لٹکر آئے سامنے آگئے... مسلمانوں کے لٹکر میں ایک رتے پھریں گے... نہ نہیں اس کی ضرورت پیش آئے گی... وہ

الطور پر نبی ﷺ کی شریعت کے تابع رہیں گے...“ سے ایک آواز ابھری:

”دیکھو! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں، تم اسلام سے کی انفعایہ والاسلام کی نبوت میں حصہ ادا نہیا گیا ہوں۔“ پھر گئے ہو۔“

”وہ کیسے؟“ دوسرے لٹکر سے ایک آواز ابھری۔

”ایے کہاں تم مسلمہ کو نبی مانتے ہو۔“

”اور میں نبی ہوں۔“ میلے کی آواز ابھری۔

”نہیں! اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا... اس لیے کہ اللہ کے رسول... لا اتنی کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

”ہم تیار ہیں... تم لوگوں کے دانت کھٹے کر دیں گے... کوئی نبی نہیں... ان حالات میں کسی کا نبوت کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا۔“

”ارے چیچے... روہیوں اور عیسائیوں کی فوج ہے۔“ جو یہ دعویٰ کرے گا... وہ جھوٹا ہو گا۔“

”لیکن آپ کے نبی نے بتایا ہے... علیہ السلام کو اسی اور پھر زبردست جگ شروع ہو گئی... تو اروں سے تکواریں پر انھالیا گیا ہے... وہ قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے...“

”کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہو گئی... کہ ابھی دنیا میں... ان کے پبلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں... تیروں کی

سخنا ہے بھی سنائی دے رہی تھی... میدان جنگ میں کام آنے والوں کی آوازیں بھی بلند ہو رہی تھیں... غرض ہر طرف تکواریں چک رہیں شامل کرنا پڑے گا... جو بظاہر اسلام لے آئیں... لیکن اندر تھیں... اتنی سردوں پر گردی تھیں... اور خون میں نہایت کراور انہوں مسلمان تھوں... ایسے لوگ ہمارے کام آئیں گے... تھیں اب روئی تھیں... وہ مہبوت ہوئے یہ مختار یکھ رہے تھے... آفرمیل کے زیدان میں محنت کرتا ہو گی..."

ٹکر کے پاؤں الکھ تے نظر آئے... مسلمان آگے بڑھ بڑھ کر اپنیں قتل کرنے لگے... میرے خیال میں عبد اللہ تھیک کہدا ہا ہے، اس وقت تک ہم نور پر ناکام ہوتے چلتے آئے ہیں، اس ترکیب پر ٹھل کر کے ہم

سکریں چند نجوم کے لیے تاریک ہوئی... پھر روشن ہو گئی اور "کامیاب حاصل کر سکتے ہیں۔"

سودا کے آس پانی پنداہی نظر آئے۔

"بلکہ میں تو یہ بھی کہتا ہوں... مسلمانوں کے کچھ نلام ایسے

"سلیمان نے شکست کھائی... وہ مارا گیا... اس کے ساتھ اور... جو مسلمان تھیں ہوئے... ان سے بھی خفیہ رابطہ رکھنا چاہیے...

بے شمار لوگ مارے گئے... مسلمانوں کے ٹکر کا بھی زبردست نقصان پہنچنے پر وہ بہت کام آسکتے ہیں۔"

ہوا... اندازہ ہے... ان کے دس ہزار آدمی مارے گئے۔"

"مم... میری طبیعت اچاک خراب ہو گئی ہے... جلدی

"لیکن یہ تو کچھ بھی نہ ہوا... ہم ایک بار پھر ناکام رہے۔" سودا نے ٹھپرا کر کہا۔

سودا نے منہ بنایا۔

"اس میں شک نہیں... ہم ایک بار پھر ناکام ہو گے۔"

"اقوس! " انہوں نے عبد اللہ کی حرست زدہ آوازی... وہ دوڑ کر وہاں سے نکل گیا... اسی وقت سودا کو ایک زوردار

آٹی اور وہ ساکت ہو گیا... اسی کی وفات کے بعد مسلمان کمرہ

"میرا خیال تھا... اپنے خیال کی وفات کے بعد مسلمان کمرہ پڑ جائیں گے... لیکن ایسا نہیں ہوا... وہ ابھی تک مضبوط ہیں..."

"ہاں! یہ رخصت ہو گئے... اب... اب کیا ہو گا... کون

"پھر اب تم کیا کہتے ہو۔" سودا نے منہ بنایا کر پوچھا۔

"میں کروں گا... آپ فکر نہ کریں۔" عبد اللہ نے کہا۔
"تمہاری ابھی اتنی عمر نہیں عبد اللہ۔"
"اب میں اتنا چھوٹا بھی نہیں ہوں۔"
"اچھا خیز... پہلے تو تمہارے باپ کے کفن دفن کا انتظام کنا
چاہیے۔"

ایک بار پھر سکرین تاریک ہو گئی... سکرین پھر روشن ہوئی
عبد اللہ باپ کی جگہ بیٹھا نظر آیا... دروازہ کھلتا و کھاتا دیا... اور تن
آدمی خیز انداز میں اندر روانچل ہوئے... ان کے چہرے مر جھائے
ہوئے تھے... لکھے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا۔" عبد اللہ نے ان کی طرف ناخوش گواراندازی میں
دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابو بکر" وقت ہو گئے لیکن قوت ہونے سے پہلے ہمارے
اصیدوں پر پانی پھیر گئے۔

"کیا مطلب۔"
"انہوں نے عمر" کو خلیفہ مقرر کر دیا۔

"کیا!!" عبد اللہ چینا۔
"یہ اچھا نہیں ہوا تا۔"

"ہاں! سیکی بات ہے... عمر بہت سخت آدمی ہیں، مسلمانوں
کو کنڑوں کر لیں گے اور جب تک وہ خلیفہ ہیں، شاید ہماری سازش

کامیاب نہ ہو... لہذا ہمیں ان کی موت کا انتظار کرنا ہو گا... کچھ وقت
کے لیے سازشوں کو بھول جاؤ... لبی تان کر سو جاؤ... یہ میرا مشورہ ہے
عبد اللہ بن سودا کا... لیکن میں عبد اللہ بن سبا کہنا ناپسند کروں گا... اس
لیے کہ میرے پاپ کا نام سبا بھی تھا... آج سے میں عبد اللہ بن سبا
ہوں... لیکن اب تم میرے پاس نہیں آؤ گے... نہ میں کسی ضرورت
کے تحت تمہیں بناوں گا... یا تم لوگوں کو لبی چھٹی... اور میری...
م... مگر نہیں، میری لمبی چھٹی نہیں ہے... اس دوران میں دوسرے
کام کروں گا... اپنے لیے میدان ہجوار کرتا رہوں گا... ہاں مجھے کام
کرنا ہو گا... کام... کام... اور کام۔"

سکرین تاریک ہو گئی... ایک مخاوفہ کی آواز اپنی:
"آج کے لیے اتنی کیس کافی ہیں... اب آپ لوگ آرام

کریں..."

"اچھی بات ہے..."

وہ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے... اسی گرے کے فرش
پر... کمرے میں تاریکی ہو گئی... اس قدر تاریکی کہ وہ اپنے آپ کو
بھی نہیں دیکھ رہے تھے... ایسے میں ان میں سے دو افراد ریکھتے ہوئے
دروازے کی طرف بڑھے... ایک نے دروازہ کھونئے کی کوشش کی...
لیکن دروازہ بیہر سے بند تھا...
اب اس کا ہاتھ اپنی جیب کی طرف ریکھ گیا...

پہلا نیسرو

ان کی آنکھیں کھلیں تو تجھر کا وقت شروع ہو چکا تھا... سب نے اٹھ کر وضو کیا... نمازِ ادا کی... پھر زور دار انداز میں دروازے پر دستک دی... دروازہ فوراً کھل گیا... لیکن باہر کوئی نہیں تھا۔

"پہلے ہم صحیح کی یہ رکریں گے۔" انپکڑ جمیش مکارے۔

"ہماری تعداد تو پوری ہے تا۔" ایسے میں فرزاد کی آواز ابھری۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، بلکہ گنا... پھر مسکرا کر بولے:

"الحمد للہ! ہم یا لکل پورے ہیں۔"

"تب تو ہم صحیح کی یہ سکون سے کر سکتے ہیں... ویسے یہ بلکہ بہت بیگب ہے... پوری دنیا سے کئی ہوتی ہے... الگ تھلک ہے، اور ساتھے اس سے باہر نکلنے کا راستا صرف مسٹر روزہ ہی کو معلوم ہے... یعنی جو لوگ یہاں کام کرتے ہیں، انہیں بھی معلوم نہیں ہے... مطلب یہ کہ ذرا سیر کے دوران یہ کوشش کیوں نہ کریں... ان لوگوں کو کوئی اعتراض

لگی ہو گا۔" انپکڑ جمیش کہتے چلے گئے۔
"بالکل تھیک۔"

اور پھر انہوں نے اس وادی سے نکلنے کا راستا ٹلاش کرنا شروع کیا... ایک ایک درخت کو دیکھا... عمارت کے ساتھ دیواروں کے ساتھ بھی بیکبوں کا غور سے محاٹ کیا... اس پوری وادی کے گرد جو پوار تھی اس کا بھی جائزہ لیا... اس کوٹھوک بجا کر دیکھا... وہ کسی قلعے کی روایتی مانند تھی... بہت چوڑی... بہت اوپری... اور بالکل سیدھی پتوڑوں سے تیار کی گئی... وہ انسانی سیر ہمی ہا کہ اس کے نصف تک بھی نہیں پہنچ سکتے تھے... ایسے میں منور علی خان کی آواز ابھری:
"کیا میں اپنی رسی آزماؤں۔"

"میرا خیال ہے... اس سے کچھ نہیں ہو گا... دوسری طرف آنکھوں کیسی نہیں چھٹے گا۔"

"دیکھنے میں اور تجھ پر کرنے میں کیا حرج ہے۔"

"تھیک ہے... کریں پھر۔" فرحت نے پر جوش انداز میں کہا۔

منور علی خان نے بیٹی کی طرف مسکرا کر دیکھا... گویا وہ چاہتی تھی، اس موقعے پر اس کے والد کوئی کام دکھائیں... انہوں نے ری کالی... اس کے سرے پر آنکھ لایا بندھا ہوا تھا... اب انہوں نے اپنے خاص انداز میں آنکھ لایا بھانا شروع کیا... رسی کے فضا میں گردش کرنے

" یے... یے کیا ہوا؟"

وہ محمود کی طرف دوڑے... محمود مکمل طور پر بے ہوش تھا... اسکلہ جمیل نے چاقو کی ٹھاٹ میں نظریں دوڑائیں... وہ دور پڑا نظر آیا... اس کو انداختا کر دیکھا تو ان کے من سے مارے جیسے کے چیز نکل گئی... چاقو کی نوک بالکل سیاہ ہو کر مز چکل تھی... گویا چاقو ناکارہ ہو گیا تھا۔

"جب یہ ڈیو اور پتھر کی نہیں... کسی اور چیز کی ہے۔"

"ہمیں دیوار کے ساتھ ساتھ چل کر ایک چکر لگانا چاہیے... شاید کسی جگہ کوئی چیز نظر آ جائے۔" شوکی نے مشورہ دیا۔ اب انہوں نے محمود کو ہوش میں لانے کی کوشش کی... جلد ہی اس نے آنکھیں کھول دیں... "مم... میں کہاں ہوں۔" وہ بکایا۔

"وہیں... جہاں پہلے تھے۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"وہیں کہاں۔"

"بھی اسی وادی میں اور کہاں ہوتے، ان لوگوں نے کہیں بانے کے قابل چھوڑا ہی کہ بے۔"

"ہوں... خیر... مجھے ہوا کیا تھا۔"

"حد ہو گئی... یہ تو تم سے پوچھنا چاہتے ہیں... تم نے چاقو دیوار پر آزمایا تھا۔"

کی سائیں سائیں کی آواز گوئی تھی... عجیب ترین بات یہ تھی کہ ان لوگوں نے ان کی چیزوں سے انہیں سزا نہیں کیا تھا... یہاں تک کہ محمود کا چاقو تک جوتے کی ایڑی میں موجود تھا... اس کا یہ مطلب بھی یوسکا تھا کہ ان لوگوں کو ان کی ان چیزوں سے کوئی خطرہ نہیں تھا... درست وہ ضرور تلاشی لیتے اور ان کے پاس کوئی چیز نہ رہنے دیتے... آنکھڑا اگھومتارہا... رسی بھی ہوتی رہی، یہاں تک کہ ایک بھٹکے کے ساتھ منور ملی خان نے رسی چھوڑ دی، آنکھڑا استیر کی طرح اوپر گیا اور دیوار کے دوسری طرف باگرا... منور ملی خان آہستہ رسی کھینچنے لگے... رسی کھینچنے چلی گئی... یہاں تک کہ آنکھڑا دیوار کے اوپر نظر آیا... گویا وہ دوسری طرف کہیں اہمکا تھا اور جب تک آنکھڑا دوسری طرف ایک نہ جاتا، وہ رسی کے ذریعے اوپر نہیں چڑھ کتے تھے... انہوں نے بار بار کوشش کی.. لیکن ہم کامی بھی ہوئی، آخوند کر انکلہ جمیل نے محمود سے کہا:

"اب تم اپنا چاقو اس دیوار پر آزماؤ... ویکھیں تو سی، یہ دیوار کا پچھہ بگاڑ سکتا ہے یا نہیں۔"

"جی اچھا۔" اس نے کہا۔ چاقو ایڑی سے نکال کر اس نے دیوار پر چلا یا... ایک چنگہ رسی نکلی، محمود کے من سے چیخ نکلی... چاقو اس کے ہاتھ سے نکل گیا... اور وہ یچھے کر طرف الٹ کر گرا...

"اوہ ہاں... یاد آگیا... مجھے بھلی کے کرنٹ جیسا بھلکا کا تھا، لیکن بہر حال وہ بھلکا بھلی کا نہیں تھا۔" محمود نے بتایا۔

"جب پھر کس چیز کا تھا۔" آصف نے پوچھا۔

"مجھے کیا پتا۔" محمود نے براسامنہ بتایا۔

"اچھا بھائی... برانتہانو... آرام کرو... ہم ذرا اس دیوار کا چکر لگا کر آتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" محمود نے سر ہلا کیا... گویا وہ آرام کرنے کے موڑ نہیں تھا... شاید اس بھلکے نے اس کی چوٹیں ہلا کر رکھ دی تھیں۔

وہ ہاں سے دیوار کے ساتھ ساتھ رو ان ہوئے... ایسے میں الارم بجایا گیا، یہ اشارہ تھا، ناشتے کا وقت ہو گیا ہے۔

"پہلے ناشتا کر لیتے ہیں... محمود کو اٹھا کر لے چلتے ہیں، ناشتے سے فارغ ہو کر پھر ہاں آئیں گے اور دیکھیں گے... ہم اس وادی سے نکل کتے ہیں یا نہیں۔"

"ٹھیک ہے۔"

وہ ہاں میں آگئے... یہاں ناشتا تیار تھا... گھرانی کرنے والے ہی ناشتا لے تھے اور ہاں میں اس وقت موجود تھے۔

"آپ لوگ بلا وجہ اپنا وقت برداہ کر رہے ہیں... یہاں سے نکلنے کا راستا آج تک کوئی تلاش نہیں کر سکا... صرف مسٹر رودھی کو معلوم ہے۔"

"یہاں رہ کر ہم وقت کو آباد بھی کر سکتے تو نہیں سکتے۔" آنکہ نے مدد بنایا۔

"آپ کی مرضی... لیکن اس طرح آپ کو کیسٹش دیکھنے کا اتف کم ہے گا۔"

"مسٹر رودھی نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ہم تمام کیسٹش نہیں دیکھ لیتے... وہ ہمیں موت کے لحاظ نہیں اتنا رہے گے... گویا نام کیسٹش دیکھنے کی مہلت ضرور دیں گے... اس لیے ہمیں بھلا کیوں جلدی ہونے لگی۔"

"ہم آپ لوگوں سے بحث نہیں کر سکتے۔" ان میں سے ایک نے مدد بنایا۔

"ہمارا اپنا بھی یہی خیال ہے۔" آصف سکرایا۔

"کیا خیال ہے؟" گران نے مدد بنایا۔

"یہی کہ آپ لوگ ہم سے بحث نہیں کر سکتے۔"

ان کے مدد اور بن گئے... آخر ناشتا کر کے وہ پھر دیوار کے پاس آگئے۔ اب محمود بھی چلتے کے قابل ہو چکا تھا، اگرچہ اس کا رنگ اب بھی زرد تھا... وہ چلتے رہے... چلتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے پوری دیوار کا چکر کاٹ لیا... دیوار کے ساتھ کوئی ایسا درخت نہیں تھا جس کے ذریعے وہ اس پر چڑھ سکتے... نہ کوئی اور اسی چیز نظر آئی... اس کے علاوہ یہ بات بھی تھی کہ اگر ہو دیوار پر چڑھ بھی جاتے... تو

"کیا بات ہے پروفیسر صاحب۔" خان رحمان گھبرا گئے۔
"فلمیں کہاں ہیں۔"

"فلمیں... ان سب کے منہ سے لگتا۔"

"ہاں! فلمیں... اگر تم کیست والے کرے گئیں دیکھے کے تو
استا کس طرح دیکھ لیں گے۔"

"جہد ہو گئی... اسے کہتے ہیں، آگئے اوجھل پہاڑ اوجھل۔"

"ان نے جھلا کر کہا۔"

"لیکن یہاں پہاڑ کہاں ہیں۔" رفت مسکرا ای۔

"میرے کان کا منہ پڑی ہو۔"

"یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑاکی ہو گی۔" رفت گنگنائی۔

"چلو بھی... کیسوں والے کرے تلاش کرو... آخر وہ
ہاں ہیں۔"

ایک بار پھر وہ تلاش میں جٹ گئے... لیکن تین گھنٹے کی تلاش
کی بعد بھی انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی... آخر تھک ہار کر وہ ہاں میں
کریم ہو گئے۔

"فلمیں کہاں ہیں... اس وادی سے نکلنے کا راستا کہاں
ہے۔" پروفیسر داؤڈ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"اس سے پہلے سوال یہ ہے کہ اگر ہم فلمیں تلاش کر لیتے ہیں
اپنے ہر نکلنے کا راستا بھی تلاش کر لیتے ہیں... تو کیا... ہم یہاں سے

دوسری طرف کس طرح اترے... یہ مسئلہ اور زیادہ نیچے ھاتھا۔

"بر اخیال ہے... ہمیں دیوار کی بجائے اور راستا تلاش
کرنا ہو گا... وہ راستا جو صرف روڈی کو معلوم ہے۔" پروفیسر داؤڈ نے
خیال ظاہر کیا۔

"بالکل تھیک... آئیے اس دیوار کا پیچھا چھوڑ دیجئے ہیں۔"
اب انہوں نے پوری وادی کے ایک ایک حصے کو خورے سے
دیکھا... وہ باشنا ہی کیا... یا تو اس دیوار کے چاروں طرف باشنا ہی
پھر باش کے درمیان وہ بال تھا جس میں وہ پیشہ دیکھتے رہے تھے...
اس کے علاوہ دوسری طرف وہ عمارت تھیں... جن میں فلمیں بنائی
جاتی تھیں... پھر وہ کرے تھے جن میں سے ایک میں نعلیٰ روڈی سے
ان کی ملاقات ہوئی تھی... ان تمام کرروں کا جائزہ لیا گیا... حافظہ اس
وقت اپنے کرروں میں تھا اور انہوں نے ان کے لیے اپنے کرروں کے
دروازے نہیں کھولے تھے... یہ کہہ دیا کہ ہمارے کرے اس وقت
دیکھے جائیں جب وہ ان میں نہ ہوں۔

"مطلوب یہ ہوا کہ ان لوگوں کو ہماری کوئی پرانیں... ان کا
خیال ہے... ن تو ہم اس وادی سے نکل سکتے ہیں اور ن انہیں کوئی
نقصان پہنچا سکتے ہیں... ہم یہاں رہ کر صرف وہ فلمیں دیکھ سکتے ہیں۔"

"اوہ ہو... یہ... یہ کیا۔" ایسے میں پروفیسر داؤڈ بری طرح
اپنے چھپے۔

فلموں سمیت نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ”منور علی خان بولے۔“
 بے آتے جاتے ہیں... آخر ان کی بھی ڈیجٹل فلم ہوتی ہوگی... انہیں
 ”ہاں! اس پر بھی غور کرنا ہے... لیکن ابھی ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اپنے گرجانا پڑتا ہوگا۔“
 کہ یہ وادی کس جگہ ہے... اس کے باہر کون سا علاقہ ہے یا کس حدا تک
 علاقہ ہے... جب تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو جاتا... ہم یہیں جان سکتے ہیں۔“
 اپکنہ کار ران مرزا
 کہ یہاں سے کھل سکیں گے یا نہیں۔“
 ”لیکن اس وقت ہم کیا کریں۔“
 ”میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔“ شوکی نے ذرے
 ذرے انداز میں کہا۔
 ”فلمیں دیکھ لیتے ہیں... اور یہاں کام ہی کیا ہے۔“
 ”اللہ کی قدرت... ہم لوگ فلمیں نہیں دیکھتے... میرا
 طلب ہے... اپنے ملک میں ہوتے ہوئے سینماوں یا گروپوں میں
 اپنے فلموں کا کوئی شوق نہیں... لیکن یہاں ہمیں فلمیں دیکھنا پڑ رہی
 ہے۔“
 ”اور وہ کیا... اور اس میں ذرے کی کیا بات ہے۔“
 ”ہو سکتا ہے، اس وادی سے نکلنے کا کوئی راستا نہ ہو۔“
 ”اوہ... اوہ۔“ ان سب کے منہ سے اکلا۔
 ”واقعی، شوکی نے دور کی بات کہی۔“ اپکنہ جشید سکرائے۔
 ”کاش! یہ زدیک کی کہتا۔“ فاروق نے منہ ہٹایا۔
 ”یہ تو ہے ہیں، نہ کہ تفریغ کے لیے... تفریغ کے بغیر فلمیں دیکھی
 ”لیکن بھتی... میں نے یہ بات تعریف کے انداز میں کہا رہی ہیں... وہ تو یہں بھی گناہ کا کام ہے۔“
 ہے۔“ اپکنہ جشید نے اسے گھورا۔
 ”س سوری... جب میں یہ جملہ یوں کہوں گا، کاش امیر! ان فلموں کو امت مسلم کو دیکھایا جائے... باقی دنیا کو بھی دیکھایا
 دور کی بات کہتا۔“
 ”اچھا تم چپ رہو... بلا وجہ وقت ضائع کرتے ہو... ٹلکی۔“
 ”چلیے پھر بیٹھ کر فلمیں دیکھتے ہیں... اب ان میں سے کوئی
 کی بات میں وزن ہے... نہیں اس پر غور کرنا ہوگا۔“
 ”اس صورت میں ہم یہاں کیسے آئے... یہ گران یہاں
 آئے گا تو پوچھیں گے، وہ اس وادی سے باہر کس طرح جاتے ہیں۔“
 انہوں نے تکھنی کا بٹن دیا دیا... تاکہ ہاتھیں... اب وہ

فلموں سمیت نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“ منور علی خان بولے۔
 ”ہاں! اس پر بھی غور کرنا ہے... لیکن ابھی ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اپنے گرجانا پڑتا ہوگا۔“
 کہ یہ وادی کس جگہ ہے... اس کے باہر کون سا علاقہ ہے یا کس حدا تک
 علاقہ ہے... جب تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو جاتا... ہم یہیں جان سکتے ہیں۔“
 اپکنہ کار ران مرزا
 کہ یہاں سے کھل سکیں گے یا نہیں۔“
 ”لیکن اس وقت ہم کیا کریں۔“
 ”میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔“ شوکی نے ذرے
 ذرے انداز میں کہا۔
 ”فلمیں دیکھ لیتے ہیں... اور یہاں کام ہی کیا ہے۔“
 ”اللہ کی قدرت... ہم لوگ فلمیں نہیں دیکھتے... میرا
 طلب ہے... اپنے ملک میں ہوتے ہوئے سینماوں یا گروپوں میں
 اپنے فلموں کا کوئی شوق نہیں... لیکن یہاں ہمیں فلمیں دیکھنا پڑ رہی
 ہے۔“
 ”اوہ... اوہ۔“ ان سب کے منہ سے اکلا۔
 ”واقعی، شوکی نے دور کی بات کہی۔“ اپکنہ جشید سکرائے۔
 ”کاش! یہ زدیک کی کہتا۔“ فاروق نے منہ ہٹایا۔
 ”یہ تو ہے ہیں، نہ کہ تفریغ کے لیے... تفریغ کے بغیر فلمیں دیکھی
 ”لیکن بھتی... میں نے یہ بات تعریف کے انداز میں کہا رہی ہیں... وہ تو یہں بھی گناہ کا کام ہے۔“
 ہے۔“ اپکنہ جشید نے اسے گھورا۔
 ”س سوری... جب میں یہ جملہ یوں کہوں گا، کاش امیر! ان فلموں کو امت مسلم کو دیکھایا جائے... باقی دنیا کو بھی دیکھایا
 دور کی بات کہتا۔“
 ”اچھا تم چپ رہو... بلا وجہ وقت ضائع کرتے ہو... ٹلکی۔“
 ”چلیے پھر بیٹھ کر فلمیں دیکھتے ہیں... اب ان میں سے کوئی
 کی بات میں وزن ہے... نہیں اس پر غور کرنا ہوگا۔“
 ”اس صورت میں ہم یہاں کیسے آئے... یہ گران یہاں
 آئے گا تو پوچھیں گے، وہ اس وادی سے باہر کس طرح جاتے ہیں۔“
 انہوں نے تکھنی کا بٹن دیا دیا... تاکہ ہاتھیں... اب وہ

فالمیں دیکھنے کے لیے تیار ہیں... فوراً وسری طرف سے کہا گیا:
”لیں!“

”فالمیں شروع کرائی جائیں۔“

”تو آپ کو باہر جانے کا راستا نہیں ملا۔“

”نہیں! آپ لوگ کس طرح جاتے ہیں۔“

”ہم نہیں جاتے... ہم صرف آتے ہیں۔“

”یہ کیا بات ہوئی۔“

”درستہل ہم لوگ قیدی ہیں... پوری زندگی کے لیے ہم انقدر اپنے دھن کرائے... اور ایک دن ہم نے خود کو یہاں پایا، لوگوں کو قید کی سزا ملک کی عدالتوں نے سنائی ہے... ان لوگوں نے ہم ہے... ہمیں جیل میں کوئی چیز کھلا کر بنے ہو ش کیا گیا ہو گا... پھر ہمیں پیش کش کی کہ اس حرم کی ایک وادی ہے... اگر ہم لوگ باقی زندگی کا گاؤڑی کے ذریعے یہاں لا یا گیا ہو گا... ہم چونکہ کمل طور پر بے دہاں گزارنا چاہیں تو گزار سکتے ہیں... اب جیل سے تو یہ کھلی جگہ ہوتی ہے، اس لیے اس راستے کے بارے میں بالکل نہیں جانتے... بہر حال بہتر ہے۔“

”آپ کو یہ زرا کیوں دی گئی ہے۔“

”ہم لوگ کرانے کے قاتل ہیں... لوگ ہمیں بڑی بڑی سموں پر کوئی چونٹنے تو نہیں تھیں۔“

”رقبیں دے کر اپنے دشمنوں کو ہم سے مرداتے رہے ہیں۔“

”اوہ! یہ تو بہت گھنٹا و ناکام ہے۔“

”اس میں تھک نہیں... لیکن اس بات کی سمجھ انسان کو اس سموں پر معمولی قسم کی چونٹیں موجود تھیں... ہم سمجھ نہیں سکتے تھے کہ وہ وقت آتی ہے جب وہ پھنس جاتا ہے... پھنسنے سے پہلے وہ ایسی کلینیں کیے تھے کہ وہ بات سوچنے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتا۔“

”ڈکریہ! اب آپ قلم لگائیں۔“

”ہوں... خیر... آجے کیے تھے۔“ اسکے جمشید نے سرسری لگائیں کہا۔

”ہمیں نہیں معلوم۔“

”کیا مطلب؟“ وہ ایک ساتھ بولے۔

”ہم نہیں جانتے اس وادی میں کس طرح آئے تھے...“

”لیکن اتنا یاد ہے... ان لوگوں نے پہلے ہماری مرضی معلوم کی...“

”درستہل ہم لوگ قیدی ہیں... پوری زندگی کے لیے ہم انقدر اپنے دھن کرائے... اور ایک دن ہم نے خود کو یہاں پایا،

لوگوں کو قید کی سزا ملک کی عدالتوں نے سنائی ہے... ان لوگوں نے ہم ہے... ہمیں جیل میں کوئی چیز کھلا کر بنے ہو ش کیا گیا ہو گا... پھر

ہمیں پیش کش کی کہ اس حرم کی ایک وادی ہے... اگر ہم لوگ باقی زندگی کا گاؤڑی کے ذریعے یہاں لا یا گیا ہو گا... ہم چونکہ کمل طور پر بے

دہاں گزارنا چاہیں تو گزار سکتے ہیں... اب جیل سے تو یہ کھلی جگہ ہوتی ہے، اس لیے اس راستے کے بارے میں بالکل نہیں جانتے...“

”بہر حال بہتر ہے۔“

”جس روز آپ لوگوں نے خود کو یہاں پایا، آپ لوگوں

”آپ کو یہ زرا کیوں دی گئی ہے۔“

”ہم لوگ کرانے کے قاتل ہیں... لوگ ہمیں بڑی بڑی سموں پر کوئی چونٹنے تو نہیں تھیں۔“

”چونٹیں...“ وہ حیران ہو کر بولا۔

”ہاں! چونٹیں...“

”اس میں تھک نہیں... لیکن اس بات کی سمجھ انسان کو اس سموں پر معمولی قسم کی چونٹیں موجود تھیں... ہم سمجھ نہیں سکتے تھے کہ وہ

بات سوچنے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتا۔“

"یہ چناؤں والے بات سمجھ میں نہیں آئی انکل۔" آصف نے
حوار ہو کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے... ان لوگوں کو ہیلی کا پڑ کے ذریعے باز کیا۔
راکٹوں کے ذریعے یہاں لا یا گیا تھا اور چونکہ یہ سب بے ہوش تھے،
لہذا ہیلی کا پڑ کے دروازے سے نیچے گرا دیا گیا... سیر گی کے ذریعے
اتارنا اس وقت مشکل تھا، کیونکہ اس صورت میں کندھوں پر الٹا کر ہر
ایک کو لانا پڑتا... اور ان قیدیوں کے لیے بھلا دہ یہ تکلیف کیوں
اخاتے۔"

"ہوں! ضروری یہی بات ہے... لیکن اس سے ہم صرف یہ
محروم کر سکے ہیں کہ ان لوگوں کو ہیلی کا پڑ کے ذریعے یہاں لا یا گیا...
گویا اس وادی سے لٹکے کا کوئی راستا ہے ہی نہیں اور کیا یہ اچھی بات
نہیں ہے۔" خان رہمان نے۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"بھی راستا لٹک کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے... کوئی زحمات کا سلسلہ زور شور سے جاری ہے... اسلامی لٹکر ہر طرف فتح کے
ہیلی کا پڑ اس وادی میں آئے گا... تو اس پر قابو پائیں گے۔"

"لیکن ہیلی کا پڑ کیوں آنے لگا بھلا۔"

"ہم بلا نیکیں گے۔" ایک مرد کامران مرزا تھے۔

"اچھا... وہ کیسے... بھلا مشرود ہی آپ کے کہنے سے ہیلی اسے سیف اللہ کا خطاب دے دیا تھا... یعنی اللہ کی تکوار۔"

کاپڑ کیوں بھینے گے۔"

"بھیج دیں گے... آپ فکر نہ کریں۔"
"اچھا خبر... آپ لوگ قائمیں دیکھیں۔" غالباً یہ اسامد
کیا کیا۔

سکرین روشن ہو گئی... عبید اللہ بن سیا ایک سرگ کیں بیٹھا نظر
لیا... اب اس کی عمر پہلے سے زیادہ نظر آری تھی اور وہ قرباً منتقب
ہل کی عمر کا لگ رہا تھا... ایسے میں ایک آدمی سرگ میں داخل ہوتا
ہوا... عبید اللہ بن سیا اسے دیکھ کر سکرایا... پھر بولا:
"کہو... کیا خبریں ہیں۔"

"آپ کے لیے ایک خبر ہے۔"

"خوب! بہت مدت گزر گئی... میں تو خبروں کو ترس رہا ہوں
یا بھی میرے کام کا وقت نہیں آیا۔"

"شاید آئیں گیا... خبیر یہ ہے کہ مسلمانوں کے امیر المؤمنین عز
ل غلافت کو نو سال ہونے کو آئے ہیں... تمام مجاہدوں پر اسلامی
زخمی راستا لٹک کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے... کوئی زحمات کا سلسلہ زور شور سے جاری ہے... اسلامی لٹکر ہر طرف فتح کے
ہیلی کا پڑ اس وادی میں آئے گا... تو اس پر قابو پائیں گے۔"

"یہم بلا نیکیں گے۔" ایک مرد کامران مرزا تھے۔
"اچھا... وہ کیسے... بھلا مشرود ہی آپ کے کہنے سے ہیلی اسے سیف اللہ کا خطاب دے دیا تھا... یعنی اللہ کی تکوار۔"

کاپڑ کیوں بھینے گے۔"

"ہاں! اور سنئے... ایک اور سپہ سالار ہے... ابو عبیدہ بن جراح وہ بھی فتح پر فتح حاصل کر رہا ہے... لیکن۔"

"لیکن کیا۔" عبید اللہ بن سہانے چونک کر کہا۔

"لیکن... اب اچاک مسلمانوں کے غلیقہ نے ایک حیرت انگیز فیصلہ کیا ہے... شاید وہ فیصلہ سن کر آپ خوش ہو جائیں۔"

"ارے بھائی تو سناؤ تا۔"

"انہوں نے خالد بن ولید" کو محروم کر دیا ہے.... یہا مطلب ہے... پہ سالاری سے ہٹا دیا گیا ہے... اور ابو عبیدہ بن جراح" کو اس کی جگہ پہ سالار مقرر کر دیا ہے۔"

عبد اللہ بن سیاچونک کر سیدھا ہو گیا... اور حیرت زدہ انداز میں بولا:

"اور انہوں نے ایسا کیوں کیا۔"

"اس کے بارے میں کافی باتیں کہی جا سکتی ہیں... جیل تو یہ ہے کہ کسی شاعر نے خالد بن ولید" کی تعریف میں کچھ اشعار تائے تو خالد بن ولید" نے اسے انعام دیا... کہا جاتا ہے، یہ انعام مال تیمت میں سے دیا گیا... لیکن خالد بن ولید" کا کہنا ہے کہ انہوں نے انعام اپنے حصے سے دیا... اور ایسا کرنا کوئی عجیب بات نہیں... رسول اللہ ﷺ بھی اشعار سن لیا کرتے تھے اور دوسری بات جو کہی جا رہی ہے، وہ یہ ہے کہ خالد بن ولید" چونکہ فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے ہیں

جاری ہے تھے، لہذا مسلمان یہ خیال کرنے لگے تھے کہ انہیں یہ فتوحات خالد بن ولید" کی مہارت کی وجہ سے حاصل ہو رہی ہیں... مسلمانوں کا یہ خیال غالباً غلط ثابت کرنے کے لیے انہیں پہ سالاری سے ہٹا دیا۔ تاکہ لوگ جان لیں... فتوحات مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہو رہی ہیں... اب حال یہ ہے کہ ابو عبیدہ بن جراح بھی فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں اور خالد بن ولید کے پہ سالاری ہٹنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"اور خالد بن ولید... کیا وہ گھر بینے گے۔"

"نہیں! وہ ایک عام مجاہد کی طرح لٹکر میں شامل ہو کر اور ہے ہیں۔"

"اوہ... یہ را ہوا... اگر وہ گھر بینے جائے تو ہم کچھ کر سکتے ہیں... لہذا میرے لیے اس خبر میں کوئی کام کی بات نہیں ہے... کوئی اور خبر سناؤ۔"

"ہمارا ایک بھائی ہے... ایک مسلمان کا غلام ہے... اس کا نام ہے ابو لؤلو... وہ اپنے آقا سے بہت نگک ہے۔"

"یہ خبر اچھی ہے... ہم اس سے کام لے سکتے ہیں... کسی طرح اسے میرے پاس لاؤ... اور دیکھو... کسی کو کافنوں کا ان خبر نہ ہو۔"

"آپ لٹکن کریں... میں اسے لے آؤں گا... وہ میرا اچھی

”ہاں! میرے پاس اتے پیے نہیں کہ اس کی غلامی سے
نیبات حاصل کر سکوں۔“

”میں تمہیں اتنی رقم دوں گا... لیکن تم اس سے پہلے ایک کام
کرو...“

”اور وہ کیا۔“

”اپنے آقا سے بھجوڑا کرو... اپنا بھجوڑا کے
غلیقہ کے پاس جاؤ... ان سے انصاف کا مطالبہ کرو... دیکھتے ہیں وہ کیا
فیصلہ سناتے ہیں۔“

”اس سے کیا ہو گا۔“

”پہلے تم صرف اٹا کرو... پھر میں تاؤں گا... اس سے کیا
ہو گا۔“

”یہ کام کیا مشکل ہے... میں چکیاں بناتا ہوں... میرا آقا
مجھ سے بچتی چکیاں بناتا ہے... میں وہ بہت آسانی سے بناتا ہوں...
لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے بہت زیادہ کام لیتا ہے۔“

”ہاں شبابش... تم یہ بات لے کر امیر المومنین کے پاس
جاو، پھر آ کر مجھے بتانا۔“

”اچھی بات ہے...“

”یہ لو... چند اشر فیاض رکھو... اگر تم نے میری ہدایات پر عمل
کیا تو میں تمہیں اشر فیوض کی ایک پوری حکی دوں گا۔“

”طریق واقف ہے... لیکن اسے کچھ لا جائی دینا پڑے گا۔“
”کوئی بات نہیں... اشر فیوض کی ایک حکی اس کو دے دوں
گا۔“

”یہ ٹھیک رہے گا۔“

”لکر ہن تاریک ہو گئی...“

”اف مالک... تو اب لو لو والا واقعہ اتفاقی واقعہ نہیں تھا...
یعنی اس نے اچانک خصے میں آ کر حضرت عمر پر خبر سے وارثیں کیا تھا..
پہلے سے سازش تیار کی گئی تھی۔“

”ہاں! ان حالات سے تو یہی نظر آ رہا ہے... خیر پہلے اگلی
کیٹ دیکھ لیتے ہیں... اس میں وضاحت ہو جائے گی۔“

”لکر ہن ایک بار پھر روشن ہو گئی اور ایک سیاہ رنگ کا آدمی اس
وہ مرے آدمی کے ساتھ رنگ میں داخل ہوا... عبد اللہ بن سبا اسے
دیکھتے ہی بولا:
”تو تم ہو اب لو لو۔“

”تی ہاں... آپ نے مجھے کس سلسلے میں یاد فرمایا... آپ
کون ہیں۔“ اب لو لو کے لپجھ میں حیرت ہی حیرت تھی۔

”میں عبد اللہ بن سبا ہوں... سودا کا بیٹا... یعنی میرا باب
سودا کے نام سے مشہور تھا... تم نے شاید سنتا ہو گا... تم یہودی ہو...
اور میں نے نہ ہے... ایک مسلمان کے علام ہو۔“

”انہوں نے میری بات پر فوراً یقین نہیں کیا... بلکہ پوچھا...
میں کیا کام کرتا ہوں... میں نے بتایا کہ چکل بتاتا ہوں... پھر کام کی
تفصیل بتائی کہ مجھے کتنا کام روزانہ کرنا پڑتا ہے، ساری بات سن کر
انہوں نے کہا، جب تو تمہارا آقا تم سے مناسب کام لیتا ہے... زیادہ
نہیں لیتا... اس کے بعد انہوں نے کہا، تم ایک چکل میرے لیے بھی
نہیں کر سکتے۔“

”پھر... تم نے کیا کیا؟“

”چونکہ مجھے ان کی بات سن کر غصہ آگیا تھا اور میرا بھی چاہ رہا
تھا کہ میں انہیں قتل کر دوں... لیکن میں نے اپنے آپ پر قابو رکھا اور
غصے سے صرف اتنا کہا کہ آپ کو تو میں ایسی چکل بتا کر دوں گا کہ یاد
رکھیں گے... یہ کہہ کر میں آگے بڑھ گیا... بعد میں میں نے ساہے...
کسی نے امیر المؤمنین سے میرے بارے میں کہا ہے کہ پوچھن آپ کو
قتل کی دھمکی دے کر گیا ہے... اسے گرفتار کر لینا چاہیے، اس پر انہوں
نے کہا، جب تک کوئی شخص کوئی جرم کرنے نہیں لیتا، اسے گرفتار نہیں کیا
جا سکتا ہے... یہ ہے اس وقت تک کی کہانی۔“

”اور یہ کہانی بہت اچھی ہے... میری خواہش سے بھی زیادہ
اچھی... اب تو میں تمہیں اشرفتیوں کی دو تحلیاں دے سکتا ہوں۔“

”لیکن کس لیے... مجھے کیا کرنا ہو گا۔“

”یہ میرے پاس ایک خجرا ہے... بہت تیز۔“ عبد اللہ بن سaba

”کیا کہا... اشرفتیوں کی ایک پوری تحلیل۔“ اس نے بے یقینی
کے عالم میں کہا۔

”ہاں یہ دیکھو... میرے پاس بہت اشرفتیاں ہیں۔“
یہ کہہ کر اس نے ایک تحال پر سے کپڑا ہٹا دیا... وہ اشرفتیوں
سے بھرا ہوا تھا۔

”اف... اس قدر اشرفتیاں۔“ ابوالوکا اپ گیا۔

”ان میں سے ایک تحلیل تمہاری ہو سکتی ہے۔“ عبد اللہ بن سaba
مکرایا۔

”آخر آپ مجھ سے کیا کام لینا چاہئے ہیں۔“

”بس! پہلے تم اتنا کام کرو۔“
”مجی اچھا... میں ایک دو دن بعد آپ کو متاؤں گا۔“

”شب اباش... اب جاؤ۔“
ابوالوکا جاتا نظر آیا، پھر سکرین تاریک ہو گئی... اس بارہ ووش
ہوئی تو ابوالوکا اندر داخل ہوتا نظر آیا، اس کے پیغمبرے پر سکراہت تھی...
اندر عبد اللہ بن سaba بیٹھا نظر آیا:

”آؤ ابوالوکو... کیا رہا؟“
”میں نے کل راستے میں امیر المؤمنین کو روک لیا... ان سے
ٹکایت کی کہ میرا آقا مجھ سے بہت زیادہ کام لیتا ہے...“
”پھر انہوں نے کیا کہا۔“

کے پھرے پر پر اسرار شیطانی مکراہت نظر آئی۔

”خیز... لیکن کیوں... خیز سے مجھے کیا کرتا ہو گا۔“

”میخ کی نماز میں جب امیر المومنین نماز پڑھا رہے ہوں...“

تم پہلے سے مسجد میں چھپ جاتا... یہ خیز تمہارے پاس ہو گا... جب نماز شروع ہو جائے... تب اچانک خیز نکال کر امیر المومنین کے جسم میں اتار دیتا... بلکہ پے درپیٹ کنی وار کرتا... کہ بختے کا امکان ہی نہ رہ جائے۔“

”تن... نہیں۔“ وہ کاٹپ گیا۔

”اشرفتیوں کی یہ حیلی تمہاری ہوگی اور تم زندگی بھر میش کرو گے۔“

”لیکن کیسے... کیا مسلمان مجھے پکڑنیں لیں گے۔“

”مسلمان تو اس وقت نماز پڑھ رہے ہوں گے... تم ان کے درمیان سے نکل آؤ گے... کوئی راستا رونکے کی کوشش کرے تو اسے بھی خیز مار دیتا... تم آسانی سے نکل آؤ گے... کیونکہ حیلی مفتوح والوں کو تو پایا ہی نہیں چلے گا... کیا ہوا ہے... جب تک پا چلے گا... تم باہر نکل چکے ہو گے... تم سیدھے پیاراؤں کی طرف چلے جانا... تن دن کسی غار میں چھپے رہتا... پھر رات کی تاریکی میں میرے پاس آ جانا یہاں تمہارے لیے یہ حیلی تیار ہو گی۔“

”اوہ اگر میں پکڑا گیا تو۔“

”نہیں پکڑے جاؤ گے، مسلمان خیال کریں گے، تمہارا دھوٹ نوٹ گیا ہے... تم ناک پر ہاتھ رکھ لیتا... یہ اس بات کا اشارہ ہو گا کہ تمہارا دھوٹ نوٹ گیا ہے... کیا تمہیں امیر المومنین پر غصہ نہیں ہے۔“

”وہ تو ہے۔“

”بس تم یہ کام کر گزو... یاد رکھو... تم یہودی قوم کے پہلے ہیرہ گئے جاؤ گے۔“

”پہلا ہیرہ... کیا مطلب؟“ وہ چوتھا۔

”پاں! اتنے بڑے امیر المومنین کو قتل کر کے تم یہودی قوم کی نظروں میں بہت بڑے ہیرہ بن جاؤ گے... تاریخ میں تمہارا نام بھیش زندہ رہے گا... یہودیوں کی تاریخ تمہارا نام عزت سے لے لے گی... گویا مرنے کے بعد بھی تم زندہ رہو گے... کیا یہ کوئی کم انتعام ہے... یا قی رہی بات اشرفتیوں کی... تو میں اس حال کی یا قی اشرفیاں بھی تھیں دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔“

”تن نہیں۔“ اب لوٹو چھل کر کھڑا ہو گیا۔

”کیا ہوا... ڈر گئے۔“

”نہیں... اتنی اشرفتیوں کا سن کر خود پر قابو نہیں رکھ سکا۔“

”تو جاؤ... یہ خیز لے جاؤ... کل کا سورج تمہارے لیے خوشیوں کا پیغام لائے گا۔“

”لیکن آپ ایسا کیوں کرتا چاہے ہیں؟“

لن طاقت ور ہیں... لمبے چوڑے ہیں... مجھ کا ایک دار شاید کارگر
ہو سکے۔"

"آپ غلن کریں... میں کامیاب دونوں گا... اب میں

عبداللہ ابن سہانے ہاتھ بلا کر اسے رخصت ہونے کا اشارہ
باہر دو اٹھ کر کرے سے لکھ نظر آیا... جب وہ چلا گیا... تو ساتھ
لے کرے سے دو آدمی ابن سہا کے پاس آگئے۔

"بہت خوب! آپ نے کمال کر دیا... اسے خوب شکست میں

"لیکن... بات تو تب ہے... جب یہ کامیاب ہو جائے۔"

"یہ کل پتا چلے گا..."

"تب تم دونوں بھی جاؤ... نماز میں شامل ہو جانا، اس طرح
چلندر پورٹ تو مل جائے گی... ورنہ ابوالتو ا تو تم دن بعد میرے
ل آئے گا۔"

"کیا مسلمان اسے چھوڑ دیں گے۔"

"مشکل ہے... ان حالات میں انہیں نماز توڑنے کی
نیت ہے... وہ نماز توڑ کر اسے پکڑنے کی کوشش کریں گے... اور
نہ بہت سے لوگوں کے درمیان سے وہ بچ کر نہیں آ سکے گا۔"

"تب تو آپ نے اپنا آدمی بھی داؤ پر لگادیا۔"

"ایک مدت سے ہم لوگ مسلمانوں کا شیرازہ بھی نہ کی
کوششوں میں لگے ہوئے ہیں... لیکن کسی طرح بکھر فیض پاتا... اگر تم
یہ کام کرو الو... تو ضرور ایسا ہو جائے گا... کیونکہ امیر المؤمنین کے بعد
مسلمانوں میں کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو ان سب کو سنبھال لے... یہ بکھر
جانیں کے... گروہ در گروہ ہو جائیں گے... انہیں گروہ در گروہ میں
کروں گا... ان کا کام تم تمام کر دو۔"

"آپ خود یہ کام کیوں نہیں کرتے...؟" ابوالتو نے اسے
ٹک کی نظروں سے دیکھا۔

"میرے ذمے اور بہت سے کام ہیں... اگر میں نے یہ کام
کیا تو وہ رہ جائیں گے اور یہودیوں کے خواب خاک میں مل جائیں
گے۔"

"اچھی بات ہے... میں یہ کام کروں گا... آپ غلن کریں،
اس صفائی سے کروں گا کہ مسلمانوں کا خلیفہ بیج نہیں سکے گا۔"

"یہ ہوئی نا بات... اب جاؤ... اور کل ٹک بکھر میں رہو...
کسی کو نظر نہ آؤ... کہیں کوئی تمہارے چہرے کی طرف دیکھ کر کوئی
بات محسوں نہ کر لے۔"

"کیا میرے چہرے پر کچھ نظر آ رہا ہے۔"
"ہاں! بالکل... خود کو پر سکون رکھو... بکھرا ہٹ سے خود کو
بچاؤ... دار او چھانہ پڑے... ایک تھی وارثہ کرنا... کئی وار کرنا... وہ

"میں اس کام کے لیے اپنے سوآدمی بھی داد پر لگا سکتا ہوں، میں میں علی السلام نے تو پوری زندگی میں اس بات کی کھلمنکھلائی کی تھی مسلمان قوم کا شر ازہ بکھیرتا تھا آسان نہیں ہے۔"

"آخہ ہم ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"

"زندہ رہنے کے لیے... پوری دنیا پر حکومت کرنے کے لیے، یا کہ عین علی السلام کی تعلیم یہی ہے کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں... پھر اسی اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو پھر پوری دنیا پر صرف مسلمان حکمران ہوں، اور پر اجتنیں تحمل کی سکیں... اور آج عیسائی دنیا کو سمجھی ہتا ہے کہ یہ سوچ گے... کیا تم ان کے غلام بن کر رہتا پسند کرو گے۔"

"تن نہیں۔"

"اور کیا تم چاہتے ہو... تمہاری آئندہ نسلیں مسلمانوں کی غلام ہوں۔"

"نہیں... ہرگز نہیں۔"

"بس تو پھر میں جو کر رہا ہوں... پوری یہودی قوم کے لیے "ہاں! یہی بات ہے... اگر میں پلوں کے روپ میں ایسا نہ کر رہا ہوں... یہودی قوم میری احسان مند ہوگی... میرا نامہ بھیش رتا... تو آج تمام عیسائی دنیا مسلمان ہوتی اور ہمارا نام و نشان مٹا دیا عزت سے لے لے گی... اور تم کیا جانتے... میں کون ہوں..."

"کیا مطلب... آپ کون ہیں... ہم کیوں نہیں جانتے، زندہ ہیں... کیا سمجھے۔"

بھا... اچھی طرح جانتے ہیں... آپ عبد اللہ بن سماہ ہیں، عبد اللہ ابن سواد بھی کہہ سکتے ہیں، ہم آپ کو۔"

"وہ تو میں ہوں... لیکن آج سے پہلے سو سال پہلے میں نے "حد ہو گئی... تم سمجھے نہیں... وہ میرا پڑا دادا تھا... بلکہ پڑا کا بھی سوادا... عیسائی بن کر عیسائیوں کو دھوکا دیا تھا... یہ اکا بھی پڑا دا... اب بات سمجھے میں آئی۔"

میں تھا جس نے انہیں بتایا تھا... عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں... اب ہم پلتے ہیں... دیکھتے ہیں، ابوالولو کیا

کرتا ہے۔"

"ہاں جاؤ... خوشی کی خبر لے کر لوٹنا... پھر سے کان ترس گے ہیں خوشی کی خبر سننے کو... کی مال بیت گئے... ہر بار میں مایوسی کا سامنا کرتا ہوں... لیکن میری ہمت کی داد دو... پھر بھی ذہنا ہوا ہوں۔"

"یہ تو خیر ہے..."

"اچھا تو پھر اب جاؤ۔"

دونوں باہر نکلتے نظر آئے... ایک لمحے کے لیے سکرین ناریک ہوئی... لیکن ساتھ ہی روشن ہو گئی اور سکرین پر اذان کی آواز گونجئی... مسلمان مسجد کا رخ کرتے نظر آئے... ایک اڑدھام تھا جو مسجد کا رخ کر رہا تھا... ایک طرف سے ایک لوٹکھنے نظر آیا... اس نے ایک نظر اور ادھر دیکھا... اور پھر مسجد میں داخل ہو گیا...

☆...☆...

بھی پائپ

اذان کے بعد لوگ مسجد میں منٹس پڑھتے نظر آئے... پھر
لیبر کینے کی آواز گونجئی گئی... مسلمان صفحیں درست کرتے نظر آئے...
اللہ اکبر کی آواز سنائی دی... اب تماز شروع ہو گئی... پھر تلاوت
لنے کی آواز سنائی دینے لگی۔
اچاکٹکٹ تلاوت رک گئی... ایک چیج... بلکہ یہ چیز سنائی دی...
غنوں کے درمیان سے ایک لوٹکھنے سے لکھا نظر آیا... ایسے میں کسی
نے چیج کر کہا:
"پکڑو... اے پکڑو... جانے نہ پائے... اس نے اس
المیمن پر وار کیا ہے۔"

اب لوگ ایک لوٹکھنے کی طرف متوجہ ہو گئے... اس کے ہاتھ میں
دون آلوں خیز تھا... لوگوں نے تماز توڑ کر اسے لگھر لیا... اس نے قل
کٹنے کی کوشش کی... اس کوشش میں وہ بری طرح خیز والا ہاتھ گھما نے
لکھا... کئی لوگوں کو خیز لگا... لیکن انہوں نے اسے پھر بھی نکھنے نہ دیا...
آخر سے چھاپ بیٹھے... لیکن اسی وقت اس نے خیز اپنے پیٹ

میں بھونک لیا... ”

” امیر المؤمنین شدید رُخْنی ہیں ... ان کے لیے جلدی سے چار پائی لائی جائے۔ ”

ان الفاظ کے ساتھ سکرین تاریک ہو گئی ... پھر فوراً روشن ہوئی ... اور وہی دونوں آدمی اندر واصل ہوتے نظر آتے ... عبد اللہ لاری اوٹھن گے۔ ”

” تب میں تمہارا منہ موتویوں سے بھروسہ گا۔ ”
” کیا خبر ہے۔ ”

” ایک طرف سے کامیابی ... دوسری طرف سے ناکامی۔ ”
اور پھر وہ باہر جاتے نظر آتے ... سکرین تاریک ہو گئی ... ایک نے کہا۔

” کیا مطلب؟ ”
” مطلب یہ کہ ... ابوالولو نے فخر کے تین چار دارے کیے ہیں ... ماری چو لوں ہل گئی ہیں ... ہم لوگ آج تک یہی خیال کرتے رہے کہ امیر المؤمنین بری طرح رُخْنی ہیں ... ان کی کئی آنسیں کٹ گئی ہیں ... ابوالولو نے غصے میں آ کر یہ کام کر دا لاتھا ... لیکن یہ غصہ جان بو جھ کر زندہ نہ چلتے کی کوئی امید نہیں ہے ... لیکن دوسری طرف بری خبر یہ ہے کہ ایسا گیا تھا ... مسلمانوں کے دماغوں میں یہ خیال بخانے کے لیے کہ ابوالولو نے خود کشی کر لی ہے۔ ”

” اس میں بری خبر کوں سی ہو گئی ... ہمارا اشتہر فیوں کا تحال قائمی کا رواتی کی ... حالانکہ ابوالولو کو اس کرنے پر عبد اللہ بن سبانے گیا۔ ” عبد اللہ ابن سبانے خوش ہو کر کہا۔

” یہ ... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ”

” مطلب یہ کہ حضرت میر قاروٰق ” کا قتل بھی یہودی سازش ” میں تھیک کہہ رہا ہوں ... میرے پاس اور بہت سے ابوالولو تھی۔ ”

” بالکل! اب تو ہم نے یہ سب آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ... ”

” تب تو ہمیں خوش ہو جانا چاہیے۔ ”

” بھی تھیں ... پہلے ان کے مرنے کی خبر لے آؤ ... جاؤ ... میں لیتے رہو ... ”

” ہوں ... تھیک ہے ... ہم چلتے ہیں اور اب تکل خوشنگیری ہوئی ... اور وہی دونوں آدمی اندر واصل ہوتے نظر آتے ... عبد اللہ لاری اوٹھن گے۔ ”

” تب میں تمہارا منہ موتویوں سے بھروسہ گا۔ ”
” شکریہ سردار۔ ”

اور پھر وہ باہر جاتے نظر آتے ... سکرین تاریک ہو گئی ... ایک نے کہا۔

” ابھی خبر جائیں بھی ... اس کیست کو دیکھ کر میرے اندر کی

” مطلب یہ کہ ... ابوالولو نے فخر کے تین چار دارے کیے ہیں ... ماری چو لوں ہل گئی ہیں ... ہم لوگ آج تک یہی خیال کرتے رہے کہ

امیر المؤمنین بری طرح رُخْنی ہیں ... ان کی کئی آنسیں کٹ گئی ہیں ... ابوالولو نے غصے میں آ کر یہ کام کر دا لاتھا ... لیکن یہ غصہ جان بو جھ کر

زندہ نہ چلتے کی کوئی امید نہیں ہے ... لیکن دوسری طرف بری خبر یہ ہے کہ ایسا گیا تھا ... مسلمانوں کے دماغوں میں یہ خیال بخانے کے لیے کہ

ابوالولو کو چونکہ امیر المؤمنین کا فیصلہ پسند نہیں آیا تھا، اس لئے اس نے یہ

” اس میں بری خبر کوں سی ہو گئی ... ہمارا اشتہر فیوں کا تحال قائمی کا رواتی کی ... حالانکہ ابوالولو کو اس کرنے پر عبد اللہ بن سبانے

گیا۔ ” عبد اللہ ابن سبانے خوش ہو کر کہا۔

سازش کرنے والوں نے خود یہ فلم بنائی ہے... تاکہ ان کی قوم بان لے... وہ دو ہزار سال سے کیا کام کرتے رہے ہیں اور یہ کوہ میں کچھ کرتے رہیں گے... مسلمانوں کے خلاف ہر ہمکن کارروائی کرتے ہیں گے... "اپکلز کامران مرزا نے کہا۔

"تب تو پھر یہ فلمیں پوری امت مسلمہ کو وکھانا بہت ضروری ہیں... تاکہ وہ جان لیں۔ یہودی ذہن کیا ہے... خاص طور پر ان مسلمان حکمرانوں کے لئے یہ یکمش بہت اہم ہیں جو آئے ورن ان سے مذاکرات کرتے رہتے ہیں... ان سے صلح کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں... اور خیال کرتے ہیں... یہود اور نصاریٰ سے دوستان تعلقات بنا کر ہم آرام سے زندگی بسر کر لیں گے... لیکن ان کا یہ خیال سو فیصد غلط ہے... یہ لوگ ہمارے دوست نہیں ہیں... جب قرآن کریم نے یہ فیصلہ دے دیا کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے... یہ آپس میں دوست ہیں... تو ہم انسان ہو کر انہیں دوست خیال کرنے لگے ہیں... گویا خالق سے زیادہ عقل ان لوگوں میں ہے.. استغفار اللہ.. تو پہ تو یہ.. وہ حکمران عقل سے بالکل پیدل ہیں.. جو یہ خیال کرتے ہیں... یہ یہود و نصاریٰ ہمارے دوست ہیں... اور ہم ان کی مدد سے اپنی حکومت تہایت کامیابی سے چلاتے رہیں گے.. وہ اندھیرے میں ہیں... یہ فلمیں انہیں اندھیروں سے نکال سکتی اگر یہ جاسکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں جاسکتے۔" فرزانہ نے جلے کے انداز میں کہا۔

"ولل... لیکن.. "فاروق ہکلایا۔

"بھائی اپنا یہ نوتا پھونا لیکن اپنے پاس رکھو... یہ یہ میں اور زیادہ پریشانی میں جھلا کر رہا ہے۔" آصف نے مند بنا کیا۔

"حد ہو گئی... بات تو کرنے دیا کرو... "فاروق جھلا کر اس کی طرف اٹ پڑا۔

"ضرور کرو... یہاں اور کام ہی کیا ہے۔" خان رحمان مکرا اٹھے۔

"جی ہاں! فلمیں دیکھنا... باشیں کرنا... اور کیا۔" آصف نے کہا۔

"جی نہیں... سب سے بڑا کام یہ ہے کہ یہاں سے نکلنے کی تربیت کرنا۔"

"لیکن سب سے مشکل کام ہے اور میں یہی کہنے لگا تھا کہ ہم تو یہاں سے نکل ہی نہیں سکتے... فلمیں اپنے ملک تک کیے لے جائیں گے۔"

"اللہ نے چاہا تو ضرور لے جائیں گے... فکر نہ کرو۔"

"لیکن کیسے... یہاں سے نکلنے کا کوئی راستا ہے یہ نہیں۔"

"بھی اگر یہ لوگ یہاں آ سکتے ہیں تو جا بھی سکتے ہیں... اور

"اوہ اندھیرے میں ہیں... یہ فلمیں انہیں اندھیروں سے نکال سکتی اگر یہ جاسکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں جاسکتے۔" فرزانہ نے جلے کے انداز میں کہا۔

"یہ وقت اس بحث کا نہیں... کہ تم جاسکتے ہیں یا نہیں...
پلکر راستا تلاش کرنے کا ہے۔" پروفیسر داؤڈ جلدی سے بولے۔

"جب پھر... پہلے قلمیں یار راستا تلاش کریں۔"

"فلموں کے بارے میں ہمیں اندازہ ہو گیا ہے... تاہم تم ان کو دیکھیں گے... لیکن زیادہ توجہ ہم راستا تلاش کرنے پر صرف کریں گے..." رفتہ نے فوراً کہا۔

"یہ تجویز معقول ہے... ورنہ جو نبی کیسیں ختم ہوں گی... روذی صاحب ہمارے قتل کا حکم دے دیں گے... یہ وہ وعدہ گرچے ہیں کہ جب تک ہم تمام کیسیں نہیں دیکھ لیتے... وہ ہماری موت کا حکم نہیں دیں گے۔"

"اس کے حکم دینے تو دینے سے کیا ہوتا ہے... زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ ہے۔"

"اس میں شک نہیں۔"

"ہم ذرا اگلی کیٹ اور دیکھ لیں... اب ان لوگوں نے کی قدمیا ہے... اگلی کیٹ لگادیں بھی۔" انپکڑ کامران مرزا نے کہا۔
سکرین روشن ہو گئی... وہی دونوں آدی دوڑ کر آتے نظر آئے۔ ان کے سالس پھولے ہوئے تھے... پھر وہ عبد اللہ ابن سبیک کے گھر میں داخل ہوئے... عبد اللہ ابن سبیک نے چونکہ کران کی طرف دیکھا... وہ بہت بے تاب نظر آ رہا تھا۔

"دیکھو... سنو... میں بہت بے چین ہوں... بے تاب ہوں... مجھے صرف خوشخبری سنانا اور اگر تمہارے پاس سنانے کے لیے خوشخبری نہیں ہے تو خاموشی سے میرے گھر سے چلے جاؤ... پھر اس وقت آنا جب تم کوئی خوشخبری سنائے کو۔"

دونوں یہ سن کر مسکراتے... اور بیٹھنے لگے... لیکن یوں لے کچھ نہیں...
...

"تم گئے نہیں... گویا خوشخبری ہے..."

"پہلے ہمارا منہ موتویوں سے بھر دیں... جیسا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا۔"

"اوہ ہاں! کیوں نہیں... اشرافوں کی ایک ایک ٹھیکی کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"بہت کافی ہیں۔"

"تو پھر یہ لو۔"

اس نے دو تھیلیاں ان کی طرف اچھال دیں۔

"غیر مر گئے۔"

"واہ! ہزا آ گیا... انہوں نے کیا وصیت کی۔"

"جیکہ آدمی مقرر کیے ہیں... جو یہ فیصلہ کریں گے... آئندہ غلیقہ کون ہو گا۔"

"گویا انہوں نے خود یہ فیصلہ نہیں کیا کہ غلیقہ کون ہو گا۔"

”نہیں... یہ کام وہ جھٹے مسلمان کریں گے۔“

”مسلمانوں کا رحجان کس طرف ہے... اب وہ کے خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔“

”فی الحال وہ عمر کی موت کے صدے سے ٹھحال ہیں... اس طرف انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی...“

”خیر... ہم تیل و یکھیں گے... تیل کی دھار و یکھیں گے اور پھر اپنا کام شروع کریں گے... اب تم جا سکتے ہو... جب وہ کسی کو خلیفہ چن لیں، تب میرے پاس آتا... اور یاد رکھو... ہمیشہ خفیہ طور پر آتا اور جانا... کسی کو کافیوں کا ان پستانے چلے۔“

”آپ غفران کریں۔“

”دولوں انہوں کر چلے گے... سکرین تاریک ہو گئی...“

”ذر اخہر و بھی... ابھی کیست نہ لگانا... ہم تبھرہ کریں گے پہلے۔“ ان پکڑ جمیلہ نے کہا۔

”بالکل تھیک ہے... اب یہ شخص مدت تک خاموشی سے کام کرے گا... کیونکہ تاریخ ہمیں بتائی ہے... ہمارے تیسرے خلیفہ راشد سیدنا حنفیؓ کی حکومت کے قرباً گیارہ سال پر سکون گزرے تھے... یا کیا کہ ان کے خلاف سازش شروع ہو گئی تھی... گویا اب یہ شخص گیارہ سال خاموشی سے کام کرے گا... یہ ہم جانتے ہیں... حضرت حنفیؓ کے خلاف سازش کا میدان اسی نے تیار کیا تھا...“

اب تک یہ تھا کام کرتا نظر آتا رہا ہے... جب کہ عثمان غنیؓ کے زمانے میں اس نے باقاعدہ باشیوں کی جماعت تیاری کی تھی... مسلمانوں کو کس کس طرح درخیلایا... بلکہ میں تو یہ کہوں گا... جن لوگوں کو اس نے درخیلایا... جو اس کے درخیلانے میں آگئے... وہ پہلے مسلمان تو تھے ہی نہیں... پہلے مسلمان تھے یا پھر منافق ہم کے لوگ تھے اور منافق تو نبی ﷺ کے زمانے میں بھی تھے... قرآن کریم میں ان کے بارے میں واضح طور پر آیا ہے... ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے نبی آپؐ ان منافقین کو نہیں جانتے... لیکن ہم انہیں جانتے ہیں... گویا یہ لوگ مسلمانوں کے بھیں میں چھپے ہوئے تھے... تو اہنے سماں اپنے ارد گرد ایسے لوگوں کو لازمی بات ہے، جمع کیا ہو گا...“

”بالکل یہی بات ہے... ویسے اب ان فلموں میں بہت سپنس پیدا ہو گیا ہے... کیونکہ جلد ہم واقعہ کربلا کو بھی شاید اپنی آنکھوں سے ہوتا دیکھیں گے... صحابہ کرامؐ تک تو انہوں نے براہ راست فلمیں تیار نہیں کیں... لیکن اس کے بعد یعنی کربلا کے واقعہ کے بعد تو شاید براہ راست فلمیں دیکھنے کو ملیں گی۔“

”میں سب سے زیادہ واقعہ کربلا کے بارے میں سپنس میں جھلا ہوں۔“ منور علی خان نے کہا۔

”شاید ایک دو ہوں تک ہم اس کیست تک پہنچ جائیں گے۔“

”تو کیوں نہ ہم فلمیں دیکھنے کا کام جاری رکھیں۔“ مکھیں

"ایک را دن بھر راستے کی تلاش کا کوں نہ گالیں۔" شوکی نے کہا۔

"یہ بھیک رہے گا... ذرا تفریح بھی ہو جائے گی۔"

وہ باہر نکل آئے... اب سورج سر پر پر چمک رہا تھا... دیوار انہیں کافی دور نظر آ رہی تھی... اس دیوار کے دوسرا طرف بھی وہ ابھی تک نہیں دیکھ پائے تھے... ان سب کا بے تحاشانی چاہا... کس طرح دوسرا طرف دیکھ لیں... لیکن بھلا یہ کس طرح ممکن تھا، دیوار بہت اوپنجی تھی اور وہاں کوئی سیر ہی نہیں تھی... درخت بھی زیادہ اوپنجی تھے... اور دیواروں کے ساتھ کوئی درخت تھا۔

"ہمیں وہ راستہ تلاش کرنا ہو گا اور بس۔" آصف نے ہاٹک لگائی۔

"لیکن اس بات کا بھی تو امکان ہے کہ یہاں کوئی راستا ہوئی نہ... اور ہم بلا وجہ نکل ریں مارتے رہیں... آخر ہم اس وقت یہ ہو دیوں کی قید میں ہیں... اس بات کا زبردست امکان ہے کہ ان لوگوں نے راستے کا شوٹ چھوڑ دیا ہو۔"

"اس بات کا امکان واقعی ہے... لیکن اس کے باوجود ہمیں وہ راستہ تلاش کرنا ہو گا... اس امید پر کہ انہوں نے شوٹ نہیں چھوڑا۔"

"اوہو... یہ... یہ میں اس طرف کیا دیکھ رہی ہوں۔"



انہوں نے فرزانہ کی کپکپاتی آواز سنی۔

"خدا کے لیے کوئی کام کی چیز دیکھتا... اس بارہم نے اب تک کوئی کام کی چیز نہیں دیکھی۔" فاروق بولا۔

"عد ہو گئی... کیا یہ بات میرے بس میں ہے۔" فرزانہ جھلا اٹھی۔

"پہ پتا نہیں... مہربانی فرمائ کر مجھ پر نہ بگزو... " فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

"اب میں یہاں سورنے سے تو رہی۔" فرزانہ تر سے کہا۔

"فرزانہ... جلد تباہ... کیا یہ نظر آئی ہے تمہیں۔"

"بھی پاپ۔"

"بھی پاپ... یہ کیسا پاپ ہوتا ہے۔" رفت نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ دیکھو... دیسا ہوتا ہے۔"

فرزانہ نے جھلا کر کہا اور پھر وہ بے تحاشا دوڑ پڑی۔

اے دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”تمہیں قاطع نہیں ہوتی ہے... یہ پاپ نہیں درخت ہے۔“
 ان رہمان نے جھلا کر کہا۔
 ”غور سے دیکھیں۔“ فرزان مسکرائی۔
 ”اب ہم اور کتنے غور سے دیکھیں۔“
 ”جتنے غور سے دیکھ سکتے ہیں، دیکھیں۔“ فرزان نے کہا۔
 اب تو سب اس درخت کو دیکھنے لگے... آخر اسکلر جشید زور
 سے اچھے۔
 ”اڑے باپ رے... یہ... یہ تو واقعی پاپ ہے۔“
 ”تی... کیا فرمایا آپ نے... آپ بھی فرزانہ کا ساتھ
 بینے لگے۔“ فاروق نے منہ بنایا۔
 ”میں اور کیا کر سکتا ہوں... یہ ہے اسی پاپ۔“
 ”لیکن ہم سب کو درخت کیوں دکھائی دے رہا ہے۔“
 ”اس لیے کہ تم لوگ عقل سے نہیں... صرف آنکھوں سے
 بیوڑ ہے ہوا اور فرزانہ کے توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک تم نے عقل
 استعمال نہیں کی۔“ اسکلر کاران مرزا نے جلدی جلدی کہا۔
 ”اچھی بات ہے... اب ہم ضرور عقل کو کام میں لا کر اس
 درخت کو دیکھیں گے۔“ محمود نے فوراً کہا۔
 اور سب لوگ اور غور سے درخت کو دیکھنے لگے...“

تعلیٰ

انہوں نے فرزانہ کو رکتے دیکھا... اب وہ سب اس کی
 طرف لے... زدیک پہنچ کر انہوں نے دیکھا... فرزانہ ایک درخت
 کے سامنے کھڑی تھی۔

”حد ہو گئی... اب فرزانہ کو درخت بھی پاپ نظر آنے لگے...
 درخت ہے بھی... نہ کہ پاپ، جب کہ تم اس کو پاپ کہہ رہی
 ہیں۔“ آفتاب نے جھلا کر کہا۔

”وہ تو یہ پاپ کے ادب کی وجہ سے تی ساتھ لگا رہی تھی۔“
 روق نے منہ بنایا۔
 ”واقعی فرزانہ... ہمیں تم سے ایسی امید نہیں تھی۔“ رفت
 مسکرائی۔

لک... کیسی۔“ فردت ہلکائی۔
 ”ایسی کہ... بلا وجہ پاپ کہ کر دوڑ پڑیں جب کہ یہاں دور
 درستک کوئی پاپ ہے، نہ پاپ کا نشان۔“
 ”لیکن میں پاپ کو دیکھ رہی ہوں۔“ اس نے درخت کی

پھر تو سب کے سب بڑی طرح اچھے... اور اچھے کی وجہ سے ایک دوسرے سے الجھے گئے... کچھ گر بھی گئے... لیکن ان پر اس قدر جوش طاری تھا کہ انہوں نے گرنے اور الجھنے کو کوئی اہمیت نہ دی۔

"اف میرے ماں! یہ تو واقعی پاسپ ہے۔"

"گویا ہم نے راستا ملاش کر لیا۔" فرزانہ پر جوش انداز میں

بوی۔

"بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔"

اب یہ بات انہیں صاف نظر آئی تھی... زمین میں قریباً ایک ف قطر کا پاسپ نصب تھا، لیکن باہر سے اس کی شکل و صورت بالکل درخت کے تنے کی سی بنائی گئی تھی، اس کے گرد شاخیں پتے وغیرہ بھی موجود تھے اور اور واں جسے پر باقاعدہ شاخیں لمبارہ ہی تھیں، ان شاخوں پر پھول بھی تھے... اس قدر نفاست سے بنائے گئے تھے کہ وہ بالکل اصلی لگا تھا... وہ اس کے پاس سے کمی بارگز رے تھے، لیکن اس کے نعلیٰ ہونے کا شہبز نہیں گزر اتا تھا..."

"فرزانہ! آخر تم نے کیے جانا کہ یہ پاسپ ہے۔" خان رحمان نے تعریف کے انداز میں کہا۔

"بس یہ نہیں... میں راستے کی خلاش میں اوھر ادھر دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ راستا آخر کہاں ہو سکتا ہے... کہ اس درخت پر نظریں جم گئیں... تمام درختوں کے نیچے گرے ہوئے اور جھڑے

ہوئے پتے اور پھول موجود ہیں... لیکن اس درخت کے نیچے مجھے ایک بھی پتا پر انظر نہ آیا... ہوا یہاں تیز ہوتی نہیں... جب سے ہم آئے ہیں... ہوا میں تیزی محسوس نہیں کی... پتے بھی مشکل سے بٹنے نظر آتے ہیں... شاخیں تو بالکل ساکتی لگتی ہے... یہ شاید اس اور بھی چار دیواری کی وجہ سے ہے... بہر حال میں دیکھتی دیکھتی... آخر پکار بھی... اور ہوا میں اس طرف کیا دیکھ رہی ہوں۔"

"بہت خوب فرزانہ... حق یہی ہے کہ اس درخت کی طرف ہمارا دھیان بھی نہیں گیا... اور ہم محسوس نہیں کر سکتے کہ یہ درخت نہیں ہے... اب ڈر اس پر چڑھ کر دیکھا جائے... پاسپ اور پر سے کھلا ہے یا نہیں... چلو فاروق۔"

"جی ہاں! وہ تو مجھے معلوم ہے ہی... آپ ایسے موقعوں پر سمجھ کہا کرتے ہیں چلو فاروق۔" اس نے منہ بنا لیا اور اور پر چڑھنے لگا۔

"اب یہ اتنا مشکل کام بھی نہیں ہے کہ جناب برے برے منہ بنانے لگا۔" آفتاب نے اس سے بھی زیادہ برامت بنا لیا۔

"میں تو خیر اور پر چڑھتے ہوئے برامت بنا رہوں... اور تم نیچے کھڑے کھڑے جو برے برے منہ بنارہے ہو۔"

فاروق کی اس بات پر سب کوٹھی آگئی... اور آفتاب کا منہ اور بن گیا... اتنے میں فاروق اور پر چڑھ کیا تھا...

"پاسپ اور پر سے بند ہے... لیکن جس طرح سے صندوق

پڑھانا ہوتا ہے... اس پاپ پر بھی اسی طرح ڈھکنا موجود ہے۔“
”اس کو انحانے کی کوشش کرو... امتحان ہے یا نہیں۔“ اپنے
جمشید نے کہا۔

”تی باں! اس میں ایک سبک گلی ہے، اس کو اوپر انحانے سے
یہ کھل سکتا ہے۔“
”تب پھر کھولو۔“

”مم... میں ذرمحوس کر رہا ہوں۔“ فاروق نے ٹھپرا کر کہا۔
”حد ہو گئی یعنی کہ ... یہ تم ڈرپوک کب سے ہو گئے۔“
آفتاب نے طنزی کہا۔

”جب سے اس درخت پر چڑھا ہوں۔“ اس نے فوراً جواب
دیا۔

”کیا مطلب... کیا اس سے پہلے تم ڈرپوک نہیں تھے...
میرا مطلب ہے... اس سے پہلے تم کوئی خوف محوس نہیں کر رہے
تھے۔“ محمود کے لجھے میں حیرت تھی۔

”بالکل بھی بات ہے... ایسا لگتا ہے جیسے خوف اور
درخت کا چوپ دامن کا ساتھ ہے۔“

”حد ہو گئی... اب یہ چوپ دامن درمیان میں لے آئے،
ہے کوئی تک۔“ رفت جلا انجھی۔

”اس... اس میں میرا کوئی قصور نہیں... اوپر آ کر دیکھو لو۔“
وی۔

ذاروق نے منہ بٹایا۔

”کیا دیکھ لوں۔“ رفت تک کر رہی۔

”یہ کہ اوپر آ کر خوف محوس ہوتا ہے یا نہیں۔“

”مجھے اجازت ہے انکل۔“ رفت نے آسمیں چڑھاتے
ہوئے کہا۔

”ضرور۔“ مکرانے۔

پھر رفت بھی اوپر بچنے لگی... اس نے اوہرا دھر دیکھا... مجھے
دیکھ رہی ہو... وہاں کہیں خوف موجود ہے یا نہیں...“

”ہاں! رفت کیا رہا۔“

”یہاں کوئی خوف ووف موجود نہیں... یہ حضرت بلا وجہ ڈر
رہے ہیں۔“

”تب پھر تم ڈھکنا کھولو۔“ اپنے کاران مرزا نے کہا۔

”جنی اچھا۔“ رفت شونگ انداز میں مکرانی... پھر اس نے
ہٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا... لیکن ہاتھ والیں کھینچ لیا...“

”کیا ہوا، کیوں رک گئیں۔“

”مم... میں خوف محوس کر رہی ہوں۔“ اس نے ڈرے
ڈرے انداز میں کہا۔

”یہ... یہ کیا بات ہوئی۔“ آصف کی کھوئی کھوئی آواز سنائی

"یہ وہی بات ہوئی... جو میں کہہ رہا تھا۔"

"میرا خیال ہے... رفتہ بھی فاروق کے رنگ میں رنگ بھی' اب بھے جانا ہو گا۔" " محمود غرایا۔" "ہاتھ کلکن کو آرسی کیا... شوق فرمائیں۔" فاروق نے طنزی انداز میں کہا۔

"آرہا ہوں... تمہاری طرح ڈرپک نہیں ہوں۔" محمود نے کہا اور حیزی سے اوپر چڑھتے لگا... بیہاں تک کہ ان دونوں کے پاس پہنچ گیا۔

"تو یہ ہے وہ کہ... جس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہی تمہاری نئی گم ہو گئی ہے۔"

"ہاں! بھی ہے... چلو انھاؤ کہ۔" رفتہ طنزی انداز میں سکراہی۔

مودو نے پورے سکون کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا، لیکن پھر اس کا ہاتھ بھی رک گیا... اس کے چہرے پر خوف چھا گیا۔ "کیا ہوا بھی۔" اسکلر جشید اور اسکلر کامران مرزا ایک ساتھ پکاراٹھے۔

"وہی ہوا... جس کا ڈر تھا... محمود بھی ڈر گیا۔" "نہیں... نہیں... یجھے آجائے... میں دیکھتے ہوں۔" اسکلر جشید چلائے۔

تینوں نے قورا اوپر سے چھلانگیں لگادیں... وہ بے بے اس لے رہے تھے۔

"تم نے کیا محسوس کیا؟" اسکلر جشید بے جملہ ہو کر بولے۔

"جو نبی ہم نے ہاتھ آگے بڑھائے... بے تھاش خوف محسوس یا... اور کوئی بات ہم نے محسوس نہیں کی۔"

اسکلر جشید اور اسکلر کامران مرزا نے ایک دوسرے کی طرف بٹا۔

"میں اوپر جاتا ہوں۔" اسکلر کامران مرزا نے کہا... انہوں نے فرما سر ہلا دیا۔

اب وہ اوپر چڑھے، پاپ کی اوپر چھاتی تک پہنچ کر رک گئے... ب انہیں صاف نظر آری تھی... چنانچہ ہاتھ کہ کی طرف بڑھایا... بی خوف محسوس نہ ہوا، انہیں بہت حرمت ہوئی اور اوپر سے یچے دلگیں لگادی۔

"اس کا مطلب ہے... آپ کو بھی خوف محسوس ہوا۔" محمود نے فرمایا۔

"نہیں... اسی پر تو حرمت ہے... میں نے کوئی خوف محسوس نہ کیا۔"

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! بھی بات ہے، بھے خوف محسوس نہیں ہوا۔"

"تب آپ نے اسے کھولا کیوں تھیں۔"

"میں دیکھنا چاہتا ہوں... فاروق اور آفتاب کو وہم تو نہیں ہوا تھا۔"

"اس کا مطلب ہے... اب میں اوپر جا کر دیکھوں۔"

"ہاں! تجربہ تو بھیں کرنا ہوگا۔"

اب محمود پڑھا... اس نے بھی خوف محسوس کیا... پھر تو وہ سب باری باری اور پر گئے یہاں تک کہ خان رحمان، پروفیسر داؤڈ اور منور علی خان بھی اوپر پڑھے... ان سب نے خوف محسوس کیا... اگر تھیں محسوس کیا تو اسکے جشید اور اسکے کامران مرزا نے... اس لیے کہ سب سے آخر میں اسکے جشید اور پر چڑھتے تھے اور انہوں نے وہیں سے اعلان کیا تھا کہ انہیں خوف محسوس نہیں ہو رہا۔...

"اب میں بک کو اٹھار بآہوں۔"

"بسم اللہ گریں۔" شوکی نے بے صہبی کے عالم میں کہا۔

انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر بک اوپر اٹھادی... ڈھکنا اس طرح اوپر اٹھا جیسے اس پر پر گل لگا ہوا ہو... انہیں تیزہ حیاں جائی نظر آئیں... اور پاپ میں بہر حال اتنی جگہ موجود تھی کہ ایک آدمی اس میں اتر سکتا۔

"آ جاؤ بھی... اس میں سیر حیاں ہیں اور اتنی جگہ ہے کہ ایک آدمی تیچے جاسکے۔"

"ایک نیچے تو خطرات منکھو لے موجود ہوں گے۔" محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"کیا کیا جائے... تیچے تو جانا ہو گا۔"

"تب پھر پہلے مجھے جانے دیں۔" محمود نے کہا۔

"بلکہ مجھے جانے دیں۔" "آصف بولا۔"

"یہ تھیک کہہ رہے ہیں... پہلے انہیں جانے دیں۔" اسکے کامران مرزا سکرائے۔

"نہیں... میں جا رہا ہوں... سب میرے پیچھے آتے چاہیں... جو ہو گا... دیکھا جائے گا... اللہ مالک ہے۔"

اور پھر وہ باسم اللہ کہہ کر پاپ میں داخل ہوئے... یہاں تک کہ اس کا سر اونکھا دینا بند ہو گیا۔

"اب پہلے میں جاؤں گا۔" اسکے کامران مرزا جلدی سے ہو لے اور اوپر چڑھ گئے۔ ساتھ تھی وہ پاپ میں اتر گئے۔

پھر تو وہ سب جلدی جلدی اوپر چڑھنے لگے اور پاپ میں اترنے لگے... سب سے آخر میں شوکی رہ گیا... وہ بھی درخت پر چڑھا... اور پاپ تک پہنچا... اس نے تیچے جھانکا... سوائے تار کی کے اسے کچھ دکھائی نہ دیا۔

"آپ لوگ تیچے خیریت سے تو ہیں۔" اس نے پاپ میں منڈال کر دبی آواز میں پوچھا۔

یخے سے کوئی آواز سنائی تھی... اس کا دل دھڑکا... اس نے خود سے کہا...

"اب... اب میں کیا کروں... میں اکیلا رہ گیا... سب چلے گئے... میں یہاں رک کر کروں گا بھی کیا... لہذا یخے چلا ہوں۔" ایسے میں اس نے باغ میں کسی کو دیکھا... وہ ان کروں کی طرف سے نکل رہا تھا جن میں سے ایک میں ان کی ملاقات نظری روڑی سے ہوئی تھی... اس نے آؤ دیکھا تھا تو... درخت کے دوسرا طرف سے یخے اتر گیا... اور ایک اور درخت کی اوٹ میں چلا گیا... جلد ہی اس شخص کو تیر کی طرح اس درخت کی طرف آتے دیکھا... پھر وہ تیزی سے درخت پر چڑھ گیا... اس نے پاپ کا ذہن بند کیا اور ہاتھ میں پکڑے آلے کی مدد سے ڈھکنے پر پکجھ کیا... پھر اس آلنے سمیت وہ درخت سے یخے اترتا نظر آیا... شوکی سانس روکے ذرا سا سر باہر نکال کر اسے دیکھ رہا تھا... اس کا دل زور سے زور سے دھڑک رہا تھا... زمین پر قدم رکھتے ہوئے وہ پر گزوں انداز میں بولا:

"یہ لوگ تو ہمیشہ کے لیے دفن ہوئے... اب اور تو تمہیں آئیں گے... بھوکے پیاسے ان فلموں کے ساتھ ایساں رگز ریز کر مر جائیں گے... خود کو دنیا کے سب سے ڈین لوگ خیال کرتے ہیں، لیکن مشر رہوڑی کی ایک ذرا سی چال نے انہیں چٹ کر دیا، انہیں پہلے ہی معلوم تھا، یہ لوگ ایسے راستوں کو جلاش کر لیتے ہیں... لہذا انہوں

نے ان کے لیے جال بچا دیا تھا... چلواب بک کو سیل کر دیا ہے... وہ باہر نہیں نکل سکیں گے، چاہے یخے سے بھتنا چاہیں زور لگا جیس... " یہ کہتے ہوئے وہ اس کرے کی طرف چل پڑا جس سے آیا تھا، اس کے نہروں سے اچھل ہونے کے بعد شوکی پھر درخت پر چڑھا اور بک بٹانے کی کوشش کی... لیکن اب وہ جام ہو چکا تھا... اور اس کے پاس لکی کوئی چیز تھی نہیں جس سے اس بک کو اٹھا سکتا... اب اس کے لیے ایک ہی راستا تھا... یہ کہ رات ہونے کا انتظار کرے... اور اس شخص کے کرے سے جا کر وہ آمد لے آئے... جس سے بک میں کی گئی تھی...

وہ درخت سے یخے اتر آیا اور تھے سے لگ کر بینچ گیا... آخر رات ہو گئی... جب رات نصف کے قریب بیت گئی تو وہ اٹھا اور اس کرے کی طرف چلا... دروازے پر پہنچ کر اس نے دباؤ ڈالا تو دروازہ ہٹلتا چلا گیا... اس کی حریت اور خوشی کی امتحانات رہی، درست وہ سوچ رہا تھا کہ اگر دروازہ بند ہوا تو وہ کیا کرے گا... لیکن دروازہ تو کھلا ہوا تھا... وہ بے پاؤں اندر دھاٹل ہوا... اس نے بستر پر اس شخص کو گہری نیند سوتے ہوئے پایا... اس نے اوھر اوھر نظریں دوزائیں... ایک الماری میں اسے وہ آلہ بھی رکھا نظر آگیا... اس کو دیکھ کر اس کا پھرہ چمک اٹھا... وہ الماری کی طرف پڑھا اور آلنے کو اٹھا لیا... ساتھ ہی اس نے دروازہ بند ہونے کی زور دار آواز سنی... وہ برمی طرح اچھلا، لگی نئے دروازہ باہر سے بند کیا تھا... اس کے پھرے پر خوف

لیکن جوئی اس کے پاس سے گزرنے لگا... اس نے اپنارخ تبدیل کر لیا... اس پر بھپٹ پڑا... پھر فوراً ہی بری طرح اچھلا... اس کے دن سے ایک دل دوز تھیں نکل گئی... اس کا جسم دیوار سے گلرا یا اور ساکت ہو گیا۔

”لے جاؤ بھی اسے... ساتھ دے لے کرے میں بند کر دو اور اس آ لے کو آگ میں ڈال دو... تاکہ یہ تمہل جائے گا... اس آ لے کی مدد کے بغیر اس پاپ کے بک کو نہیں اتنا یا جا سکتا... اس طرح یہ لا کا اگر یہاں سے بھاگ بھی نکلا تو بھی یہ پاپ کو نہیں کھول سکتا... بک بہتر یہ ہے کہ اسے یہ کوشش بھی کرنے دی جائے۔“

”آپ کا مطلب ہے... اگر یہ جانا چاہتے تو جانے دیا جائے۔“ کمرے میں داخل ہونے والے ایک شخص نے کہا۔

”ہاں اکوئی حرجنہیں... یہ کچھ بھی نہیں رکھے گا۔“

”شاید آپ بھول گئے... مسٹر رہڈی کی بدایت اس کے برعکس ہے... اور وہ یہ کہ ان لوگوں کو کوئی موقع نہ دیا جائے۔“

”اور میں نے انہیں موقع نہیں دیا... وہ سب اس جگہ جا چکے ہیں... جہاں مسٹر رہڈی انہیں پہنچانا چاہتے تھے۔“

”لیکن یہ تو وہاں نہیں گیا تا... کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ اس بک کو اخفا کر اسے بھی بیچ دھیل دیا جائے۔“

”نہیں... اسے الگ رہنے دیا جائے... یہ باغ میں تھا

بھیل گیا... اب جو اس نے سوئے ہوئے شخص کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں کھل پھکی تھیں... اس کے چہرے پر ایک ٹھری یہ مسکرا ہٹ تھی... پھر اس کے ہونٹ ملنے پر:

”مسٹر رہڈی نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی ایسا بھی ہو گا جو پاپ میں نہیں اترے گا... وہ یہ آہ حاصل کرنے کے لیے کمرے میں آئے گا... لہذا میں نے تمہاری آسانی کے لیے کمرے کا دروازہ اندر سے بند نہیں کیا تھا... اور یہ آہ بھی الماری میں رکھ دیا تھا.. الماری کا دروازہ بھی کھلا پھونڈ دیا تھا... اگرچہ میں اس کو تا لا لا کا سکتا تھا، لیکن مجھے افسوس ہے... اب تم اس کمرے سے نہیں جا سکو گے... تم لوگوں نے مسٹر رہڈی کی فرانگ دلات چیزیں کش کو محکرا دیا... اور ان چکروں میں پڑ گئے... تمہارے حق میں بہتر تو یہی بھی تھا کہ اطمینان اور سکون سے تمام قلعوں کو دیکھتے اور سوت کو گلے لگا لیتے... اب ابھی نہیں مول لے سکتے ہیں... ہمارا کیا تصور... اب اندر دے لے کمرے میں جا کر آرام کرو... میری نیند نہ خراب کرو... صبح بات کریں گے۔“

شوکی نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھا... سوچا کیوں نہ اس سے نکلا جائے اور اس پر ہوش کر کے آہ لے اڑے... پھر بک التا کر خود بھی اپنے ساتھیوں کے پاس چلا جائے... اس طرح کم از کم یہ اطمینان تو ہو گا کہ آخری وقت تک وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہے... ان سے الگ نہیں ہے... یہ سوچ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا...

آئندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزان، اسپکٹر جمشید،
 آفتاب، آصف، فتحت، اسپکٹر کامران مرزا اور
 شوکی بیریز کی مشترکہ ہم

ناول نمبر 708

۷۵ وان خاص نمبراڑدھے کی اٹھان

مصنف

اشتاق احمد

- ☆☆ ان کی آنکھوں کے سامنے چلتے والی قلمیں جاری تھیں ...
- ☆☆ ساتھ سات ہجود وہاں سے لٹکنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔
- ☆☆ شوکی پاپ میں اترنے لگا تو اس نے دیکھا ...
- ☆☆ اس وادی کے گرد ایک اوپنی دیوار تھی ... وہ نہ تو اس پر چڑھ کر تھے ... نہ اس کو تو زنے کے قابل تھے ...
- ☆☆ اس لیے کہ محمود کا چاقو بھی اس پر چل نہیں کا تھا۔

کس طرح پھر پڑائے گا... تم دیکھنا تو کی ... بہت مرا آئے گا۔“
“اوکے ...“ اس نے کہا اور شوکی کو اٹھا کر کندھے پر ڈال
لیا... اسی وقت اس کی آواز ابھری:
”میں ہوش میں آچکا ہوں .. کندھے پر اخانے کی ضرورت
نہیں۔“

دونوں چونک اٹھے ... ان کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی ...
شاید انہیں اس کے اس قدر جلد ہوش میں آنے کی بالکل امید نہیں تھی ...
پھر بستر پر لینے ہوئے شخص نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا:
”بہت خوب! تم بہت جلد ہوش میں آگئے ... خر جاؤ ... اس
پاپ کا ڈھکنا اللائق ہے ہوتا ناکر یچے اتر جاؤ ... ہمیں کوئی اعتراض
نہیں ہو گا... تم یہاں رہو یا وہاں ... بات ایک ہی ہے۔“
”مشش ... شکر یہ ... میں جا رہا ہوں ...“ شوکی ہکایا۔
”ضرور جاؤ ...“ دونوں بوئے۔

شوکی وہاں سے نکل کر درخت کی طرف دوزا ... آن کی آن
میں اور پر چینچا ... اس نے کب کی طرف ہاتھ بڑھایا ... اوھر دونوں اسی
کی طرف دیکھ رہے تھے ... ایسے میں شوکی نے پاپ کے اندر سے
ایک خوفناک آواز ابھرتے سنی ...
اس کا دل زور سے دھڑکا ...

☆ ... ☆ ... ☆